لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

بحمد اللہ والمنۃ کہ یہ رسالۃ الجواب یعنی ترجمہ ادب مفرد امام بخاری مسمی

حسب فرمایش جناب مولوی محمد عبد الغفار صاحب مہدانوی بجناب مولوی ابو عبید محمد ادریس صاحب کے اہتمام سے

مطبع علیہ ۔۔۔ واقع آرہ میں چھپا

۔۔۔ی اشاعت آرہ محلہ چوک مسجد - بار اول ۵۰۰ جلد - قیمت فی جلد ۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱ خدا کا فرمانا اور ہمنے آدمی پر تاکید کی ہے کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتا ہے

(۱) ابو عمرو شیبانی نے عبداللہ بن عمرؓ کے مکان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا "مین نے اس گھر والے سے سنا ہے وہ کہتے تھے "مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا" کون کام اللہ کو زیادہ پسند ہے "آپ نے فرمایا "وقت پر نماز ادا کرنا" مین نے عرض کی "پھر" فرمایا "ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا" عرض کی "پھر" فرمایا "اللہ کی راہ مین جہاد کرنا" آپ نے یہی باتین فرمائین "اگر مین اور پوچھتا جاتا تو آپ بھی بتاتے ہی جاتے"

(۲) عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہین "باپ کی رضامندی مین خدا کی رضامندی ہے اور باپ کی ناخوشی مین خدا کی ناخوشی ہے"

باب ۲ ماں کے ساتھ سلوک کرنا

(۳) بہز بن حکیمؓ کے دادا کہتے ہین "مین نے عرض کی "یا رسول اللہ کس کے ساتھ سلوک کرون؟" فرمایا "ماں کے ساتھ" پھر عرض کی "کس کے ساتھ سلوک کرون؟" فرمایا "ماں کے ساتھ" پھر عرض کی "کس کے ساتھ سلوک کرون؟" فرمایا "ماں کے ساتھ" پھر عرض کی "کس کے ساتھ سلوک کرون؟" فرمایا "باپ کے ساتھ پھر اور قرابت والے کے ساتھ درجہ بدرجہ"

(۴) عطاء بن یسارؓ کہتے ہین "ابن عباسؓ فرماتے تھے "ایک شخص نے آکر مجھ سے کہا [illegible] عورت کو اپنے نکاح کا پیام بھیجا اس نے انکار کیا اور جب دوسرے

شخص نے پیام بھیجا تو منظور کر لیا تب مین نے مارے غیرت کے اوس عورت کو مار ڈالا ایسے گناہ کی بھی توبہ ہے؟" ابنِ عباس رضؓ نے پوچھا "تیری مان زندہ ہے؟" کہا "نہین" فرمایا "اللہ کی طرف رجوع ہو اور جہانتک ہو سکے اوسکا تقرب حاصل کر" بس وہ چلا گیا ہینے ابنِ عباس رضؓ سے پوچھا "آپ نے اوسکی مان کا زندہ ہونا کیون پوچھا تھا؟" فرمایا "میری دانست مین مان کے ساتھہ سلوک کرنے سے زیادہ کوئی کام خدا کا مقرب نہین بنا سکتا ہے"

باب ۳ باپ کے ساتھہ سلوک کرنا

(۵) کسی نے عرض کی "یا رسول اللہ! کسکے ساتھہ سلوک کرون؟" فرمایا "مان کے ساتھہ" عرض کی "پھر کسکے ساتھہ؟" فرمایا "مان کے ساتھہ" عرض کی "پھر کسکے ساتھہ؟" فرمایا "مانکے ساتھہ" عرض کی "پھر کسکے ساتھہ؟" فرمایا "باپ کے ساتھہ"

(۶) ایک شخص نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہو کر پوچھا "مجھے کیا ارشاد ہوتا ہے؟" فرمایا "مان کو راضی رکھہ" اوس نے پھر پوچھا - فرمایا "مان کو راضی رکھہ" اوس نے پھر پوچھا - فرمایا "مان کو راضی رکھہ" اوس نے چوتھی بار پھر پوچھا تب فرمایا "باپ کو راضی رکھہ"

باب ۴ مان باپ زیادتی بھی کرین تب بھی اونکے ساتھہ سلوک ہی کرنا

(۷) عبد اللہ بن عباس رضؓ فرماتے ہین "جس مسلمان کے مسلمان مان باپ زندہ ہون اور وہ ثواب سمجھکر سویرے اونکی خدمت مین حاضر ہوا کرے - اللہ تعالیٰ اوس شخص کے لیے بہشت کے دو دروازے کھول دیگا - اور اگر ایک ہی ہو تو ایک ہی دروازہ - اور اگر دونون مین کسی کو ناراض کریگا تو جب تک وہ راضی نہ ہو تب تک خدا بھی ناراض ہی رہیگا" کسی نے پوچھا "اور مان باپ زیادتی کرین تب بھی؟" فرمایا "ہان ہان تب بھی"

باب ۵ مان باپ سے نرمی کے ساتھہ بولنا

(۸) طیسلہ بن میاس رضؓ کہتے ہین "مین نجدہ بن عامر خارجی کے یارون کے ساتھہ تھا کہ مجھسے بعض گناہ ایسے ہو پڑے جنکو مین کبیرہ سمجھتا تھا - تو مین نے ابنِ عمر رضؓ سے اسکا تذکرہ

کیا اونھون نے پوچھا "کون گناہ؟" مین نے کہا "یہ یہ" فرمایا "یہ کبیرہ نہین ہین۔ کبیرہ تو ہین۔ شرک کرنا۔ جان مارنا۔ جہاد سے بھاگ جانا۔ پاک دامن عورت کو زنا کی تہمت سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ مسجد مین گناہ کرنا۔ مسخراپن کرنا۔ مان باپ کے ساتھ بدسلو
پھر پوچھا "تو دوزخ سے ڈرتا ہے۔ اور بہشت مین جانا چاہتا ہے؟" مین نے کہا "قسم ہان" پوچھا "تیرے مان باپ ہین؟" مین نے کہا "مان تو ہے" فرمایا "اگر تو اوس نرمی کے ساتھ بولا کرے۔ اور اوسے کھانا پہونچایا کرے۔ پھر تو قسم خدا کی ضرور ہی جنت بشرطیکہ کبیرہ گناہون سے بچتا رہے"

(۹) عروہ رض نے محبت سے مان باپ کے سامنے عاجزی کرتے رہو کی تفسیر مین کیا یعنی دونون کی خواہش پوری کرتا رہے۔

باب ۶ مان باپ کے حقوق ادا ہونیکی صورت

(۱۰) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین "باپ کے حقوق ادا ہونے کی پھر ہے کہ باپ کسی کا غلام ہو اور بیٹا اوسکو خریدے اور آزاد کر دے"

(۱۱) ابوبردہ رض کہتے ہین "مین ابن عمر رض کی حضور مین تھا تو کیا دیکھتا ہون کہ یمن کا ایک اپنی مان کو پیٹھ پر لادے ہوئے ہے اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور اس مضمون پڑھتا جاتا ہے۔ شعر

ہم مسخر ہو رہا ہون اسکی خدمت مین بنا ہون اونٹ مین اسکا
اگرچہ اسکی خدمت والے گھبرائے ولیکن مین نہ گھبرایا

پھر اوس نے ابن عمر رض سے پوچھا تھا "آپ کے خیال مین مین اپنی مان کے حقوق ادا کر چکا؟" نے فرمایا "ہرگز نہین یہ تو ایک دفعہ لادنے کا بدلہ بھی نہین ہوا"

پھر ابن عمر رض نے طواف کیا۔ مقام ابراہیم پر آئے۔ وہان دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر مجھ سے لگے "ابن ابی موسے! ان نمازون کی ایک ایک رکعت پہلے گناہون کو مٹا دیتی ہے"

(۱۲) مروان کا معمول تھا کہ حضرت ابوہریرہ رض کو مدینہ منورہ مین اپنا نائب کر دیا کر اور ابوہریرہ رض ذوالحلیفہ مین ایک مکان مین انکی مان اور دوسرے مکان مین یہ خود رہا کر

تو انکا برابر یہ دستور رہا کہ جب گھر سے چلتے یا گھر آتے تو پہلے اپنی ماں کے دروازے پر کھڑے
ہو کر یہ کہہ لیا کرتے "السلام علیک یا اماتاہ و رحمۃ اللہ"۔ اسکے جواب مین وہ فرماتین
"وعلیک یا بنیّ و رحمۃ اللہ و برکاتہ" پھر یہ کہتے "جیسا آپ نے مجھے چھٹپن
مین پالا پوسا خدا آپ پر مہربانی فرمادے" تب وہ کہتین "جیسا تو اب سیانا ہو کر میرے ساتھ
سلوک کرتا ہے خدا تجھے بھی نوازے"

(۱۳) عقیق مین حضرت ابوہریرہ رض کی کچھ زمین تھی وہ اور اونکے ساتھ ابومرہ ام ہانی کے
غلام اودہر چلے جب وہان پہونچے حضرت ابوہریرہ رض نے پکار کر ماں کو سلام کیا "علیک السلام
و رحمۃ اللہ و برکاتہ یا اماتاہ" ماں نے جواب دیا "وعلیک السلام و رحمۃ اللہ
و برکاتہ" پھر حضرت ابوہریرہ رض نے کہا "جیسا آپ نے چھٹپن مین مجھے پالا پرورش کی
خدا آپ پر رحم کرے" اسپر فرمانے لگین "تو بھی جیسا اب میرے ساتھ سلوک کرتا ہے خدا
تجھے اچھا بدلہ دے اور تجھسے راضی رہے" موسیٰ راوی کہتے ہین حضرت ابوہریرہ کا نام
عبد اللہ بن عمرو تھا۔

۷ ماں باپ کی نافرمانی

(۱۴) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا "مین تمہین بڑے سے بڑے
گناہ بتا دون؟" آپ نے تین بار یہی پوچھا۔ صحابہ نے عرض کی "یا رسول اللہ بتائیے" فرمایا
"شرک۔ ماں باپ کی نافرمانی۔ اور آپ ایکبارگی تکیے سے اوٹھ بیٹھے اور فرمایا "یاد رکھو اور
جھوٹھ بولنا" آپ باربار یہ فرماتے رہے۔ یہان تک کہ مین نے دل مین کہا کاش آپ اب
چپ رہتے۔

(۱۵) امیر معاویہ رض نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رض کو لکھا "آپ نے کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا ہو تو ہمکو بھی لکھ بھیجیے" وراد جو حضرت مغیرہ رض کے محرر تھے کہتے ہین "مغیرہ
مجھے بتانے لگے اور مین لکھنے لگا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت پوچھ پاچھ سے اور
مال نقصان کرنے سے اور بک بک کرنے سے منع فرماتے تھے"

۸ ماں باپ پر جو لعنت کرے اوسپر خدا کی لعنت

(۱۶) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا "آپ کو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی ایسی بات بھی بتائی جو اورونکو نہ بتائی ہو؟" آپؓ نے فرمایا "اور تو نہین بس یہی چند باتین جو میری تلوار کی نیام مین لکھی رکھی ہوئی ہین" پھر آپ نے ایک کاغذ نکالا۔ دیکھتا ہون تو اوسمین یہی باتین لکھی ہوئی ہین "جو شخص غیر خدا کے لیے ذبیحہ کرے اوسپر خدا کی لعنت۔ جو شخص زمین کے سرحدی نشانون کو غائب کرے اوسپر خدا کی لعنت۔ جو شخص اپنے مان باپ پر لعنت کرے اوسپر خدا کی لعنت۔ جو شخص مجرم کو پناہ دے اوسپر خدا کی لعنت"

باب ۹ گناہ کے سوا مان باپ کی پوری تابعداری کرتے رہنا

(۱۷) ابودردا صحابیؓ کہتے ہین "رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نو باتون کی بہت تاکید فرمائی۔

فرمایا "۱۔ بوٹی بوٹی بھی کر دیے جاؤ جلا بھی ڈالے جاؤ تب بھی شرک نکرنا

۲۔ فرض نماز قصداً ہرگز ترک نکرنا جو شخص قصداً نماز ترک کریگا شریعت اوس کے جان و مال کی ذمہ دار نہین ہے۔

۳۔ شراب ہرگز نہ پینا یہ ساری برائیون کی کنجی ہے۔

۴۔ **مان باپ** کی تابعداری کیا کرو اگر اونکا حکم ہو کہ ساری دنیا سے بھی باز آجاؤ تو باز آجاؤ۔

۵۔ حاکم وقت سے نزاع نکرنا اگرچہ تمہارے خیال مین تمہارا ہی حق ہو۔

۶۔ سب بھاگ بھی جائین اور مر جانے کی نوبت ہی آجائے تب بھی میدان جہاد سے نہ بھاگنا۔

۷۔ اپنے مال مین سے اپنے لوگون کو بھی کچھ دیا کرو۔

۸۔ اپنے لوگون کی تنبیہ کرتے رہو۔

۹۔ اللہ تعالےٰ کے معاملے مین اپنے لوگون کو ڈراتے رہو۔"

(۱۸) ایک شخص نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہو کر عرض کی "میرے مان باپ روتے ہی رہے اور مین اونکو چھوڑکر حضور مین ہجرت کی بیعت

کرنے کو حاضر ہوا" آپؐ نے فرمایا "تم واپس جاؤ اور جیسا اونکو رولایا ہے اب جا کر ہنساؤ"

(۱۹) ایک شخص رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جہاد کے ارادے سے حاضر ہوا آپؐ نے اوس سے پوچھا "تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟" عرض کی "ہاں" فرمایا "جا اونکی خدمت کر اسی مین تجکو جہاد کا ثواب ہے"

باب ۱۰ ماں باپ کا زمانہ پایا پھر بھی جنت مین نہ جانا

(۲۰) ابوہریرہ رضؓ کہتے ہین "رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے "کمبخت ہے۔ کمبخت ہے۔ کمبخت ہے۔" صحابہؓ نے پوچھا "کون؟" فرمایا "جسنے ماں باپ دونوں یا ایک ہی کے بڑھاپے کا زمانہ پایا پھر بھی دوزخ ہی مین گیا"

باب ۱۱ باپ کو خوش رکھنے سے عمر کی ترقی

(۲۱) رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "زہے نصیب اوسکے جو باپ کو خوش رکھے خدائے عزّ وجل اوسکی عمر بھی بڑھا دیتا ہے"

باب ۱۲ مشرک باپ کے لیے بخشش کی دعا کرنا

(۲۲) ابنِ عباس رضؓ نے آیہ " اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ - یعنی اگر ماں باپ یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہونچ جائین تو اونکی خدمت سے گھبرا کر اُف نہ کہنا" سے "كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا - یعنی جیسا دونوں نے مجھے لڑکپن مین پرورش کیا" تک کے بارے مین فرمایا "یہ آیت سورہ براءۃ کی اِس آیت سے منسوخ ہوگئی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ - یعنی پیغمبر اور مومنوں کو مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کرنا چاہیے اگرچہ مشرکین اونکے قرابت مند ہوں جبکہ یہ بات معلوم ہو چکی کہ وہ لوگ جہنمی ہین"

باب ۱۳ مشرک باپ کے ساتھ سلوک کرنا

(۲۳) سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہین "کتاب اللہ کی چار آیتین میرے بارے مین نازل ہوئین اول میری ماں نے قسم کھائی کہ "جب تک سعد محمد صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے الگ نہین ہوجائیگا میں نہ کھاونگی نہ پیونگی"۔ بس اللہ تعالٰے نے یہ آیت نازل فرمائی "وَاِنۡ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنۡ تُشۡرِكَ بِىۡ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡهُمَا وَصَاحِبۡهُمَا فِى الدُّنۡيَا مَعۡرُوۡفًا" یعنی اور اگر تیرے مان باپ اِسپر اڑین کہ تو ایسی چیز کو میرا شریک ٹھیرا جسکا تجھے علم نہین ہے تو تو اونکا کہا نہ مان اور دنیاوی برتاؤ مین اچھے طور سے اونکا ساتھہ دے"۔

دوسری مجھے غنیمت کے مال مین کی ایک تلوار پسند آگئی تھی مین نے عرض کی "یا رسول اللہ یہ تلوار مجھے دیدیجئے" تب یہ آیت اوتری "يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ" یعنی لوگ تجھسے غنیمت کے مال کا حال پوچھتے ہین؟"۔ تیسری یہ ہے کہ مین بیمار ہوگیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے مین نے پوچھا "یا رسول اللہ! میرا ارادہ ہے کہ مین اپنا مال بانٹ دون تو آدہے مال کی وصیت کردون؟" فرمایا "نہین"۔ مین نے عرض کی "تو تہائی کی؟"۔ اِسپر آپ چپ رہے اِسکے بعد تہائی کی وصیت جائز رہی۔ چوتھی کچھہ انصاریون کے ساتھہ مین شراب پی رہا تھا اونمین سے کسی جبل کے ایک شخص نے میری ناک پر مار دیا تو مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اِسپر اللہ تعالٰے نے شراب کی حرمت کا حکم اوتار دیا۔

(۲۴) اسماء رضہ حضرت ابوبکر رضہ کی بیٹی فرماتی ہین "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین میری مان میرے پاس کچھہ امیدوار آئی۔ تو مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا "اِنکو کچھہ دون؟" فرمایا "ہان"۔ ابن عیینہ رض راوی کہتے ہین "اِسی معاملے مین اللہ تعالٰے نے یہ آیت اوتاری "لَا يَنۡهٰٮكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيۡنَ لَمۡ يُقَاتِلُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ" یعنی اللہ تعالٰے تم لوگون کو اونکے ساتھہ احسان کرنے سے نہین روکتا جو تم سے دین کے بارے مین نہین لڑتے"۔

(۲۵) حضرت عمر رضہ نے ایک ریشمی حلہ بکتا ہوا دیکھکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی "اِسکو حضور خرید لین اور جمعے کے روز اور جب باہر کے لوگ حضور مین آوین اوسوقت پہنا کرین" فرمایا "اِسکو تو وہی پہنے جو آخرت مین بے نصیب ہو"۔ پھر ویسے ہی کئی حلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے

سورۂ لقمٰن رکوع ۲ - ۱۲ پ
سورۂ انفال رکوع ۱ - ۱۲ پ
بخاری
سورۂ ممتحنہ رکوع ۲ - ۲۸ پ

ایک حلہ حضرت عمر رضہ کے پاس بہی بہیجدیا۔ اسپر حضرت عمرؓ نے عرض کی "جب آپ نے اِسکے بارے مین وہ بات فرمائی تب مین اسے کیونکر پہنون؟" فرمایا "مین نے تمہین یہ حلہ پہنے کو نہین دیا ہے تم اِسکو بیچ ڈالو یا کسی کو پہنا دو" تو حضرت عمرؓ نے وہ حلہ اپنے ایک بہائی کے پاس مکے بہیجدیا جو ہنوز مسلمان نہین ہوے تھے"

باب ۱۴ ماں باپ کو گالی نہ دینا

(۲۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ماں باپ کو گالی دینا بھی گناہِ کبیرہ ہے" صحابہ نے عرض کی "کوئی ماں باپ کو کیونکر گالی دیگا؟" فرمایا "کسی کو گالی گلوج کرے تو وہ اسکے ماں باپ کو گالی دینے لگے"

(۲۷) عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہین "باپ کو گالی دلوانا بھی خدا کے نزدیک کبیرہ گناہ ہے"

باب ۱۵ ماں باپ کی نافرمانی پر سزا

(۲۸) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ظلم کرنے اور قرابت چھوڑنے سے بڑہکر کوئی گناہ اِس قابل نہین ہے جسپر دنیا ہی مین عذاب نازل ہو اور آخرت مین جو ہوگا وہ تو علاوہ ہے"

(۲۹) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا "تم لوگ زنا اور شراب خواری اور چوری کے بارے مین کیا کہتے ہو؟" صحابہ نے عرض کی "خدا رسول کو خوب معلوم ہے" آپؐ نے فرمایا "یہ سب بےحیائی کی باتین ہین اور انکی سزا بھی مقرر ہے۔ مین تمہین بڑے سے بڑے گناہ بتا نہ دون؟ شرک کرنا۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا" آپؐ تکیہ لگائے ہوے تھے دفعۃً اوٹھ بیٹھے اور فرمایا "اور جھوٹھ بولنا"

باب ۱۶ ماں باپ کا رولانا

(۳۰) ابن عمر رضہ کہتے ہین "ماں باپ کا رولانا نافرمانی کی بات ہے اور گناہ کبیرہ ہے"

باب ۱۷ ماں باپ کا کوسنا

(۳۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین "تین دعائین بیشک قبول ہوتی

ہوجاتی ہین مظلوم کی دعا۔ مسافر کی دعا۔ مان باپ کی بددعا"

(۱۳۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "گود کے بچون مین ایک حضرت
عیسی بن مریم صلے اللہ علیہ وسلم ہوئے ہین اور دوسرے جریج والا لڑکا" کسی نے پوچھا
"یارسول اللہ جریج والا لڑکا کیا؟" فرمایا "جریج ایک شخص راہب اپنے حجرے مین
رہا کرتا تھا۔ حجرے کے نیچے میدان مین ایک شخص گائے چرانے والا ٹھیرا کرتا تھا گانون
کی ایک عورت چرواہے کے پاس آمدورفت رکھتی تھی۔ ایک دن جریج کی مان آکر
پکارنے لگی یا جریج! وہ نماز پڑھ رہا تھا اوس نے نماز ہی کی حالت مین دل مین کہا ادہر
مان ہے۔ ادہر نماز ہے۔ پھر سمجھا کہ نماز ہی پڑھے ہون۔ پھر دوبارہ چلائی۔ پھر اوس نے دل مین
کہا۔ اودہر مان ہے۔ ادھر نماز ہے۔ پھر سمجھا کہ نماز ہی پڑھے ہون۔ پھر وہ سہ بارہ چلائی۔ پھر بھی
اوس نے یہی خیال کیا اودہر مان ہے۔ ادہر نماز ہے۔ پھر سمجھا کہ نماز ہی پڑھے ہون اور جواب
نہ دیا۔ مان نے کہا اے جریج جب تک تو مال زادیون کا منھ نہ دیکھ لے خدا تجھے نہ مارے
مان تو کوس کر پھر گئی۔ ادہر گانون والی عورت کے لڑکا پیدا ہوا۔ لوگ اوس عورت کو
بادشاہ کے پاس پکڑ لائے۔ بادشاہ نے عورت سے پوچھا "یہ لڑکا کس کا جنا ہے؟"
بولی "جریج کا" پوچھا "وہی حجرے والا؟" بولی "ہان" بادشاہ نے حکم دیا "اوس کا حجرہ
ڈھادو اور اوسکو میرے پاس پکڑ لاؤ" بس حجرے کو تو مارے کدالون کے گرا ہی دیا۔
اور جریج کے ہاتھ گردن پر رسّی سے باندھے لئے چلے تو مال زادیون کے محلے سے گزر ہوا
جریج اونکو دیکھکر مسکرا دیا وہ سب بھی اسی کو دیکھ رہی تھین۔ بادشاہ نے جریج سے
پوچھا "یہ عورت کیا کہتی ہے؟" بولا "کیا کہتی ہے؟" بادشاہ نے کہا "کہتی ہے کہ
اوسکا لڑکا تیرا جنا ہے" جریج نے عورت سے پوچھا "کیا تو ایسا کہتی ہے؟" بولی۔
"ہان" جریج نے کہا "بچہ کہان ہے؟" لوگون نے کہا "یہی اسکی گود مین" پھر
جریج نے لڑکے کی طرف متوجہ ہو کر کہا "تیرا باپ کون ہے؟" لڑکا بولا "گائے
کا چرواہا" اب تو بادشاہ نے کہا "آپ کا حجرہ سونے کا بنوا دین؟" کہا "نہین"
پوچھا "چاندی کا" کہا "نہین" پوچھا "تب کیا کرین؟" کہا بس جیسا تھا ویسا ہی

بنوا دو" پوچھا "آپ مسکرا سلئے کیا تھے" کہا "مین ایک بات سمجھ گیا تھا یعنی یہ میری
مان سکے کوسے کا اثر تھا" پھر اون لوگون سے کُل ماجرا کہ سُنایا"

باب ۱۸
انگریزی مان سے اوسکے اسلام کی درخواست کرنا

(۳۳) حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہین جب یہودی اور انگریز نے میرا حال سُنا ضرور مجھکو
چاہنے لگا۔ مین اپنی مان سے اسلام لانے کو کہا کرتا۔ اور وہ انکار کیا کرتین۔ ایک دفعہ
جو مین نے اونسے کہا اور اونھون نے انکار ہی کیا۔ تو مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوکر عرض کی "کہ حضور میری مان کے لیے دعا فرمائیے"
بس آپؐ نے دعا فرمائی۔ پھر جو مین مان کے پاس حاضر ہوا۔ تو کیا دیکھا۔ کہ اونھون نے
اندر سے دروازہ بند کر دیا ہے (میری آہٹ پاکر) بولین "ابوہریرہ! مین اسلام لائی"
پھر مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی خبر دی۔ اور عرض کی "آپ
میرے اور میری مان کے حق مین دعا فرمائیے" آپؐ نے دعا فرمائی "یا اللہ! اپنے
بندے ابوہریرہ اور اوسکی مان کو لوگون کا پیارا بنا دے"

باب ۱۹
مان باپ کے مرنیکے بعد اونکے ساتھہ سلوک کرنیکا طور

(۳۴) ابو اسید رضہ کہتے ہین "ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور
مین حاضر تھے کہ ایک شخص نے عرض کی "یا رسول اللہ! کوئی صورت ایسی بھی ہے
کہ مان باپ کے مرنے کے بعد اونکے ساتھہ سلوک کر سکون؟" فرمایا "ہان" چار
باتین ہین "اونکے حق مین دعا کرنا اونکے لیے استغفار کرنا۔ اونکے قول قرار کو پورا کرنا
اونکے دوست کی تعظیم کرنا۔ جو ناتا فقط اونہین کے واسطے سے ہو اوسکو جوڑنا"
(۳۵) حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہین "مرنے کے بعد بھی میت کا درجہ بلند کیا جاتا
ہے۔ تو وہ عرض کرتا ہے "اے رب یہ کیا ہے؟" تب اوس سے کہا جاتا
ہے "تیرے لڑکے نے تیرے لیے استغفار کی ہے"
(۳۶) محمد بن سیرین رضہ کہتے ہین "ہم لوگ ایک رات ابوہریرہ رضہ کے یہان
تھے وہ دعا کرنے لگے "یا اللہ! ابوہریرہ کو بخشدے اور میری مان کو بخشدے

اور جو شخص اِن دونون کے حق مین استغفار کرے اوسکو بھی بخشدے "، تو ہم ابوہریرہ رضؓ کی دعا مین داخل ہوجانے کی غرض سے دونون کے واسطے استغفار کرتے ہین "

(۳۷) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب بندہ مرجاتا ہے تو اوسکا عمل طے ہوجاتا ہے۔ مگر تین عمل (۱) صدقہ جاریہ (۲) یا جس علم سے لوگ منتفع ہون (۳) یا اولاد صالح کی دعا "

(۳۸) ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی "یا رسول اللہؐ میری مان بغیر وصیت کیے ہوے مرگئی۔ مین اوسکی طرف سے کچھہ خیرات کرون تو اوسکو ثواب پہونچیگا؟ فرمایا "ہان "

باب ۲۰ - باپ جس سے سلوک کرتا ہو اوسکے ساتھہ سلوک کرنا

(۳۹) ابن عمر رضؓ سے سفر مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوگئی۔ اتفاقاً اوسکا باپ حضرت عمر رضؓ کا دوست تھا۔ ابن عمر رضؓ سے کہنے لگا "تم عمرؓ کے بیٹے ہو نہ؟" فرمایا "ہان "۔ پھر ابن عمر رضؓ نے اوسکو اپنے کوتل کا ایک گدہا دلوادیا۔ اور اپنا عمامہ سر سے اوتار کر دیدیا۔ اِسپر اونکے کسی ہمراہی نے کہا "کیا اوسے فقط دو درم دلوادینا کافی نہ تھے؟" ابن عمر رضؓ نے جواب دیا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "باپ کی دوستی کا خیال رکھو اِسکو نہ توڑ لو ورنہ اللہ تعالٰے تمہاری روشنی گُل کردے گا "

(۴۰) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بڑی سی بڑی سعادتمندی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستون سے سلوک کرتا رہے "

باب ۲۱ - باپ پر احسان کرنیوالونکو چھوڑ دینے سے روشنی کا گل ہوجانا

(۴۱) عبّاد زرقیؒ کہتے ہین "مین عمرو بن عثمان رضؓ کے ساتھہ مسجد مدینہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ عبداللہ بن سلام رضؓ اپنے بھتیجے پر ٹیکے ہوے ہمارے پاس سے گذرے۔ اور جلسے سے کچھہ ہٹ گئے۔ پھر پھرے۔ اور کہا عمرو بن عثمان! تم کیا چاہتے ہو۔ یہ بات دو بار یا تین بار کہکر فرمایا "قسم اوس خدا کی جس نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا

دین لیکر بھیجا ہے - کتاب اللہ مین دو بار اسکا ذکر ہے - کہ جو شخص تیرے باپ کے ساتھہ سلوک کرتا رہا ہے اوسکو نہ چھوڑ ورنہ تیری روشنی گل ہوجاویگی "

باب ۲۲ دوستی مین وراثت جاری ہونا

(۴۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " دوستی مین وراثت جاری ہوتی ہے "

باب ۲۳ آدمی اپنے باپ کا نام نہ لے اور اوس سے پہلے نہ بیٹھے اور اُسکے آگے نہ چلے

(۴۳) حضرت ابوہریرہ رضہ نے دو شخص دیکھے ایک سے پوچھا " یہ تمہارا کون ہے ؟ " کہا " باپ " فرمایا " اوسکا نام نہ لینا - اوسکے آگے نہ چلنا - اوسکے پہلے نہ بیٹھنا "

باب ۲۴ باپ کا ذکر کنیت سے کرنے یا نکرے

(۴۴) شہر بن حوشب رح کہتے ہین " ہم لوگ ابن عمر رض کے ساتھہ چلنے لگے تو اون سے سالم رح نے کہا کہ یا ابا عبد الرحمن " نماز "

(۴۵) ابن عمر رض بولے ابوحفص عمر رض نے فیصلہ کیا ہے -

باب ۲۵ صلۂ رحم کا واجب ہونا

(۴۶) کلیب رض کے دادا نے پوچھا " یا رسول اللہ کسکے ساتھہ سلوک کرون ؟ " فرمایا " ماں کے ساتھہ - باپ کے ساتھہ - بہن کے ساتھہ - بھائی کے ساتھہ - جس نے تجھے آزاد کرکے تجھپر اپنا حق حاصل کیا ہے اوسکے ساتھہ - یہ سب واجبی حق اور لگا ہوا ناتا ہے "

(۴۷) حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہین " جب آیۃ - وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ یعنے اور اپنے نزدیک تر خاندان والون کو ڈرادیجیے " اوتری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوٹھکر پکار دیا " اے کعب کی اولاد اپنی جانون کو دوزخ سے بچائیو - اے عبد مناف کی اولاد اپنی جانین دوزخ سے بچائیو - اے ہاشم کی اولاد اپنی جانین دوزخ سے بچائیو - اے عبد المطلب کی اولاد اپنی جانین دوزخ سے بچائیو - اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہا) اپنی جان دوزخ سے بچانا - اللہ کی بات کچھہ بھی میرے اختیار مین نہین ہے بس مین دنیا مین تمہاری

باب ۲۶
برادری قائم رکھنا

قرابت کا حق درجہ بدرجہ البتہ ادا کرتا رہونگا "

(۴۸) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہین راہ مین ایک اعرابی مل گیا۔ تو اوسنے پوچھا " ایسا کام بتایئے جو مجھے بہشت تک پہونچا دے اور دوزخ سے دور ہٹا دے " آپؐ نے فرمایا " اللہ کی عبادت کر۔ اور شرک نہ کر۔ اور نماز ٹھیک طور پر ادا کیا کر اور زکوٰۃ دیا کر۔ اور برادری قائم رکھ "

(۴۹) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے " اللہ تعالے نے جب خلق کو پیدا کر چکا۔ قرابت اوٹھ کھڑی ہوئی۔ حکم ہوا " ہٹ " عرض کی " کٹنے سے تیری پناہ مین چاہتی ہون " حکم ہوا " اسپر تو راضی ہے نہ ؟ کہ جو تجھے جوڑے مین اوس سے ملا رہون۔ اور جو تجھے کاٹ دے مین بھی اوس سے الگ ہی ہو جاؤن ؟ " عرض کی " ہان اے پروردگار " حکم ہوا " تو بس تیرے لیے یہی بات ہوئی " پھر ابوہریرہؓ بولے " چاہو تو اس آیت کو پڑھو فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ یعنی معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگون کا اختیار ہو تو ملک مین خرابی پیدا کرو گے اور ناتون کاٹ ڈالو گے "

(۵۰) حضرت ابن عباسؓ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ یعنی اور اہل قرابت کو مسکین کو مسافر کو اونکے حقوق ادا کر دیا کرو۔ کی پوری آیت پڑھکر کہنے لگے " اللہ تعالے (مال کے متعلق آداب) بتانے لگا۔ تو مال ہونے کی حالت مین بھاری بھاری حقوق ادا کرنے کا حکم دیا۔ اور بڑے سے بڑے کامون کا پتا بتایا۔ فرمایا " اہل قرابت اور مسکین اور مسافر کے حق ادا کیا کرو " اور تنگدستی کی حالت مین بتادیا کہ یون جواب دینا چاہیے۔ فرمایا " اور اگر (یہ وقت موجود نہ ہو) تو خدا کی مہربانی کی امید پر اون کو اوس وقت ٹالنا چاہئے تو اون سے آسانی سے کہہ یعنی وعدے کے طور پر کچھ کہہ دے جیسے اب تو ہو چکا انشاء اللہ پھر ہو جائیگا (فرمایا) " اور اپنے ہاتھ کو گردن کا طوق نہ بنا لے کہ کچھ بھی نہ دے (فرمایا) " اور بالکل ہاتھ کھول بھی نہ دے "

وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳

کہ پاس کا سب کچھ دے ڈالا (فرمایا ایسا کریگا) "تو ننگا ننگا بیٹھا ملامت اوٹھایا کریگا، کہ لینے والون نے تو تیرے کپڑے تک اوتار لیے اب جو کوئی مانگنے کو آتا ہے اور کچھ نہین پاتا ہے تو تجھے ملامت کرنے لگتا ہے - کیونکہ لینے والون نے تجھے خالی کر دیا -

باب ۲۷ صلۂ رحم کی بزرگی

(۵۱) ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی "میرے بعض برادری کے لوگ ایسے ہین کہ مین تو اون لوگون سے ملتا جلتا ہون اور وہ لوگ مجھسے کنارہ کرتے ہین - اور مین اون سے بھلائی کرتا ہون وہ مجھسے برائی کرتے ہین - وہ مجھسے زبان درازی کرتے ہین - مین سہہ لیتا ہون آپ نے فرمایا - "اگر تو ٹھیک کہتا ہے تو گویا گرما گرم راکھ اونکو پھنکاتا ہے - اور جب تک تیرا یہی انداز رہیگا برابر خدا کی طرف سے اونکے مقابلے مین تیری مدد ہوتی رہیگی"

(۵۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالے نے فرمایا ہے "مین تو رحمٰن ہون اور مین نے ہی رحم (یعنی قرابت) کو پیدا کیا اور اپنے نام ہی سے اوسکا بھی نام نکالا ہے - تو جو رحم (قرابت) کو ملائے رکھیگا اوس سے مین ملا رہونگا اور جو اوسکو قطع کریگا مین بھی اوسے قطع کرونگا"

(۵۳) عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہین "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگون کے سمجھانے کو اپنی اونگلی سے بتا کر فرمانے لگے - رحم رحمٰن ہی کی شاخ ہے - جو اوسے ملائے گا خدا بھی اوسے ملائے گا - اور جو اوسے کاٹ ڈالے گا خدا بھی اوسے کاٹ دیگا - قیامت کے روز رحم کو خوب ہی صاف چلتی ہوئی زبان دی جائیگی"

(۵۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "رحم اللہ کی شاخ ہے جو اوسے جوڑیگا خدا اوسکو بھی جوڑیگا اور جو اوسے توڑے گا خدا بھی اوسے توڑے گا"

باب ۲۸ قرابت پروری سے حیات کی ترقی

(۵۵) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کو روزی کی کشایش اور حیات کی ترقی منظور ہو اوسکو قرابت پروری کرنا چاہیے"

باب ۲۹ قرابت پرور آدمی سے لوگونکا محبت کرنا

(۵۶) ابن عمرؓ کہتے ہین "جو شخص اپنے خدا سے ڈرتا رہے اور قرابت پروری کرتا رہے اوسکی حیات کی مدت مین مہلت دیجاویگی۔ اوسکے مال مین بھی زیادتی ہوگی۔ اوسکے لوگ بھی اوسکو چاہنے لگین گے"

(۵۷) ابن عمرؓ کہتے ہین الخ وہی روایت نمبر ۵۶ (صرف لفظون کا فرق ہے)

باب ۳۰ اہل قرابت سے درجہ بدرجہ سلوک کرنا

(۵۸) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالے نے تم لوگون کو مان کے بارے مین بہت تاکید فرماتا ہے۔ پھر مکرر مان ہی کے بارے مین تاکید فرمائی۔ پھر باپ کے بارے مین۔ تب باقی اہل قرابت درجہ بدرجہ کے بارے مین"

(۵۹) سلیمانؒ کہتے ہین "جمعرات کی شام کو حضرت ابوہریرہؓ ہمارے یہان آئے اور کہا "مین ہر ناتا کاٹنے والے کو تکلیف دیتا ہون کہ میرے پاس سے اوٹھ جاوے مگر کوئی اوٹھا نہین یہان تک کہ اونہون نے تین بار کہا تب ایک نوجوان آدمی جو اپنی پھوپھی کو دو برس سے چھوڑے ہوئے تھا وہ اوسکے یہان گیا تو اوس نے پوچھا "بھتیجے! تو یہان کیونکر آیا؟" بولا "مین ابوہریرہؓ کو ایسا ایسا کہتے ہوئے سُنکر آیا ہون" وہ بولی۔ "اون سے جاکر پوچھ اونہون نے ایسا کیون کہا" ابوہریرہؓ نے جواب دیا "مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ آدمی کے اعمال جمعرات کی شام کو اللہ تعالے کے دربار مین پیش کیے جاتے ہین تو کسی ناتا کاٹنے والے کا عمل قبول نہین ہوتا"

(۶۰) ابن عمرؓ کہتے ہین "آدمی جو کچھ اپنی ذات مین اور اپنے لوگون مین ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے اللہ تعالے اوسکو اجر دیتا ہے۔ اور خرچ اپنے بال بچون سے شروع کرو۔ پھر کچھ بچے تو اہل قرابت کو درجہ بدرجہ دو۔ اور کچھ بچ رہے تو پھر جسکو چاہو دو"

باب ۳۱ جس گروہ مین ناتا کاٹنے والا ہو اوس پر رحمت کا نازل نہ ہوتا

(۶۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "جس گروہ مین ایک شخص بھی

ناتا کاٹنے والا ہوتا ہے اوس گروہ پر رحمت نازل نہین ہوتی ہے "

باب ۳۲ قرابت چھوڑنے کا گناہ

(۶۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے " ناتا کاٹنے والا بہشت مین نہین جائیگا "

(۶۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے " رحم - رحمٰن کی ایک شاخ ہے وہ قیامت مین فریاد کریگی - اسے پروردگار! مین ستائی گئی - اسے پروردگار! مین کاٹی دی گئی - اسے پروردگار! مجھپر یہ ہوا مجھپر یہ ہوا - جواب ملے گا - تو راضی ہے نہ؟ کہ جو تجھے کاٹ دے اوسے مین بھی کاٹ دون اور جو تجھے جوڑے مین بھی اوسے جوڑ دون "

(۶۴) حضرت ابوہریرہؓ لڑکے اور نا قابلون کی بادشاہت سے پناہ مانگا کرتے تھے ابن حسنہؓ نے اون سے پوچھا " اسکی نشانی کیا ہے؟ " فرمایا " اسکی نشانی یہ ہے کہ قرابتین کاٹ دی جاوینگی - اور گمراہ کرنے والون کی بات مانی جاویگی - اور ٹھیک راہ بتانیوالونکی بات نہین مانی جاویگی "

باب ۳۳ ناتا کاٹنے والے پر دنیاوی عذاب

(۶۵) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " ناتا کاٹنے اور بغاوت کرنے سے بڑھکر کوئی گناہ اس قابل نہین ہے کہ اوسکے کرنے والے پر اللہ دنیا ہی مین عذاب کرے اور آخرت کا عذاب علاوہ ہے "

باب ۳۴ قرابت پرور آدمی کا عوض نہ لینا

(۶۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " قرابت پرور آدمی بدلہ نہین لیا کرتا بلکہ اوس سے برادری بھی چھوڑ دو تو وہ ملاہی لیا کرتا ہے "

باب ۳۵ ظالم قرابتمند سے قرابت جوڑنے کی بزرگی

(۶۷) براءؓ کہتے ہین ایک دیہاتی آدمی نے حاضر ہوکر عرض کی " یا نبی اللہ! مجھے ایسا عمل ارشاد ہو جو مجھکو جنت مین پہونچا دے " فرمایا " بات تو تو مختصر ہی بولا مگر سوال بھاری کیا اچھا جا غلام آزاد کر - اور گردن چھوڑا " اوس نے عرض کی " یہ دونون تو

ایک ہی بات مین نہ ہو؟" فرمایا "نہین۔ غلام آزاد کرنا تو یہ ہے کہ تو غلام آزاد کرے اور گردن چھوڑانا یہ ہے کہ کسی کی گلوخلاصی مین مدد کرنا۔ اور اہل قرابت کو اوسکی رغبت کی چیز دینا۔ اونکی طرف سلوک کے ساتھہ متوجہ رہنا۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو اچھی بات کی ہدایت کر اور بُری بات سے روک۔ اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو اچھی بات کے سوا کچھہ نہ بول"

باب ۳۶ نومسلم کا کفر کی حالت مین صلۂ رحم کرنا

(۶۸) حکیم بن حزام رضؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی "حضور اون باتون کے بارے مین فرمایئے مین جنھین حالت کفر مین بہ نیت عبادت کر لیا کرتا تھا جیسے برادرانہ سلوک کرنا ہوا۔ غلام آزاد کرنا ہوا۔ خیرات دینا ہوا۔ مجھے اونکا بھی کچھ ثواب ہوگا؟" فرمایا "اچھی باتین جو کر چکے ہو اسلام لانے پر بھی سب بحال ہین"

باب ۳۷ مشرک قرابت مند سے برادرانہ سلوک کرنا اور ہدیہ دینا

(۶۹) ابن عمر رضؓ کہتے ہین "حضرت عمر رضؓ نے ایک ریشمی حلہ دیکھکر عرض کی یا رسول اللہ اسکو حضور مول لے لیتے۔ اور جمعے کو اور جب باہر کے لوگ حضور مین آتے تب پہنتے" اسپر آپؐ نے فرمایا "اسکو تو بے نصیب ہی شخص پہنے" پھر اوسی قسم کے کئی حلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہان بطور ہدیے کے آئے۔ تو آپؐ نے اونمین سے ایک حلہ حضرت عمر رضؓ کو بھی تحفہ بھیجا۔ تو حضرت عمر رضؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوکر عرض کی کہ "حضور نے مجھے یہ بھیجدیا حالانکہ مین اسکے بارے مین وہ بات سُن چکا ہون جو آپ نے فرمائی تھی" آپؐ نے فرمایا "ہمنے تمھین پہننے کو نہین دیا ہے بلکہ اسواسطے البتہ دیا ہے کہ تم اسکو بیچ ڈالو یا کسی کو پہنا دو" تب حضرت عمر رضؓ نے وہ حلہ اپنے ایک مشرک اخیافی بھائی کے پاس بھیجدیا"

باب ۳۸ صلۂ رحم کرنیکے لیے خاندانی قرابتون کا معلوم کرنا

(۷۰) حضرت عمر رضؓ نے منبر پر فرمایا "خاندانی قرابتون کو معلوم کرکے برادرانہ سلوک

کیا کرو قسم خدا کی دو مسلمان بھائیون مین رنجش ہوا کرتی ہے - اور جو قرابت اون دونون مین ہے کاش وہ اون دونون کو معلوم ہو جائے تو بدسلوکی نہ ہونے پائے"

(۷۱) ابن عباس رض فرماتے ہین "خاندان کا لگاؤ یاد رکھو صلہ رحم کیا کرو - دور ہی کی قرابت کیون نہ ہو ملاتے رہو تو کچھ دوری نہین ہے - اور نزدیک ہی کی قرابت ہو مگر ملائی نہ جائے تو کچھ نزدیک نہین ہے - اور ساری قرابتین قیامت کے روز قرابت والے کے آگے آگے حاضر ہون گی اگر اوس نے صلہ رحم کیا ہوگا تو صلے کی گواہی دینگی - اور اگر قطع رحم کیا ہوگا تو قطع کی گواہی دینگی"

باب ۳۹ آزاد غلام آزاد کرنے والون مین اپنے کو کہہ پاتا ہے

(۷۲) عبدالرحمن بن ابی حبیب رض کہتے ہین "مجھسے عبداللہ بن عمر رض نے پوچھا تم کن لوگون مین ہو؟ مین نے کہا "خاندان تیم کے قبیلہ تیم مین ہون" پوچھا اونکی اپنایت ہو یا آزاد غلامون مین ہو؟ مین نے کہا "اونکے آزاد غلامون مین ہون" کہا "تب تو نے یہی کیون نہ کہا"

باب ۴۰ آزاد غلام کا آزاد کرنے والون مین داخل ہو جانا

(۷۳) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رض سے فرمایا "اپنی قوم (قریش) کو جمع کرو مجھے ضرورت ہے" اونہون نے سب کو جمع کیا جب وہ لوگ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر حاضر ہوے - عمر رض نے اندر جاکر اطلاع کی - انصاریون نے یہ خبر سنکر کہا "بیشک قریش کے بارے مین کچھ وحی اوتری" یہ سمجھکر وہ بھی سننے دیکھنے آئے - پھر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے نکلکر اون لوگون مین کھڑے ہوگئے اور پوچھا تم مین غیر لوگ بھی ہین؟ اونہون نے عرض کی "ہان ہمارے معاہدے والے لوگ بھی ہین - ہمارے بھانجے لوگ بھی ہین ہمارے آزاد غلام لوگ بھی ہین" آپ نے فرمایا "ہمارے معاہدے والے تو ہمین مین ہین - ہمارے بھانجے تو ہمین مین ہین - ہمارے آزاد غلام تو ہمین مین ہین - سنتے ہو! تم لوگون مین سے میرے دوست پرہیزگار ہی لوگ ہین اگر تم پرہیزگار ہو تو بہتر ورنہ خیال رکھو کہین ایسا نہ ہو کہ قیامت

یعنی غیر نہین ہین ۱۲

کے دن لوگ تو اپنے اپنے اعمال لے لیکر حاضر ہون اور تم لوگ (اپنے اپنے گناہون کے) بوجھ اوٹھائے اوٹھائے آؤ اور تم سے مونھ پھیر لیا جائے۔ پھر آپ نے دونو ہاتھ اوٹھا کر قریش کے سرون پر رکھا اور پکار کر فرما دیا اے لوگو! قریش۔ اہل امانت ہین جو شخص انکی بدخواہی کریگا اللہ اوسکو نتھنون کے بل گرا دیگا۔ آپ نے یہ باتین تین بار فرمائین۔

باب ۴۱ دو تین لڑکیون کی پرورش

(۷۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کی تین بیٹیان ہون اور وہ (اونکی پرورش کی مصیبت پر) صبر کرے اور اونکے کپڑے لتّے کی خبر لے تو وہ لڑکیان اوسکے اور دوزخ کے درمیان مین پردہ ہوجائینگی"

(۷۵) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس مسلمان کی دو بیٹیان ہون اور وہ اونکا اچھا ساتھ دے تو وہ دونون اوسکو بہشت مین پہونچا دینگی"

(۷۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کی تین بیٹیان ہون وہ اونکو رہنے کا ٹھکانا دے۔ اونکے خرچ کی خبر گیری کرے۔ اون پر مہربانی کرے۔ اوسکے لیے بہشت مین جانا البتہ واجب ہے" ایک شخص نے عرض کی "اور اگر دو ہی ہون یارسول اللہ؟" آپ نے فرمایا "دو ہون تب بھی"

باب ۴۲ تین بہنون کی پرورش

(۷۷) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کی تین بیٹیان ہون یا تین بہنین ہون اور وہ اونکے ساتھ سلوک کرتا ہو وہ ضرور بہشت مین جائیگا"

باب ۴۳ واپس شدہ بیٹی کی پرورش

(۷۸) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا کہ "مین تجھے بڑے سے بڑا صدقہ بتادون؟" عرض کی "ہان یارسول اللہ" فرمایا "تیری بیٹی تجھکو واپس ہوئی اب اوسکو کما کر کھلانے والا تیرے سوا کوئی نہین ہے"

(۷۹) وہی حدیث۔

ف زمانۂ جاہلیت مین عرب بیٹیون کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے اسی سبب سے اس قدر تفصیل سے یہ باتین سمجھائی گئی ہین ۱۲

ف یعنی اوسکے شوہر نے طلاق دیدی یا شوہر مر گیا ۱۲

(۸۰) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو کچھ تو خود کھائے وہ بھی صدقہ (کا ثواب رکھتا) ہے۔ جو اپنے لڑکے کو کھلائے وہ بھی صدقہ ہے۔ جو اپنی بیوی کو کھلائے وہ بھی صدقہ ہے۔ جو اپنے خادم کو کھلائے وہ بھی صدقہ ہے"

باب ۴۴ بیٹیوں کی موت مانگنا

(۸۱) ابن عمر رض کے پاس ایک شخص تھا اوسکی کئی بیٹیاں تھیں وہ اونکی موت منانے لگا تو ابن عمر رض غصہ ہوکر فرمانے لگے کیا تو ہی اونکو روزی دیتا ہے۔

باب ۴۵ لڑکے باپ کو بخیل بنا دیتے ہیں بزدلا بنا دیتے ہیں

(۸۲) عائشہ رض نے فرمایا "ایک دن ابوبکر رض کہنے لگے "قسم خدا کی روی زمین پر عمر رض سے زیادہ کوئی میرا پیارا نہیں ہے" پھر جب مکان سے نکلے تو لوٹ آئے اور پوچھنے لگے بیٹی! میں نے کیا قسم کھائی تھی؟ میں نے عرض کر دی۔ تب بولے "میرے نزدیک (عمر رض سے) زیادہ عزت والا کوئی نہیں کیونکہ شفقت تو اولاد پر زیادہ ہوتی ہے"

(۸۳) ابن ابی نعم رض نے کہا "میں ابن عمر رض کے پاس حاضر تھا۔ اسمیں ایک شخص نے اون سے مچھر مارنے کا مسئلہ پوچھا۔ تو ابن عمر رض نے پوچھا تو کن لوگوں میں سے ہے؟ وہ بولا "عراق والوں میں ہوں"۔ اسپر ابن عمر رض بولے "اسکو دیکھیے مچھر کے خون کا تو مسئلہ پوچھنے آیا ہے اور انہیں صاحبوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کو شہید کر ڈالا ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ دونوں (امام حسن رض امام حسین رض) دنیا کے میرے دو پھول ہیں"

باب ۴۶ لڑکے کو گردن پر بٹھانا

(۸۴) براء رض کہتے ہیں "میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ (امام) حسن صلوات اللہ علیہ آپ کی (مبارک) گردن پر ہیں اور آپ فرما رہے ہیں یا اللہ! میں اسے چاہتا ہوں تو بھی اسے چاہ۔

باب ۴۷ لڑکوں کا آنکھ کی ٹھنڈک ہونا

(۸۵) جبیر بن نفیر رض نے کہا "ہم لوگ ایک دن مقداد بن الاسود رض کے پاس بیٹھے تھے

اِس مین اونکے پاس سے ایک شخص گزرا تو اوس نے کہا "زہے نصیب ان دونون آنکھون کے کہ انھون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ قسم خدا کی ہمین بھی آرزو رہگئی کہ جو (مقداد) نے دیکھا ہم بھی دیکھتے۔ اور جہان جہان آپ (مقداد) حاضر رہے ہم بھی حاضر رہتے" اسپر مقداد کو غصہ آگیا۔ تو ہم لوگ تعجب کرنے لگے۔ کہ اس نے تو اچھی ہی بات کہی تھی۔ پھر مقداد اوسپر متوجہ ہوئے اور کہا "آدمی کیون ایسے موقع پر موجود رہنے کی تمنا رکھتا ہے جہان سے اللہ نے اوسے غیر حاضر رکھا یہ تو جانتا ہی نہین کہ وہان ہوتا تو کس حال مین ہوتا۔ قسم خدا کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین ایسے لوگ بھی حاضر تھے۔ جنکو اللہ نے نتھنون کے بل جہنم مین جھونک دیا۔ اون لوگون نے آپ کی بات کو نہ مانا نہ آپ کی تصدیق کی۔ تم لوگ خدا کا شکر نہین کرتے۔ کہ تمکو ایسے وقت مین پیدا کیا کہ تم اپنے (سچے) پروردگار کے سوا کسی کو جانتے ہی نہین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی (بے تکلف) تصدیق کر لیتے ہو جو آپ ایسے سخت وقت مین لائے تھے کہ (شاید ہی) کوئی نبی ایسے وقت مین بھیجا گیا ہو۔ انبیا مدت سے بھیجے نہین گئے تھے۔ کفر کا ایسا زور شور تھا کہ لوگ ساری دنیا کو بھی بت پرستی پر ترجیح نہین دیتے تھے۔ ایسے وقت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزہ لے کر آئے جس سے آپ نے حق اور باطل کو جدا جدا کر دیا اور اوسکے سبب سے باپ اور بیٹے کو علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ یہان تک کہ آدمی اپنے باپ کو یا بیٹے کو یا بھائی کو کفر مین مبتلا دیکھتا تھا۔ مگر چونکہ اللہ نے اِسکے دل کا تالا ایمان کی کنجی سے کھول دیا تھا اِس لیے یہ خوب جانتا تھا کہ وہ اگر ہلاک ہو جائیگا تو دوزخ مین جائیگا اِسواسطے (اوسکے دیکھنے سے) ٹھنڈک اِسکی آنکھ کو نہین ہوتی تھی۔ کیونکہ یہ جانتا ہے کہ اِسکا پیارا دوزخی ہے۔ اور یہی ہے جو اللہ نے فرمایا ہے[1] "اور وہ بندے جو یہ دعا کیا کرتے ہین اے میرے پروردگار! مجھے میری ازواج سے اور اولاد سے آنکھون کی ٹھنڈک عطا فرما"

۴۸

اپنے رفیق کے حق مین کثرت مال اور اولاد کی دعا

(۸۶) انس رضؓ نے کہا "ایک دن مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہان حاضر ہوا۔ اور میرے ساتھ میری مان اور امّ حرامؓ خالہ بھی تھین اتنے مین آپؐ ہم لوگون کے پاس ہی چلے آئے اور فرمایا "مین تم لوگون کو نماز پڑھاؤن؟" اور وہ وقت کسی معمولی نماز کا وقت نہ تھا۔ ایک شخص نے پوچھا کہ "آپ نے انسؓ کو اپنے کدہر کھڑا کیا؟" تو انس رضؓ نے بتایا کہ "اپنے داہنے جانب" پھر ہم لوگون کو نماز پڑھائی۔ پھر ہم سب گھر والون کے حق مین سب دنیا اور آخرت کی بھلائیون کی دعا فرمائی تو میری مان نے عرض کی "یا رسول اللہ! یہ (یعنی انسؓ) حضور کا ننھا خادم ہے اسکے لیے دعا فرمائیے" تو آپؐ نے میرے لیے سب بھلائی کی دعا فرمائی۔ آخر مین یہ فرمایا۔ "یا اللہ! اسکے مال اور اولاد مین ترقی دے اور برکت عطا فرما"

باب ۴۹ مان کی شفقت

(۸۷) انس رضؓ نے کہا "حضرت عائشہ رضؓ کے یہان ایک عورت آئی۔ آپ نے اوسے تین چھوہارے دیے تو اوس نے ایک ایک چھوہارا اپنے لڑکون کو دیا اور ایک اپنے لیے رکھ چھوڑا۔ لڑکے اپنے دونون چھوہارے کھاکر پھر مان کو دیکھنے لگے۔ تو اوس نے اوس چھوہارے کو (جسے اپنے لیے رکھا تھا) دو ٹکڑے کرکے پھر ایک ایک ٹکڑا دونون لڑکون کو دیدیا۔ جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو عائشہ رضؓ نے آپؐ سے یہ حال کہا۔ اسپر آپؐ نے فرمایا "تمکو اسکا تعجب کیا ہے اسنے جو اپنے لڑکون پر مہربانی کی تو اللہ بھی اسپر مہربان ہوگیا"

باب ۵۰ لڑکون کو چومنا

(۸۸) حضرت عائشہ رضؓ نے کہا "ایک دیہاتی آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر پوچھنے لگا کہ "آپ لوگ اپنے لڑکون کو چومتے بھی ہین ہم لوگ تو نہین چوما کرتے" اسپر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ نے تیرے دل سے رحمت کو نکال ڈالا تو اس مین میرا کیا اختیار ہے"

(۸۹) ابوہریرہ رضؓ نے کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن بن علیؓ کا

بوسہ لیا اوسوقت آپؐ کے پاس اقرع بن حابس تمیمیؓ بھی بیٹھے تھے اقرعؓ بولے "میرے دس لڑکے ہین مین نے کبھی ایک کا بھی بوسہ نہین لیا ہے" اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی طرف دیکھکر فرمایا "جو شخص کسی پر رحم نہین کریگا اوسپر بھی رحم نہین کیا جائیگا"

باب ۵۱ باپ کی بیٹے کو تعلیم اور اوسکے ساتھ سلوک

(۹۰) نمیر بن اوسؒ نے کہا "اگلے لوگ کہا کرتے تھے کہ صلاحیت اللہ کی طرف سے ہے اور سلیقہ باپ دادا کی طرف سے"

(۹۱) نعمان بن بشیرؓ نے کہا کہ "اونکے باپ اونکو گود مین اوٹھاکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین لے گئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے نعمان کو یہ دیا" اسپر آپ نے پوچھا کہ "تمنے اپنے اور سب بیٹون کو دیا ہے؟" عرض کی "نہین" فرمایا "تو میرے سوا اور کسی کو گواہ کرلو" پھر فرمایا "کیا تم نہین چاہتے کہ تمہارے سب لڑکے تمہارے ساتھ برابر سلوک کرین؟" عرض کی "کیون نہین" فرمایا "تو تم بھی ایسا نہ کرو (کہ ایک ہی کو دو اور سبکو نہ دو) ابوعبداللہ بخاری کہتے ہین "آپ نے گواہی کی اجازت نہین دی"

باب ۵۲ بیٹے کے ساتھ باپ کا سلوک

(۹۲) ابن عمرؓ نے کہا "اللہ نے اونکو ابرار (نکوکار) اسی سبب سے فرمایا کہ وہ لوگ جیسا (اپنے بزرگون) باپ (دادون) کے ساتھ سلوک کرتے ہین بیٹون کے ساتھ بھی سلوک کرتے ہین جیسا تم پر باپ کا حق ہے ویسا ہی بیٹے کا بھی حق ہے"

باب ۵۳ بے رحم آدمی پر رحمت نہ ہونا

(۹۳) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص رحم نہین کرے گا اوسپر بھی رحم نہین کیا جائے گا"

(۹۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ اوسپر رحم نہین کرتا جو لوگون پر رحم نہین کرتا"

(۹۵) وہی حدیث بتقدیم وتاخیر الفاظ۔

(۹۶) حضرت عائشہ رضہ نے کہا "چند دیہاتی آدمی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوے اونمین سے ایک شخص نے پوچھا "یا رسول اللہ! آپ لوگ لڑکون کو چومتے بھی ہین؟ قسم خدا کی ہم لوگ تو نہین چومتے" اِسپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ نے تیرے دل سے رحمت کو نکال ڈالا تو اسمین میرا کیا اختیار ہے"

(۹۷) حضرت عمر رضہ نے ایک شخص کو (کسی کام پر) گماشتہ بنایا اوس شخص نے کہا کہ میرے اتنے لڑکے ہین (کچھ تعداد بتائی) مین نے اون مین سے کسی کا بوسہ نہین لیا۔ اِسپر حضرت عمر رضہ بولے "اللہ تعالیٰ اپنے بندون مین خوش سلوک ہی بندے پر مہربانی فرمایا کرتا ہے"

باب ۵۴ رحمت کا سو حصے ہونا

(۹۸) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالےٰ نے رحمت کے سو حصے کیے۔ ننانوے (۹۹) تو اپنے ہی پاس رکھے۔ فقط ایک حصہ زمین پر اوتار دیا جس (کی برکت) سے ساری مخلوق ایک دوسرے پر مہربانی کیا کرتی ہے یہانتک کہ گھوڑی بھی بچے کو صدمہ پہونچنے کے خوف سے اپنا سُم اوس سے اوٹھا لیتی ہے"

باب ۵۵ ہمسائے کے بارے مین تاکید

(۹۹) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جبرئیل (علیہ السلام) ہمسائے کے بارے مین برابر مجھپر تاکید کرتے رہے یہان تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اب تو ہمسائے کو یہ وراثت ہی دلائینگے"

(۱۰۰) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جسکو اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان ہے اوسکو ہمسائے کے ساتھ نیکی کرنا چاہیے۔ جسکو اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان ہے اوسکو اپنے مہمان کی خاطر کرنا چاہیے۔ جسکو اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان ہے اُسکو چاہیے کہ یا تو اچھی بات بولے یا چپ چاپ رہے"

باب ۵۶ ہمسائے کا حق

(۱۰۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابؓ سے زنا کے بارے مین پوچھا

سب نے عرض کی "حرام ہے اللہ نے اور رسول نے اوسے حرام کیا ہے" فرمایا "دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا ہمسائے کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے بہت کم ہے" پھر آپؐ نے چوری کی بابت سوال کیا سب نے عرض کی "حرام ہے اللہ نے اور رسول نے اوسے حرام کیا ہے" فرمایا "دس گھر چوری کرنا ہمسائے کے گھر چوری کرنے سے بہت کم ہے"

باب ۵۷ ہمسائے کو مقدم کرنا

(۱۰۲) حدیث تاکید جبرئیل علیہ السلام (۹۹)۔

(۱۰۳) ابن عمرؓ کے یہان ایک بکری ذبح ہوئی تو اپنے غلام سے پوچھنے لگے ہمارے یہودی ہمسائے کو بھی بھیجا؟ ہمارے یہودی ہمسائے کو بھی بھیجا؟ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے "جبرئیل (علیہ السلام) ہمسایا کے بارے مین مجھپر برابر تاکید کرتے رہے یہان تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اب تو ہمسائے کو یہ وراثت ہی دلائینگے"

(۱۰۴) حدیث تاکید جبرئیل علیہ السلام (۹۹)

باب ۵۸ نزدیک دروازے والے ہمسائے کو تحفہ دینا

(۱۰۵) حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہین "مین نے پوچھا "یا رسول اللہ! میرے ہمسائے دو ہین کسکے یہان تحفہ بھیجون؟" فرمایا "جسکا دروازہ قریب ہو"

(۱۰۶) مکرر وہی حدیث۔

باب ۵۹ قریب تر ہمسائے کا حق مقدم ہونا پھر جو اوسکے بعد ہو برابر اسی طرح

(۱۰۷) امام حسن بصریؒ سے کسی نے پڑوس کو پوچھا؟ کہا "چالیس گھر آگے۔ چالیس گھر پیچھے۔ چالیس گھر داہنے۔ چالیس گھر بائین"

(۱۰۸) ابو ہریرہ رضؓ نے فرمایا "نزدیک والے ہمسائے پر دور والے کو مقدم نہ کرے بلکہ نزدیک ہی والے پڑوسی کو دور والے پر مقدم کرے"

باب ۶۰ ہمسائے سے دروازہ بند کرنا

(۱۰۹) حضرت ابن عمر رضہ نے فرمایا "ہم لوگون کا ایک وقت گزرا ہے کہ کوئی شخص اپنے اشرفی روپئون مین اپنا حق اور مسلمان بھائی سے زیادہ نہین سمجھتا تھا۔ مگر اب تو مسلمان بھائی سے بڑہکر اشرفی روپئے ہی پیارے ہوگئے ہین۔ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ "کتنے ہمسائے اپنے ہمسائے سے قیامت کے روز لپٹینگے اور کہینگے "اے پروردگار! اس نے ہمسے اپنا دروازہ بند کر کے ہمسائگی کے سلوک سے ہاتھہ روک لیا تھا"

باب ۶۱ ہمسائے کو چھوڑکر اپنا پیٹ نہ بھرلے

(۱۱۰) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مومن کا کام نہین ہے۔ کہ پڑوسی تو بھوکھا ہو اور آپ بھر پیٹ کھالے"

باب ۶۲ شوربے کا پانی زیادہ کر کے ہمسائے مین تقسیم کرنا

(۱۱۱) حضرت ابوذر رضہ نے کہا "مجھے میرے دوست (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین باتون کی تاکید فرمائی ہے۔ بُنے ہاتھہ پاؤن کا بوچھا غلام بھی حاکم ہو تو مین اوسکی بات سُنون اور حکم مانون اور جب شوربا پکائے تو اوس مین پانی زیادہ دے پھر اپنے ہمسائے والون کو دیکھکر کچھہ اونکو بھی اوس مین سے پہونچا دیا کر۔ اور نماز وقت پر پڑھ لیا کر۔ اگر امام پہلے پڑھ چکا ہے تو تیری فرض نماز ادا ہوئی نہین تو یہ نماز نفل ہوگی"

(۱۱۲) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے ابوذر شوربا پکا تو پانی زیادہ دے اور اپنے ہمسائے کی بھی خبر لے"

باب ۶۳ اچھا ہمسایہ

(۱۱۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "خدا کے نزدیک اچھا ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھہ اچھا ہے۔ اور ایسا ہی اچھا ہمسایہ خدا کے نزدیک وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے ساتھہ اچھا ہے"

باب ۶۴ نیک بخت ہمسایہ

(۱۱۴) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کشادہ مکان - اور نیک بخت ہمسایہ اور شائستہ سواری مسلمان آدمی کی خوش قسمتی کی بات ہے"

باب ۶۵
بد ہمسایہ

(۱۱۵) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا بھی فرمایا کرتے "یا اللہ مقامی مکان کے بُرے ہمسائے سے تیری پناہ - اور دنیا کی ہمسائگی تو (آخر) بدلا ہی کرتی ہے"

(۱۱۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب ایسا ہو گا کہ آدمی اپنے ہمسائے کو اور بھائی کو اور باپ کو قتل کر ڈالے گا تبھی قیامت قائم ہو گی"

باب ۶۶
ہمسائے پر زبان درازی

(۱۱۷) ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی گئی - کہ فلانی عورت رات بھر عبادت کرتی ہے - اور دن کو روزہ رکھتی ہے - اور یہ یہ کام کرتی ہے - اور خیرات دیتی ہے - مگر اپنے ہمسائے پر زبان درازی کرتی ہے - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اوس مین کچھ خوبی نہین ہے - وہ دوزخی ہے" لوگون نے عرض کی "اور فلانی عورت فقط فرض نمازین پڑھ لیا کرتی ہے اور رمضان کے روزے رکھ لیتی ہے - اور کچھ کپڑے خیرات دیدیا کرتی ہے - مگر کسیکو ستاتی نہین" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہ عورت بہشتی ہے"

(۱۱۸) عمارہ رض کی پھوپھی کہتی ہین "مین نے ام المومنین عائشہ رضہ سے پوچھا "ہم مین کسی عورت کا شوہر اوسکے ساتھ کچھ (صحبت کا) ارادہ کرے اور عورت اوسکو روکے (عورت کو اس بات کا ملال ہو) کہ وہ ہم پر خفا ہوا تھا یا اوسوقت رغبت نہو تو اس مین ہم لوگون پر کچھ مضائقہ ہے؟" حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا "ہان (مضائقہ) ہے شوہر کا تو حق یہ ہے کہ تو اونٹ پر بھی سوار ہو اور وہ اوسی وقت ارادہ کرے تب بھی روکنا نہین چاہیے" عمارہ کی پھوپھی کہتی ہین کہ مینے اون سے پوچھا کہ "ہم مین کوئی عورت ایام مین ہو اور میان بیوی دونون کا ایک ہی بچھونا یا ایک ہی اوڑھنا ہو تو عورت کیا کرے؟" آپ نے فرمایا "اپنا تہبند کسکر باندھ لے پھر ساتھ سو رہے -

یعنی ہمسایہ بُری عادت کے خلاف بھی نہین ہے ۱۲

بالائے ازار شوہر کو (ملذذ) جائز ہے علاوہ اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا حال مین تجھسے کہے دیتی ہون - ایک رات حضرتؐ کی میرے یہان رہنے
کی باری تھی تو مین نے تھوڑے جو پیسکر ایک روٹی آپؐ کے لیے پکائی پھر آپؐ اندر
آکر دروازہ بھیڑ کر مسجد مین چلے گئے اور آپؐ کا معمول تھا کہ جب سونے بیٹھنے کا قصد فرماتے
تو دروازہ بند کر دیتے اور مشک کا منہ باندھ دیتے اور پیالہ اوندھا دیتے اور چراغ
بجھا دیتے - غرض مین انتظار کرنے لگی کہ آپؐ ادھر سے لوٹین تو آپؐ کو روٹی کھلاؤن
مگر آپؐ کو اس قدر توقف ہوا کہ مجھپر نیند غالب آگئی اور آپؐ کو جاڑے کی تکلیف
ہونے لگی - آپؐ میرے پاس تشریف لاکر مجھے کھڑی کر کے فرمانے لگے "مجھے گرماؤ
مجھے گرماؤ" مین نے عرض کی کہ "مجھے ایام ہین" آپؐ نے فرمایا "اپنی رانون سے
کپڑا سرکا دے" مین نے وہان سے کپڑا سرکا دیا - تو آپؐ رخسارۂ مبارک اور سر اقدس
میری رانون پر اتنی دیر تک رکھے رہے کہ گرما گئے - اسی مین میرے ہمسائے کی ایک
داجنہ بکری (جو گھر ہی مین کھاپی کے باہر چرنے کو نہ نکلے) آگئی اور روٹی کی طرف چلی اور
اوسے لیکر پھری اسکا مجھے قلق ہونے لگا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار
ہو گئے پھر مین نے دروازے تک اوسکا پیچھا کیا اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا "تمہاری روٹی جو کچھ مل جاے وہ تو لے لینا اور بکری کے بارے مین
کچھ اپنے ہمسائے کو نہ ستانا"

(۱۱۹) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کا ہمسایہ اوسکی بدمعاشیون
سے مطمئن نہ ہو وہ بہشت مین نہ جائیگا"

باب ۴۷ بکری کی جلی ہوئی کھری ہی سہی ہمسائے کے لیے تھوڑا نہ سمجھے

(۱۲۰) عمرو بن معاذ کی دادی نے کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ
فرمایا "اے ایماندار عورتو! بکری کا جلا ہوا پایچہ بھی تو ہمسائے کے یہان بھیجے
کے لیے تھوڑا نہ سمجھنا"

(۱۲۱) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے مسلمان عورتو! اے مسلمان

پالتو یہ کہ بکری کو باندھین جس سے ہمسائے کو نقصان پہونچے یا صدمہ ہو یا ہمسائے کو بکری چھوڑ دینے کا الزام دین

عورتو! بکری کی کھری بھی ہو تو ہمسائے کے واسطے تھوڑی نہ سمجھنا"

باب ۶۸
ہمسائے کی شکایت

(۱۴۲) ابوہریرہ رضؓ نے کہا۔ کسی نے عرض کی "یا رسول اللہ! ایک ہمسایہ میرا مجھے تکلیف دیا کرتا ہے" آپؐ نے فرمایا "اچھا تو جا کر اپنا اسباب نکال کر سر راہ رکھدے" اوس نے اسباب سب نکالا تو لوگ جمع ہو گئے۔ اور پوچھنے لگے تیرا کیا حال ہے؟" اوس نے جواب دیا کہ "میرا ایک ہمسایہ مجھے تکلیف دیا کرتا ہے جب مین نے یہ حال نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا تو آپؐ نے فرمایا کہ "جا کر اپنا اسباب نکال کر راہ پر رکھدے" بس یہ سنکر سب کے سب کہنے لگے "خداوندا! اوس پر لعنت بھیج۔ خداوندا! اوسکو ذلیل کر" یہ خبر اوس (موذی) کو پہونچی تو اوس (فریادی) کے پاس آکر کہنے لگا "چلو گھر پھر چلو۔ خدا کی قسم اب ہم تمہین تکلیف نہ دینگے"

(۱۴۳) ابوجحیفہ رضؓ نے کہا "ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضور مین اپنے ہمسائے کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا "اپنا اسباب اوٹھا کر راہ پر رکھدے جو شخص اودھر سے گزرے گا اوس پر لعنت بھیجیگا (اوس نے یہی کیا) بس اب جو شخص اودہر سے گزرتا اوس پر لعنت بھیجتا۔ تب وہ (موذی) نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوا تو آپؐ نے پوچھا "لوگون سے تجھے کیا ملا؟" پھر آپؐ نے فرمایا "خدا کی لعنت اِن لوگون کی لعنتون کے علاوہ ہے"

(۱۴۴) جابر رضؓ نے کہا "ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہو کر آپؐ سے اپنے ہمسائے کی سزا دہی کی درخواست کی۔ آپؐ (مسجد الحرام مین) رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان مین تشریف رکھتے تھے اتنے مین نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اودہر (مقام کی طرف) رُخ کیا اور اوس شخص نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ ایک سپید پوش شخص کے برابر مقام ابراہیم پر جہان جنازے کی نماز پڑھی جاتی ہے آگئے پھر آپؐ (اوسکی طرف) متوجہ ہوے تو اوس نے عرض کی "یا رسول اللہ! میرے مان باپ آپ پر قربان ہون یہ سپید پوش آدمی کون تھا جسے مین نے

آپ کے ساتھہ آپ کے برابر مین دیکھا ہ؟" آپ نے پوچھا "تو نے اوسے دیکھہ لیا"
عرض کی "ہان" فرمایا "تو نے بڑے رتبے کی چیز دیکھی - یہ میرے رب کا قاصد جبرئیل
صلے اللہ علیہ وسلم سے برابر مجھے ہمسائے کے بارے مین تاکید کیا کیے یہانتک کہ
مجھے گمان ہوا کہ یہ اوسکو ترکہ دلوا دینگے"

باب ۶۹ ہمسائے کی ایذا سے گھر چھوڑ دینا

(۱۲۵) ثوبان رض نے کہا "جو دو آدمی تین دن سے زیادہ (رنجش کے سبب سے) ایک دوسرے
سے کنارہ کش ہو جاتے ہین۔ اگر وہ دونون اسی کنارہ کشی کی حالت مین مرے تو
دونون ہلاک ہوے اور جو شخص ہمسائے پر اسقدر ظلم کرے کہ وہ گھبرا کر اپنا گھر
چھوڑ دے تو وہ بھی ہلاک ہوا"

باب ۷۰ یہودی ہمسایہ

(۱۲۶) مجاہد رض نے کہا "مین عبد اللہ بن عمر رض کے پاس تھا اور اونکا غلام بکری کی
کھال کھینچ رہا تھا عبد اللہ بن عمر رض نے کہا "اے لڑکے اس سے چھٹی کر کے پہلے
میرے یہودی ہمسائے کے یہان کچھہ (گوشت وغیرہ) پہونچا دینا اسپر ایک شخص
نے اون سے کہا "خدا آپ کا بھلا کرے یہودی کے یہان؟" ابن عمر رض نے جواب
دیا "مین نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ ہمسائے کے بارے مین اسقدر
تاکید فرماتے تھے کہ ہم لوگ ڈرے کہ آپ شاید اوسکو وارث بنا دینگے"

باب ۷۱ کرم

(۱۲۷) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا "بڑے رتبے والا
آدمی کون ہے؟" آپ نے جواب دیا "جو بڑا پرہیزگار ہے خدا کے نزدیک وہی
بڑا رتبے والا ہے" لوگون نے عرض کی "ہم یہ نہین پوچھتے" آپ نے فرمایا "تو
سب سے بزرگ حضرت یوسف نبی اللہ ہین نبی اللہ کے بیٹے خلیل اللہ کے
پوتے" لوگون نے عرض کی "ہم یہ بھی نہین پوچھتے" آپ نے فرمایا "تو عرب کے
خاندانون کے بارے مین پوچھتے ہو؟" عرض کی "ہان" آپ نے فرمایا "تو جو لوگ

ایام جاہلیت مین تم مین اچھے تھے وہی اسلام لانے پر بھی اچھے ہین مگر سمجھ دار ہونا شرط ہے"

باب ۷۲ اچھے برے سب کے ساتھ احسان کرنا

(۱۲۸) محمد بن علی رضؓ نے آیہ ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ یعنی احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہوگا - کے بارے مین کہا "کہ یہ آیت نکوکار بدکار سب کے لیے دستاویز ہے"

باب ۷۳ یتیم کی پرورش کی بزرگی

(۱۲۹) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو آدمی کما کر بیواؤن اور مسکینون کی خبر لیتا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے راہ خدا مین جہاد کرنے والا - اور جیسے وہ شخص جو دن کو تو روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے"

باب ۷۴ اپنے یتیم کی پرورش کی بزرگی

(۱۳۰) حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا "میرے پاس ایک عورت آئی اوسکے ساتھ اوسکی دو بیٹیان بھی تھین اوس نے مجھ سے کچھ مانگا تو میرے پاس سے اوس کو ایک چھوہارے کے سوا کچھ نہ ملا مین نے وہ چھوہارا دیدیا تو اوس نے اوسکو اپنی دونون بیٹیون کو بانٹ دیا پھر اوٹھکر چلی گئی - پھر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر سے تشریف لائے تو مین نے آپؐ سے بیان کیا اسپر آپؐ نے فرمایا "ان بیٹیون کی فکر جسکے علاقے ہو اور وہ انکے ساتھ احسان کرتا رہے تو وہ لڑکیان اوسکے اور دوزخ کے درمیان مین پردہ ہو جائینگی"

باب ۷۵ جس لڑکے کے مان باپ نہون اوسکی کفالت

(۱۳۱) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ کی اونگلی اور کلمے کی اونگلی دکھا کر فرمایا کہ "مین اور یتیم کا خبر گیر آدمی بہشت مین اسطرح ہونگا جیسے یہ دونون دو انگلیان ہین"

(۱۳۲) حسن رضؓ نے کہا "ابن عمر رضؓ کے کھانے مین ایک یتیم بھی ساتھ ہوا کرتا تھا ایک روز اونھون نے کھانا منگوایا اور اوس لڑکے کو ڈھونڈوایا تو وہ نہ ملا جب ابن عمر رضؓ

کھانا کھا چلے تو وہ لڑکا بھی آگیا۔ تب ابن عمر رضؓ نے اوسکے لیے کچھہ کھانا مانگا لیکن گھر مین کچھہ نہ تھا تب آپ ستّو اور شہد لے آئے اور کہا "ہان اِسیکو کھالے۔ قسم خدا کی تیرا کچھہ نقصان نہین ہوا" حسن رضؓ کہتے تھے "قسم خدا کی ابن عمر رضؓ کا بھی کچھہ نقصان نہین ہوا"

(۱۳۳۳) حدیث (۱۳۳۱) بتفاوت الفاظ۔

(۱۳۳۴) ابو بکر بن حفص رضؓ نے کہا "عبد اللہ کے کھانے مین کوئی یتیم ضرور ساتھہ ہوتا تھا"

باب ۷۶ جس گھر مین یتیم رہتا ہو اور اوسکے ساتھہ سلوک کیا جاتا ہو اوس گھر کی خوبی

(۱۳۳۵) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مسلمانون مین اچھے سے اچھا وہ گھر ہے جہان کوئی یتیم لڑکا ہو اور اوسکے ساتھہ اچھا سلوک کیا جائے۔ اور علیٰ ہذا القیاس مسلمانون مین بُرے سے بُرا وہ گھر ہے جہان کوئی یتیم ہو اور اوسکے ساتھہ بدسلوکی کی جاتی ہو۔ مین اور یتیم کا خبرگیر جنت مین ان دونون کی طرح ہونگا" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو اونگلیون سے اشارہ کرکے بتا بھی دیا۔

باب ۷۷ یتیم کے ساتھہ مہربان باپ کی طرح ہو رہنا

(۱۳۳۶) داؤد رضؓ نے کہا "یتیم کے ساتھہ مہربان باپ کی طرح ہو رہ۔ اور جان رکھہ کہ جیسا بوئیگا ویسا ہی کاٹے گا۔ اور توانگری کے بعد فقیری کیا ہی بُری ہے۔ اور ہدایت کے بعد گمراہی اوس سے بھی بُری ہے۔ اور اپنے یار سے وعدہ پورا کیا کر نہین تو تیرے اور اوسکے درمیان عداوت ہوجائیگی۔ اور جو رفیق ایسا ہو کہ جو بات تجھے خیال ہو اوسمین تیری مدد نہ کرے۔ اور جو بات تو بھول جاے وہ یاد نہ دلائے ایسے رفیق سے خدا کی پناہ مانگا کر"

(۱۳۳۷) حسن رضؓ نے کہا "مین نے مسلمانون کا ایک زمانہ دیکھا کہ آدمی صبح کو اوٹھتا تو اپنے گھر والون سے پکار کر کہدیتا۔ اے میرے لوگ! اپنے یتیم کی خبر لینا اپنے یتیم کی خبر لینا۔ اے میرے لوگ! اپنے مسکین کی خبر لینا

اپنے مسکین کی خبر لینا۔ اے میرے لوگ! اے میرے لوگ! اپنے ہمسائے کی خبر لینا اپنے ہمسائے کی خبر لینا اور زمانے نے تمہارے اچھون کے ساتھ جلدی کی۔ اور تم روزانہ بتر ہوئے جاتے ہو"
حسن رضؓ اپنے وقت کے لوگون کا حال، بیان کرنے لگے کہ "جسکو چاہو دیکھ لو تین ہزار مال ناجائز طور پر حاصل کرکے دوزخ مین گھسا جاتا ہے خدا اوسے ہلاک کرے خدا کے یہان کا اپنا حصہ تھوڑا کر دام پر پیچ ڈالا اور جاہو تو (یہ بھی) دیکھ لو کہ شیطان کی راہ اختیار کر لی ہے اور مال ضائع کر رہا ہے نہ اوسکو خود اپنے جی سے نصیحت ہوتی ہے نہ اور کوئی اوسکو سمجھاتا ہے"

(۱۳۸) اسماء بن عبید رضؓ نے کہا "مین نے ابن سیرین رضؓ سے کہا کہ "میرے یہان ایک یتیم ہے" اونھون نے کہا "جو سلوک اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے وہی اوسکے ساتھ بھی کر جیسی مار اپنے لڑکے کو مارتا ہے ویسی ہی اوسے بھی مار"

باب ۷۸ جو عورت اپنے (یتیم) بچے پر قناعت کر کے پھر نکاح نہ کرے اوسکی بزرگی

(۱۳۹) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مین اور جس عورت کا رنگ جھانوا لا پڑگیا ہو (یعنی) بیوہ ہوگئی پھر یتیم بچے (کی خدمت) پر صبر کر کے بیٹھ گئی بہشت مین ان دونون (او نگلیون) کی طرح ہون گے"

باب ۷۹ یتیم کی چشم نمائی

(۱۴۰) شمیسہ عتکیہ رضؓ نے کہا "حضرت عائشہ رضؓ کے پاس یتیم کی گوشمالی کا ذکر آیا تو اونھون نے فرمایا "مین تو یتیم کو وہین تک مارتی ہون جہان تک وہ خوش رہے"

باب ۸۰ جسکی اولاد مرے اوسکی بزرگی

(۱۴۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس کسی مسلمان کے تین لڑکے مرگئے قسم اوتارنے بھر کے سوا (دوزخ کی) آگ اوسکے پاس بھی نہین آویگی"
(۱۴۲) ابوہریرہ رضؓ نے کہا "ایک عورت ایک لڑکے کو لیے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگی "تین تو مین دفن کر چکی ہون اب اس بچے کے حق مین دعا فرمائیے" آپ نے فرمایا "تو نے مضبوط پگار (گھیرا)

آگ سے اپنا بچاؤ کیا"

(۱۴۳) خالد عبسی رضؓ نے کہا "میرا ایک بیٹا مرگیا اوسکے مرنے کا مجھے سخت صدمہ ہوا تو ہمنے ابوہریرہ رضؓ سے پوچھا کہ "آپ نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی کوئی بات بھی سُنی ہے جس سے ہمارے دلون کو مُردون کا صدمہ نہ ہوا کرے" ابوہریرہ رضؓ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تمہارے بچے (جو مرجاوین) بے روک تمام بہشتون کی سیر کرتے پھرینگے"

(۱۴۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جسکے تین لڑکے مرجاوین پھر وہ ثواب سمجھکر (صبر کرے) تو وہ بہشت مین جائیگا" ہم لوگون نے عرض کی "یا رسول اللہ اور اگر دو ہی مرین" آپ نے فرمایا "دو مرین تب بھی" محمود رضؓ راوی کہتے ہین "مین نے جابر رضؓ سے کہا "قسم خدا کی مین تو سمجھتا ہون کہ اگر تم لوگ ایک لڑکے کے مرنے کو پوچھتے تو اوس مین بھی آپ یہی فرماتے" جابر رضؓ نے جواب دیا "قسم خدا کی مین بھی یہی سمجھتا ہون"

(۱۴۵) حدیث نمبر ۱۴۲-

(۱۴۶) ابوہریرہ رضؓ نے کہا "رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین ایک عورت حاضر ہوکر عرض کرنے لگی کہ "ہم لوگ (عورتین) آپ کے (معمولی) جلسون مین حاضر ہو نہین سکتے تو ایک دن ہم لوگون کے لیے بھی ٹھیرا دیجیے کہ اوس دن حضور مین حاضر ہون" اس پر آپ نے اوسے کسی کے مکان پر بلا دیا پھر آپ بھی اوس وعدے کے بموجب وہان تشریف لائے تو باتون بات مین آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "جس کسی عورت کے تین بچے مرجاوین اور وہ ثواب سمجھکر (اون پر صبر کرے) تو ضرور بہشت مین جائیگی" اسپر ایک عورت نے عرض کی "یا دو ہی مرین" آپ نے فرمایا "یا دو ہی مرین" سہیل رضؓ راوی حدیث کے بارے مین بہت تشدد کرتے تھے اور یاد ہی رکھتے تھے کسی کی قدرت نہ تھی کہ اونکے سامنے لکھ سکے"

(۱۴۷) ام سلیم رضؓ نے کہا "ایک دن مین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر

تھی تو آپ نے فرمایا "ام سلیم جن دو مسلمان (میان بیوی) کے تین لڑکے
مرجاوین اللہ تعالیٰ اون لڑکون پر مہربانی فرماکر ضرور اون دونون کو بہشت مین
داخل کریگا" مین نے عرض کی "اور دو ہی مرین؟" آپ نے فرمایا "تب بھی"

(۱۴۸) حضرت ابوذر رض مشک لٹکائے ہوئے تھے اسی حال مین صعصعہ رض اون سے
ملے پوچھا "ابوذر! لڑکے کے غم مین تمہارا کیا حال ہے؟" ابوذر رض بولے "کیا تمھین حدیث نہ سناؤن؟"
(صعصعہ رض کہتے ہین) مین نے کہا "ہان" بولے "مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے تین نابالغ لڑکے مرجائین اللہ تعالیٰ اون
لڑکون پر مہربانی فرماکر اوسکو ضرور بہشت مین داخل کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کو
آزاد کرے اللہ تعالےٰ اوسکے ہر ہر بدن کے عوض آزاد کرنے والے کے ہر ہر بدن کو
(آگ سے) چھڑا دے گا"

(۱۴۹) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جسکے تین نابالغ لڑکے مرجاوین اللہ
تعالےٰ اوس شخص کو اور اون لڑکون کو اپنی رحمت سے بہشت مین داخل فرمائیگا"

باب ۸۱ حمل گرنے کا ثواب

(۱۵۰) سہل بن الحنظلیہ رض اون صحابیون مین ہین جنھون نے (معاملہ حدیبیہ مین) بیعت
تحت الشجرہ کی تھی ان کے کوئی لڑکا نہین ہوتا تھا تو وہ کہنے لگے۔ کہ ہم کو ساری دنیا اور
دنیا کی سب چیز مل جانے سے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ اس حالت اسلام مین
میرا کوئی حمل ہی ضائع ہوجائے کہ مین اوسکے ثواب کا مستحق ہوجاؤن"

(۱۵۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رض سے پوچھا "تم مین کس شخص کو
اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہے؟" صحابہ رض نے عرض کی "یا رسول اللہ!
ہم لوگون کو تو اپنا ہی مال ورثہ کے مال سے زیادہ پیارا ہے" اس پر آپ نے فرمایا "ایسا
نہین ہے بلکہ تم ہر ایک کو وارث ہی کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہے۔ تمہارا مال
تو وہ ہے جو تم خرچ کر ڈالو اور جو کچھ بچا رکھتے ہو وہ وارث کا مال ہے" اسی بیان مین
آپ نے فرمایا "تم لوگ رقوب کسکو کہتے ہو؟" عرض کی "رقوب تو وہ ہے جسکے کوئی

لڑکا نہ ہو"، آپؐ نے فرمایا "نہین بلکہ رقوب وہ ہے جسکی کوئی اولاد اوسکے سامنے نہ مرگئی
ہو"، اور آپؐ نے فرمایا "تم لوگ کشتی باز کسے کہتے ہو؟"، عرض کی "کشتی باز تو وہی ہے
جسے لوگ پچھاڑ نہ سکین"، فرمایا "نہین بلکہ اُستاد کشتی باز وہ شخص ہے جو غصے مین
اپنے کو سنبھال رکھے"

باب ۸۲ نیک خلقی

(۱۵۲) حضرت علی رضؓ نے فرمایا "جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (مرض الموت مین)
ذی فراش ہوے آپؐ نے مجھسے فرمایا "علی! میرے پاس ایک صحیفہ لے آو ہم اوس مین
کچھ لکھدین کہ میری امت گمراہ نہ ہو"، تو مجھے یہ خوف ہوا کہین دوسرا کوئی نہ مجھپر
سبقت کرے تو مین نے عرض کی کہ "صحیفے کی کیا حاجت ہی صحیفے سے زیادہ تو میرا حافظہ
ہی" اور آپؐ کا سر مبارک میرے ہاتھ اور بازو کے درمیان تھا - آپؐ دربارہ نماز اور زکوۃ
اور لونڈی غلام کے تاکید فرماتے رہے - یہان تک کہ آپؐ کا انتقال ہوگیا -
راوی کہتا ہے کہ حضرت علی رضؓ کو اس بات پر گواہی دینے کا حکم فرمایا کہ "خدا کے سوا کوئی معبود نہین
اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اوسکے بندے اور رسول ہین" ان دو باتون کی گواہی دینے والا دوزخ پر حرام ہے"
(۱۵۳) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "دعوت قبول کیا کرو - اور ہدیہ واپس
نہ کیا کرو - اور مسلمانون کو مارا نہ کرو"
(۱۵۴) علی صلوات اللہ علیہ نے فرمایا "آخر کلام نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
یہی تھا "نماز (کا خیال رکھو) نماز (کا خیال رکھی) لونڈی غلام کے بارے مین خدا
سے ڈرا کرو"

باب ۸۳ بدخلقی

(۱۵۵) ابو درداء رضؓ لوگون سے کہا کرتے "بیطار لوگ جسقدر جانورون کا حال
پہچان لیتے ہین اوس سے زیادہ ہم تمہارا حال پہچانتے ہین - ہمنے تمہارے اچھون
بُرون کو پہچان لیا - جس سے بھلائی کی امید ہو اور برائی سے امن ہو وہ تو اچھا
ہے - اور جس سے بھلائی کی امید نہو اور برائی سے امن نہو اور اوسکا مکاتب غلام آزاد نہ کیا جاوے وہی برا ہے"

بیطار جانورون کا علاج کرنے والا

(۱۵۶) ابوامامہ رضہ کہتے ہین ”جو شخص داد دہش نہ کرے - اور منزل پر اکیلے کھانا کھایا کرے - اور اپنے غلام کو مارپیٹ کیا کرے وہی (کنود) ناشکرا ہے“

(۱۵۷) حسن رضہ نے کہا ”ایک شخص نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اونٹ پر پانی لاد کر لے آوے مگر غلام سو گیا اسپر اوس شخص نے آگ کا ایک شعلہ لیکر غلام کے منہ پر ڈال دیا کہ وہ غلام (گھبرا کر) کنوین مین گر پڑا - پھر صبح کو وہ غلام حضرت عمر رضہ کے پاس حاضر ہوا آپ نے جب اوسکی صورت دیکھی تو اوسکو آزاد کر دیا“

باب ۸۴ دیہاتیون کے ہاتھ خادم کو بیچ ڈالنا

(۱۵۸) عمرہ رضہ نے کہا ”حضرت عائشہ رضہ نے اپنی ایک لونڈی کو مدبر کیا[عله] اسکے بعد حضرت عائشہ رضہ کچھ بیمار ہوئین تو اونکے بھانجون نے قوم زط کے ایک طبیب سے اونکا حال پوچھا اوس نے کہا ”جن بی بی کا تم حال بیان کرتے ہو اون پر جادو ہوا ہے اون کی لونڈی نے جادو کیا ہے“ پھر اسکی خبر حضرت عائشہ رضہ کو ہوئی تو آپ نے اوس سے پوچھا ”تو نے مجھپر جادو کیا ہے؟“ اوس نے کہا ”ہان“ تب حضرت عائشہ رضہ نے کہا ”کیون - جادو کیون کیا اچھا اب کبھی تجھکو چھٹکارا نہ ہوگا“ پھر حضرت عائشہ رضہ نے حکم دیا کہ ”اسکو عرب کے بدمعاش لوگون کے ہاتھ بیچ ڈالو“

باب ۸۵ خادم سے درگزر کرنا

(۱۵۹) ابوامامہ رضہ نے کہا ”نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ دو غلام بھی تھے اون مین سے آپ نے ایک (غلام) علی صلوات اللہ علیہ کو دیکر فرمایا کہ ”اسکو مارنا نہین - مین نمازیون کو مارنے سے منع کیا گیا ہون - اور یہ جب میرے پاس آیا ہے مین نے اسکو نماز پڑھتے دیکھا ہے“ اور دوسرا (غلام) ابوذر رضہ کو دیکر فرمایا کہ ”اسکے ساتھ نیکی کرنا“ تب ابوذر رضہ نے اوسکو آزاد کر دیا (کچھ دنون کے بعد) آپ نے پوچھا کہ ”(وہ غلام) کیا ہوا؟“ ابوذر رضہ نے عرض کی ”آپ نے اوسکے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا تھا مین نے اوسکو آزاد کر دیا“

(۱۶۰) انس رضہ کہتے ہین ”نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور آپکے

[عله] یعنی اپنی وفات کے بعد آزاد ہو جانیکی شرط کی ۱۲

پاس کوئی خادم نہ تھا ابوطلحہ رضہ مجھے پکڑکر آپؐ کے پاس لے گئے اور کہا کہ "اے نبی اللہ! انس عاقل لڑکا ہے یہ آپ کی خدمت کریگا" انس رضہ کہتے ہین "مین نے آپؐ کی خدمت سفر مین بھی کی اور حضر یعنی مدینے مین بھی یہان تک کہ آپؐ نے انتقال فرمایا۔ کبھی ایسا نہین ہوا کہ مین نے کوئی کام کیا ہو اور آپؐ نے فرمایا ہو کہ "تو نے اسکو یون کیون کیا" اور نہ کبھی ایسا ہوا کہ مین نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپؐ نے فرمایا ہو کہ "تو نے اسکو یون کیون نہ کیا"

باب ۸۶ غلام کا چوری کرنا

(۱۶۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اگر غلام چوری کرے تو اوسکو بیچ ڈالو اگرچہ اوسکی قیمت نش (بیس درم) ملے۔ ابوعبد اللہ رح نے کہا "نش (ایک وزن ہے جو) بیس درم کا ہوتا ہے۔ اور نواۃ پانچ درم کا۔ اور اوقیہ چالیس درم کا"

باب ۸۷ خادم سے قصور ہونا

(۱۶۲) لقیط بن صبرہ رضہ نے کہا "مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوا اور اوسی وقت چرواہا چراگاہ مین ایک بکری کا بچہ بھی لیتا ہوا آیا (آپؐ نے فرمایا اب اسکی جگہ ایک بکری ذبح کر ڈال) پھر مجھسے فرمانے لگے ایسا خیال نہ کرنا (کہ مین نے تیرے لیے بکری ذبح کرنے کا حکم دیا بلکہ) میرے پاس سو بکریان ہین اور مجھے اس سے بڑہانا منظور نہین ہے تو جب چرواہا کوئی نیا بچہ لاتا ہے تب مین اوسکی جگہ ایک جانور ذبح کرا دیتا ہون (کہ سو کی سو رہین) اور باتون مین آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ بی بی کو لونڈی کی طرح نہ مارا کر اور (وضو مین) پانی ناک مین اچھی طرح لیا کر بشرطیکہ روزہ دار نہ ہو"

باب ۸۸ خادم کو کچھ رکھنے کو دے تو بدگمانی کے خوف سے اوس پر مہر کرنا

(۱۶۳) ابوالعالیہ رضہ نے فرمایا "ہم لوگون کو حکم ہوتا تھا کہ خادم کو کچھ رکھنے کو دین تو (مہر کرنے کی چیز پر) مہر کر دین اور (ناپنے کی چیز کو) ناپ لین اور (گننے کی چیز کو) گن لین تا کہ اونکو بُری عادت نہ پڑے یا ہم مین سے کوئی بدگمانی نہ کرے"

باب ۸۹ خادم کو کچھ رکھنے کو دے تو بدگمانی کے خوف سے اوسکو گن لینا

۳۹

نوٹ: ملے اور کی عبارتین فقرہ کے ربط کے لیے ابو داود سے ترجمہ کیا ہے ۱۲

(۱۶۴) سلمان رضہ نے کہا "خادم پر بدگمانی ہونے کے خوف سے مین گوشت کی ہڈیان گِن لیتا ہون"

(۱۶۵) وہی حدیث فقط بعض لفظون کی کمی ہے۔

باب ۹۰
خادم کی سزا

(۱۶۶) عبداللہ بن عمر رضہ نے اپنے غلام کو سونا یا چاندی دے کر توڑا اُنے کو بھیجا تو اوس نے اوس مین دیر کی جب وہ آیا تو عبداللہ بن عمر رضہ نے اوسکو خوب زور زور سے کوڑے لگائے اور فرمایا کہ "جاکر میرا مال پھیر لا اور اوس کو نہ توڑا"

(۱۶۷) ابومسعود رضہ نے فرمایا "مین اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا تو پیچھے سے ایک آواز سُنی کہ "اے ابومسعود! خبردار تجھے جسقدر اِسپر اختیار ہے اوس سے زیادہ خدا کو تجھپر اختیار ہے" پھر کر دیکھا تو حضرتؐ کو پایا۔ مین نے کہا "اے رسول اللہ یہ اللہ کی راہ پر آزاد ہے" آپؐ نے فرمایا "جان رکھ کہ اگر (آزاد) نہ کرتا تو تجھے آگ جلا ہی ڈالتی"

باب ۹۱
یہ نہ کہ کہ اللہ اوسکے چہرے کو بگاڑ دے

(۱۶۸) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ اوسکے چہرے کو بگاڑ دے"

(۱۶۹) ابوہریرہ رضہ نے فرمایا "تم لوگ یہ ہرگز نہ کہو کہ اللہ اوسکے چہرے کو بگاڑ دے یا جو اوسکے مشابہ ہو اوسکے چہرے کو بگاڑ دے کیونکہ اللہ پاک نے آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی شکل پر پیدا کیا ہے"

باب ۹۲
چہرے پر مارنے سے بچتے رہنا

(۱۷۰) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب تم مین سے کوئی اپنے خادم کو مارے تو چہرے پر مارنے سے بچتا رہے"

(۱۷۱) جابر رضہ نے کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے داغا ہوا ایک

جانور گزرا اوسکے دونون نتھنون سے دھوان اوٹھ رہا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اس کام کے کرنے والے پر خدا کی لعنت ہے۔ منہ پر ہرگز کوئی داغ نہ دے اور نہ منہ پر مارے"

باب ۹۳ غلام کو طمانچہ مارے تو اوسے آزاد بھی کرے مگر یہ کچھ ضروری بات نہین ہے

(۱۷۲) ہلال بن یساف رضؓ نے کہا "ہم سوید بن مقرن رضؓ کے مکان مین کپڑا بیچ رہے تھے اتنے مین ایک لونڈی مکان سے نکلی اور کسی مرد سے کچھ بولی اسپر اوس نے لونڈی کو طمانچہ مارا تو سوید بن مقرن رضؓ نے اوس مرد سے کہا "این۔ تو نے اوسکے منہ پر مار دیا مجھے اپنا معاملہ یاد ہے ہم سات بھائیون کے درمیان مین خدمت کرنے والی بس ایک ہی لونڈی تھی۔ کسی بھائی نے اوس لونڈی کو طمانچہ مارا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو حکم دیا کہ "اوس خادمہ کو آزاد کر دو"

(۱۷۳) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ لگا دے یا قصور سے بڑھکر سزا کرے تو اوس زیادتی کا کفارہ یہی ہے کہ بس اوس غلام کو آزاد کر دے"

(۱۷۴) یحییٰ بن سوید بن مقرن رضؓ نے کہا "مین نے ایک مشترک غلام کو طمانچہ مارا۔ بس وہ بھاگ گیا۔ تب مجھے میرے باپ نے بلا کر کہا "ہاتھ سمیٹے رہا کرو۔ ہم لوگ اپنے باپ مقرن کے سات لڑکے تھے ہم سب مین ایک ہی لونڈی تھی اوسکو کسی بھائی نے طمانچہ مارا اسکا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین ہوا تو آپؐ نے فرمایا "اون لوگون سے کہو کہ اوسے آزاد کر دین۔ تب آپؐ کو اطلاع کی گئی کہ اون لوگون کے پاس سوائے اوسکے اور کوئی خادم نہین ہے۔ آپؐ نے فرمایا "خیر تو ابھی اوس سے خدمت لین مگر جب فراغت ہو تو اوسکو آزاد کر دین"

(۱۷۵) سوید بن مقرن رضؓ کے سامنے ایک شخص نے اپنے غلام کے منہ پر مارا تو سوید بولے "این۔ تم جانتے نہین کہ چہرہ بڑی عزت و حرمت والی چیز ہے مجھے اپنا قصہ یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین ہم سات بھائیون مین ایک ہی لونڈی تھی کسی بھائی نے اوسکو طمانچہ مارا تو آپؐ نے ہم لوگون کو حکم دیا "کہ اوسے آزاد کر دو"

سن ۵ بن نعمۃ
نکار ہے اور
خصیبن بیوت
سن ہن ۱۱

(۱۷۶) زاذان رضؓ نے کہا "ہم لوگ ابنِ عمر رضؓ کے پاس تھے۔ اونہون نے اپنے اوس غلام کو بلایا جسکو اونہون نے مارا تھا اوسکی پیٹھ کھول کر دیکھی اور پوچھا کہ "تجھے کچھ تکلیف ہے؟" کہا "نہین" پھر اوسے آزاد کر دیا۔ پھر زمین پر سے ایک تنکا اوٹھا کر کہنے لگے "اسکے آزاد کرنے مین مجھے اس تنکے برابر بھی ثواب نہ ہوگا" مین نے عرض کی "ابو عبد الرحمن! آپ ایسا کیون فرماتے ہین؟" کہنے لگے "مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص اپنے لونڈی غلام کی قصور سے بڑھکر سزا کرے یا مونہہ پر مارے اوس کا یہی کفارہ ہے کہ اوسے آزاد کردے"

باب ۹۴ غلام پر زیادتی کرنے کا بدلا

(۱۷۷) عمار بن یاسر رضؓ نے کہا "جو کوئی اپنے غلام پر بے قصور مار پیٹ کریگا قیامت مین اوس سے بھی بدلا لیا ہی جائیگا"

(۱۷۸) ابو لیلی رضؓ نے کہا "سلمان رضؓ باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہین کہ جانور کا دانہ۔ دانہ[۱] رکھنے کی چیز سے گر رہا ہے۔ اسپر اپنے خادم سے کہنے لگے "اگر مجھے خدا کے بدلا لینے کا خوف نہ ہوتا تو مین تیری خوب سزا کرتا"

(۱۷۹) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "حقدارون کے حق ضرور دلوائے جائینگے سینگ والی بکری سے بے سینگ والی کا بدلہ تک لیا جائے گا"

(۱۸۰) اُم سلمہ رضؓ نے فرمایا "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے یہان تشریف رکھتے تھے آپ نے اپنی یا ام سلمہ رضؓ کی لونڈی کو پکارا اوس نے آنے مین اِس قدر دیر کی کہ آپ کے چہرۂ مبارک پر غصہ نمایان ہوگیا تو ام سلمہ رضؓ پردے کے پاس گئین تو کیا دیکھا کہ لونڈی کھیل رہی ہے آپ ایک مسواک لیے ہوئے تھے آپ (اوسے دکھا کر) فرمانے لگے "اگر قیامت کے دن بدلے کا خوف نہوتا تو مین تجھے اسی مسواک سے مارتا"

محمد بن ہیثم رضؓ کی روایت مین اتنا زیادہ ہے۔ کہ وہ لونڈی بھیڑ کے بچے سے کھیل رہی تھی مین جب اوسکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائی تو عرض کی "یا رسول اللہ یہ تو قسم کھاتی ہے کہ مین نے آپ کی آواز سُنی ہی نہین۔ ام سلمہ رضؓ نے کہا "اور

[۱] حدیث مین لفظ (آبری) آیا ہے جسکے معنی (دانہ رکھنے کی جگہ) لونڈی وغیرہ کی قسم سے معلوم ہوتا ہے ۱۲

آپ کے ہاتھہ مین ایک مسواک تھی"

(۱۸۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص مار پیٹ کرے گا قیامت مین اوس سے پورا بدلا لیا جائے گا"

(۱۸۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص مار پیٹ مین زیادتی کرے گا قیامت کے دن اوس سے پورا بدلا لیا جائے گا"

باب ۹۵ جو کپڑا آپ پہنے وہی غلامون کو بھی پہنانا

(۱۸۳) عبادہ بن الولید رضؓ نے کہا "ہم اور ہمارے باپ انصار کے اس خاندان مین علم حاصل کرنے کو اوس وقت آئے جبکہ اونکا جتھا قائم تھا تو ہم لوگ پہلے پہل جس سے ملے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ابو الیسر رضؓ تھے اونکے ساتھہ اونکا ایک غلام بھی تھا - ایک چادر اور ایک معافری ابو الیسر رضؓ خود پہنے ہوے تھے اور ایک چادر ایک معافری اونکا غلام پہنے ہوے تھا - مین نے اونسے عرض کی "چچا! اگر غلام کی چادر آپ لے لیتے اور اپنی معافری اوسے دے دیتے یا اپنی چادر اوسے دیتے اور اوسکی معافری آپ خود لے لیتے تو آپ کے پاس اور اوسکے پاس ایک ایک خاصہ حلّہ ہو جاتا" اونھون نے میرے سر پر ہاتھہ پھیرا اور دعا دی کہ "یا اللہ! اِس (لڑکے) مین برکت دے" "بھتیجے! سنو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری اِن دونون آنکھون نے دیکھا ہے اور میرے اِن دونون کانون نے آپ کی باتین سُنی ہین اور جس رگ سے دل لگا ہوا ہے اوسکی طرف اشارہ کرکے بولے کہ "میرے دل نے اوس بات کو یاد رکھا ہے" آپ نے فرمایا "جو کچھہ خود کھاؤ وہی غلامون کو بھی کھلاؤ - اور جو کچھہ آپ پہنو وہی غلامون کو بھی پہناؤ - غلام میری نیکیون کو قیامت کے دن لیلے اِس سے تو ہم پر یہی آسان ہے کہ دنیا کے مال سے اوسکو دے ڈالکر ہم اپنی چھٹی کرلین"

(۱۸۴) جابر بن عبد اللہ رضؓ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لونڈی غلامون پر مہربانی کرنے کی بہت تاکید فرمایا کرتے اور فرماتے جو خود کھاؤ وہی اونکو بھی کھلاؤ اور جو آپ پہنو وہی اونہین بھی پہناؤ اور اللہ عز وجل کی مخلوق کو نہ ستاؤ"

باب ٩٦ غلامون کو گالی دینا

(١٨٥) معرور بن سویدؓ نے کہا "مین نے ابو ذر صحابیؓ کو دیکھا کہ ایک حلہ خود پہنے ہوئے ہین اور (ویسا ہی) ایک حلہ اونکا غلام پہنے ہوے ہے۔ مین نے اونسے اس (مساوات) کا سبب پوچھا تو اونہون نے جواب دیا کہ "مین نے کسی (غلام) کو گالی دی اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میری شکایت کی تو آپ نے مجھسے فرمایا "اِس تو نے اوسے ماں کا طعنہ دیا۔ مین نے عرض کی "ہان"۔ تب آپ نے فرمایا "یاد رکھو یہ تمھارے بھائی ہین جو تمھارے غلام بنا دیے گئے ہین۔ اللہ تعالیٰ نے انھین تمھارے بس مین کر دیا ہے تو جسکا کوئی بھائی اوس کے بس مین ہو وہ جو خود کھائے وہی اوسے بھی کھلائے اور جو خود پہنے وہی اوسے بھی پہنائے اور اونکی طاقت سے بڑھے ہوے کام اون سے نہ لیا کرو اور اگر کوئی سخت کام اونسے لینا چاہو تو اون کی مدد بھی کیا کرو"۔

باب ٩٧ کام مین غلام کی مدد کرنا

(١٨٦) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تمھارے غلام بھی تمھارے بھائی ہی ہین اون پر مہربانی رکھا کرو مشکل کامون مین اون سے مدد لو اور تم اونکی مدد کرو"۔

(١٨٧) ابو ہریرہ رضؓ نے کہا "تم لوگ اپنے خادم کی مدد کیا کرو کیونکہ اللہ کا خادم بھی ناامید نہین ہوتا"۔

باب ٩٨ غلام کو اوسکی طاقت سے زیادہ کام کا حکم

(١٨٨) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "غلام کا کھانا کپڑا (آقا کے) ذمے ہے۔ اور جو کام اوسکی طاقت سے زیادہ ہو اوس سے نہ لیا جاے"۔

(١٨٩) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "غلام کا کھانا کپڑا آقا کے ذمے ہے مگر کام وہی کرے گا جو اوس سے ہو سکے گا"۔

(١٩٠) معرورؓ نے کہا "ہم لوگ ابو ذر صحابی رضؓ کے پاس آنکلے۔ دیکھا کہ جو کپڑا وہ خود پہنے ہوے ہین ویسا ہی حلہ اونکا غلام بھی پہنے ہوے ہے۔ تو ہم لوگون نے کہا "اگر یہ کپڑا آپ لے لیتے اور غلام کو دوسرا دے دیتے تو خاصہ حلہ ہو جاتا۔ ابو ذر رضؓ نے کہا "نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تمہارے بھائیوں کو اللہ نے تمہارے بس مین کر دیا ہے۔ تو جس کا بھائی اوس کے بس مین پڑ جائے وہ جو خود کھائے وہی اوسے بھی کھلائے۔ اور جو خود پہنے وہی اوسے بھی پہنائے۔ اور ایسا حکم نہ دے جو اوس سے نہ ہو سکے اور دے تو اوس کی مدد بھی کرے"

باب ۹۹ غلام اور خدمتگار کی ذات مین خرچ کرنا

(۱۹۱) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم جو خود کھاتے ہو یا لڑکے کو کھلاتے ہو یا بی بی کو کھلاتے ہو یا نوکر چاکر کو کھلاتے ہو سب مین صدقے کا ثواب ہے"

(۱۹۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اچھے سے اچھا صدقہ وہ ہے کہ آدمی خود مفلس نہو جائے۔ اور اوپر کا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے کے ہاتھ (یعنی لینے والا) سے بہتر ہے۔ اور پہلے اوس کو دے جس کا خرچ تیرے علاقے ہے۔ جورو کہیگی "ہمارا خرچ دے یا طلاق دے" غلام کہیگا "میرا خرچ دے یا مجھے بیچ ڈال" لڑکا کہیگا "ہمین کس پر چھوڑ دیا"

(۱۹۳) ابو ہریرہ رضؓ نے کہا "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ دینے کا حکم کیا۔ ایک شخص نے عرض کی "میرے پاس ایک دینار ہے" آپؐ نے فرمایا "اپنی ذات مین خرچ کر" اوس نے عرض کی "میرے پاس اور ہے" فرمایا "اپنی بی بی کی ذات مین خرچ کر" عرض کی "میرے پاس اور ہے" فرمایا "اپنے نوکر چاکر مین خرچ کر۔ پھر تو آپ تجویز کرے"

باب ۱۰۰ اگر غلام کے ساتھ کھانا منظور نہو

(۱۹۴) ابن جریج رضؓ نے کہا "ابن زبیرؓ حضرت جابرؓ صحابی سے خدمتگار کے بارے مین پوچھتے تھے کہ "جب خادم کھانا پکانے کی مشقت اور گرمی اوٹھاوے تو اوسکے بارے مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا یہ فرمایا ہے کہ آقا اوسے بھی (ساتھ کھانے پر) بلا لے؟" جابر رضؓ نے کہا "ہان پھر اگر (اوس وقت) خادم کا ساتھ کھانا منظور نہو تو ایک لقمہ اوس کے ہاتھ ہی مین دے دے"

(۱۹۵) جابر رضہ نے کہا "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلامون پر مہربانی کرنے کی بہت تاکید فرماتے اور فرماتے "جو خود کھاؤ اوس مین سے خادم کو بھی کھلاؤ۔ اور جو خود پہنو اوس قسم کا کپڑا اونکو بھی پہناؤ۔ اور خلق اللہ کو نہ ستاؤ"

باب ۱۰۲ کھانے لگے تو کیا خدمتگار کو بھی ساتھ بٹھالے؟

(۱۹۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "خادم جب کسی کا کھانا لاوے تو اوسے بھی بٹھالینا چاہیے۔ اگر خادم قبول نہ کرے تو کھانے مین سے کچھہ اوسے دے ہی دے"

(۱۹۷) ابو محذورہ رضہ نے کہا "مین حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ کہ صفوان بن امیہ رضہ کملی مین ایک بڑی قاب چند آدمی سے اٹھوائے ہوئے لوالائے اون سبھون نے اوس کو حضرت عمر رضہ کے سامنے رکھدیا پھر حضرت عمر رضہ نے چند مسکینون اور غلامون کو جو اونہین گھیرے بیٹھے تھے بُلایا۔ پھر سب نے مل کر حضرت عمر رضہ کے ساتھہ کھایا۔ پھر حضرت عمر رضہ اوس وقت بولے "اللہ اوس قوم کا بُرا کرے جو اپنے غلامون کے ساتھہ کھانے سے انکار رکھتے ہین"۔ اس پر صفوان رضہ نے کہا "سُنیئے قسم خدا کی ہم لوگ اون سے انکار نہین رکھتے۔ ترجیح البتہ دیتے ہین۔ کیونکہ قسم خدا کی اچھا کھانا ہم کو اس قدر میسر نہین آتا کہ خود بھی کھائین اور اونہین بھی کھلائین"

باب ۱۰۳ آقا کا خیر خواہ غلام

(۱۹۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو غلام اپنی سرکار کی بھی خیر خواہی کرے۔ اور پروردگار کی عبادت بھی اچھی طرح کرے اوسکو دوہرا ثواب ملیگا"

(۱۹۹) صالح بن حی رضہ نے کہا "ایک شخص نے عامر شعبی رضہ سے کہا "اے ابو عمر دائم لوگون مین تذکرہ ہوتا ہے۔ کہ کوئی لونڈی کو آزاد کرکے اوس سے نکاح کرلے۔ اوسکی مثال ایسی ہے جیسے بیت اللہ کی منت والے اونٹ پر سوار ہو۔ عامر رضہ نے کہا کہ "ابو بردہ رضہ مجھسے اپنے باپ کی کہی کہتے تھے کہ "اون لوگون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تین شخصون کے لیے دوہرا ثواب ہے۔ جو

اہل کتاب اپنے نبی پر بھی ایمان لاوے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایمان لاوے
اوسکو دوہرا ثواب ہے۔ اور جو غلام اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی
ادا کرے۔ اور جس آدمی کے پاس کوئی لونڈی ہے وہ اوس سے ہم صحبت ہوتا ہے
اوسکو اچھی طرح ادب تمیز سکھاوے۔ اور اچھی طرح دین کی بات تعلیم کرے
پھر آزاد کرکے اوس سے نکاح کرلے اوسکو بھی دوہرا ثواب ہے۔ عامرؒ نے کہا
"مین نے تمہین یہ حدیث مفت مین بتادی حالانکہ اس سے ہلکی بات دریافت
کرنے کو مدینے تک سفر کرنا پڑتا تھا"۔

(۲۰۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو غلام اپنے پروردگار کی
عبادت اچھی طرح بجالاوے۔ اور اپنی سرکار کا خراج معینہ ادا کرتا رہے۔
کہا مانے۔ اور خیر خواہی کرے اوسکو دوہرا ثواب ہے"

(۲۰۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو غلام عبادت مین خدا
کا حق اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا رہے اوسکو دوہرا ثواب ہے"

باب ۱۰۴
غلام چرواہا ہے

(۲۰۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم سب کے سب چرواہے
ہو اور ہر ایک سے اوسکی رعیت کے بارے مین استفسار ہوگا۔ حاکم چرواہا ہے
اوس سے اوس کی رعیت کے بارے مین استفسار ہوگا۔ اور آدمی اپنے گھر والون
کا چرواہا ہے اوس سے اوس کی رعیت کے بارے مین استفسار ہوگا۔ اور غلام
اپنے آقا کے مال کا چرواہا ہے اوس سے اوس کی رعیت کے بارے مین استفسار
ہوگا۔ خوب جان لو تم سب کے سب چرواہے ہو اور ہر ایک سے اوسکی رعیت
کے بارے مین استفسار ہوگا"

(۲۰۳) ابوہریرہ رضؓ نے کہا "آقا کا فرمانبردار غلام خدا کا فرمانبردار ہے۔ اور
آقا کا نافرمان غلام۔ خدا کا نافرمان ہے"

باب ۱۰۵
غلام ہونے کی خواہش

(۲۰۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو مسلمان غلام خدا کا حق بھی ادا کرے اور اپنی سرکار کا حق بھی ادا کرے اوسکو دوہرا ثواب ہے (ابوہریرہ رض راوی کہتے ہین) اوسی ذات پاک کی قسم جسکے قابو مین ابوہریرہ کی جان ہے۔ اگر خدا کی راہ مین جہاد کا اور حج کا اور اپنی مان کی خدمت کا خیال نہوتا تو میری بھی خواہش تھی کہ غلامی کی حالت مین میری موت آتی"

باب ۱۰۶ عبدی نہ کہے

(۲۰۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کوئی غلام کو عَبدِی لونڈی کو اَمَتِی نہ کہے۔ مرد لوگ سب کے سب خدا کے عبد ہو اور تمہاری سب عورتین خدا کی اَمَت ہین۔ غلامون کو غُلَامِی نہ کہے فَتَائِی کہے۔ لونڈیون کو جَارِیَتِی نہ کہے فَتَاتِی کہے"

باب ۱۰۷ سیدی کہے یا نکہے

(۲۰۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کوئی اپنے غلام کو عَبدِی اپنی لونڈی کو اَمَتِی ہرگز نہ کہے اور نہ غلام ہرگز (سرکار کو) رَبِّی اور رَبَّتِی کہے (سرکار غلام لونڈی کو) فَتَائِی اور فَتَاتِی کہے (اور غلام سرکار کو) سَیِّدِی اور سَیِّدَتِی کہے۔ تم سب کے سب مملوک ہو اور رب اللہ عزوجل ہے"

(۲۰۷) مطرف رض کے باپ نے کہا "بنی عامر کی جماعت مین مین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین آیا۔ اون لوگون نے آپ کو کہا آپ ہمارے سید ہین آپ نے فرمایا سید تو اللہ ہے" اونہون نے عرض کی "آپ ہم سب مین افضل ہین اور زیادہ ذی اختیار ہین آپ نے فرمایا جو کہتے ہو کہو مگر ایسا نہو کہ شیطان تمہین اپنا وکیل ٹھیرائے"

باب ۱۰۸ مرد اپنے گھر کا چرواہا ہے

(۲۰۸) حدیث نمبر ۲۰۲ - مگر یہان اتنا زیادہ ہے۔ کہ عورت اپنے شوہر کے گھر کی چرواہن ہے اوس سے بھی استفسار ہوگا۔

(۲۰۹) مالک بن الحویرث رض نے کہا "ہم لوگ چند جوان ہمجولی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوئے اور آپ کے یہان بیس شب تک ٹھیرے رہے

لفظ عبودیت اور بندگی کا مفہوم بالمعنے حقیقی فقط خدا ہی کی طرف نسبت کیا جاتا ہے اسواسطے اس لفظ کی اپنی طرف نسبت کرنے کو منع فرمایا اور بجائے اوسکے غلامی۔ امتی۔ فتائی۔ فتاتی۔ کہنا مقرر کیا جسکے معنی

۴۸

پھر آپؐ نے خیال کیا کہ ہم لوگ اب مکان پر جانا چاہتے ہین تو آپؐ نے ہم لوگون سے مکان کا حال پوچھا کہ وہان کسکا کون ہی ہم لوگون نے آپ کو آگاہ کیا آپؐ تو نہایت ہی نرم دل اور مہربان تھے ہی فرمایا "تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ اور جو کچھ تمنے سیکھا ہے وہ اونکو بھی سکھاؤ اور شریعت کے احکام سُناؤ اور جسطرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اوسی طرح نماز پڑھا کرو جب نماز کا وقت آئے کوئی تم مین سے اذان کہدے اور اور جو تم مین سب سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے"۔

باب ۱۰۹ عورت چرواہن ہے

(۲۱۰) حدیث نمبر ۲۰۷ و نمبر ۲۰۸ ابن عمرؓ راوی کہتے ہین مجھے خیال ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا "اور آدمی اپنے باپ کے مال کا بھی چرواہا ہے"

باب ۱۱۰ احسان کا بدلہ چکانا

(۲۱۱) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جسپر کوئی احسان کرے اوسکو بدلہ چکا دینا چاہیے اگر بدلہ چکا نہ سکے تو اوسکی تعریف ہی کرے تعریف کر دینے سے بھی اوسکی شکرگزاری ہو جاتی ہے جسنے کسیکا احسان کرنا چھپایا اوس نے اوسکی ناشکری کی اور جسنے لیاقت سے زیادہ بھڑک دکھائی اوسکی مثل ایسی ہے جیسے کسینے نمائش کیلئے دو کپڑے پہنے"

(۲۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص خدا کو واسطہ ٹھہرا کر پناہ طلب کرے اوسکو پناہ دو اور جو شخص خدا کو واسطہ ٹھہرا کر سوال کرے اوسکو دو اور جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے اوسکا بدلہ کرو اگر بدلہ نہو سکے اوسکے واسطے اسقدر دعا کرو کہ وہ بھی جان لے کہ تمنے بھی بدلہ چکا ہی دیا ہے۔"

باب ۱۱۱ احسان کے بدلے مین دعا کرنا

(۲۱۳) انسؓ نے کہا "مہاجرین نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگون کی ہجرت کا سارا ثواب تو انصار ہی نے لے لیا آپؐ نے فرمایا "تم اگر اونکے حق مین دعاے خیر کرتے رہو اور اونکے سلوک کے بدلے اونکی تعریف کیا کرو تو تمہارا ثواب بھی برقرار رہیگا"

باب ۱۱۲ جو شخص لوگون کا شکر ادا نکرے

(۲۱۴) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص لوگون کا شکر نہین ادا کیا کرتا وہ خدا کا شکر بھی نہین ادا کرے گا"—

(۲۱۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالی نے نفس سے فرمایا "نکل بولی نہین" مگر بجبوری"

باب ۱۱۳ مسلمان بھائی کی مدد کرنا

(۲۱۶) ابوذر رضؓ نے کہا "کسی نے پوچھا "یا رسول اللہ! اچھے سے اچھا عمل کون ہے" فرمایا "خدا پر ایمان لانا اور اوسکی راہ مین جہاد کرنا" پوچھا "کس قسم کا غلام آزاد کرنا افضل ہے" فرمایا "گران قیمت اور نفیس" پوچھا "اگر بعض کام مجھسے نہو سکے" فرمایا "کسی کے کام مین مدد کردو یا نکمے مجبور آدمی کا کام کردو" پوچھا "اگر یہ بھی نہو سکے" فرمایا "لوگون کو اپنے شر سے محفوظ رکھو یہ بھی ایک طرح کا صدقہ ہی ہے"۔

باب ۱۱۴ جو لوگ دنیا مین اچھے ہین آخرت مین بھی اچھے رہینگے

(۲۱۷) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "دنیا مین جو لوگ اچھے ہین وہ آخرت مین بھی اچھے ہین اور دنیا مین جو لوگ بُرے ہین وہ آخرت مین بھی بُرے ہین"

(۲۱۸) حرملہ رضؓ نے کہا "مین مکان سے نکلا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوا اور وہین تھا کہ آپؐ نے مجھے پہچانا پھر جب گھر چلنے کا وقت آیا تو مین نے اپنے جی مین قسم کھائی کہ "آنحضرتؐ سے کچھ اور باتین معلوم کرلون" پھر حضور مین حاضر ہوکر روبرو کھڑا ہوا اور عرض کی کہ "مجھے کیا ارشاد ہوتا ہے" فرمایا "حرملہ! اچھی بات کیا کر اور بُری بات سے بچا رہ" پھر مین لوٹا اور اپنے اونٹ تک پہونچ چکا تھا کہ پھر مین حضرتؐ کی طرف متوجہ ہوا اور بہت قریب جا کھڑا ہوا اور عرض کی "یا رسول اللہ! مجھے اور کیا ارشاد ہوتا ہے" فرمایا "حرملہ! اچھی بات کیا کر اور بُری بات سے بچا رہ اور خیال کر کہ تو جو لوگون کے پاس سے اوٹھکر تو جو بات تجھے پسند ہو کہ لوگ تیرے حق مین کہین وہی بات کر اور جو تجھے پسند نہو اوس سے

بیچارہ پھر مین (آپ کے پاس سے) لوٹ کر سوچنے لگا تو ان دونون (نصیحت کے جملون) سے کوئی بات باہر نہ تھی "

(۲۱۹) سلمان رضؓ نے کہا " جو لوگ دنیا مین اچھے ہین وہی آخرت مین بھی اچھے ہین " *

(۲۲۰) ابو عثمان رضؓ نے کہا حدیث گزشتہ *

۱۱۵ ہر اچھے کام مین صدقے کا ثواب ہے

(۲۲۱) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " ہر اچھے کام مین صدقے کا ثواب ہے "

(۲۲۲) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " صدقہ کرنا ہر مسلمان کو ضرور ہے " صحابہ رضؓ نے عرض کی " اور جسکے پاس کچھ نہو " فرمایا " ایسا آدمی قوت بازو سے پیدا کرکے آپ بھی منتفع ہو اور صدقہ بھی کرے " عرض کی جس سے نہو سکے یا نکرے " فرمایا " کسی حاجتمند مجبور کی مدد ہی کرے " عرض کی " اگر یہ بھی نکرے " فرمایا " کسیکو اچھی بات ہی بتا دے " عرض کی " اگر یہ بھی نکرے " فرمایا " شرارت نکرے ایسے آدمی کا یہی صدقہ ہے " *

(۲۲۳) ابو ذر رضؓ نے کہا " مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ؟ کون کام افضل ہے " فرمایا " خدا پر ایمان لانا - اور اوسکی راہ مین جہاد کرنا " پوچھا ؟ " کیسا غلام لونڈی آزاد کرنا افضل ہے " فرمایا " نہایت مہنگا بہت ہی نفیس " عرض کی " اگر یہ نکرون " فرمایا " کسی کے کام مین مدد کردے یا کسی مجبور کا کام کردے " عرض کی " اگر یہ بھی نکرون " فرمایا " لوگون کے ساتھ شرارت نکر یہ بھی ایک طرح کا تیرا اپنی طرف سے صدقہ کرنا ہے " -

(۲۲۴) ابو ذر رضؓ نے کہا " صحابہ رضؓ نے عرض کی " یا رسول اللہ ! ثواب تو بالکل مال والون ہی کا حصہ ہو گیا وہ ہملوگ (غریبون) کی طرح نماز بھی پڑھتے ہین روزے بھی رکھتے ہین علاوہ اسکے اپنے خزانے سے صدقہ خیرات بھی کرتے ہین " آپ نے فرمایا " کیا خدا نے تمھارے (غریبون کے) لیے صدقے کا ثواب حاصل

کرنیکی صورت نہین رکھی ہے ہر بار سبحان اللہ کہنے مین الحمد للہ کہنے مین صدقے کا ثواب ہے اور بیوی کے ساتھہ صحبت کرنے مین صدقے کا ثواب ہے" عرض کی "اپنے مزہ اوڑانے مین صدقے کا ثواب ہے" فرمایا "اگر حرام کاری کرتا تو گناہ ہوتا یا نہین ایسا ہی حلال کرنے مین ثواب کیون نہوگا" +

باب ۱۱۶ تکلیف پہونچانے والی چیزین راہ سے ہٹا دینا

(۲۲۵) ابو برزہ اسلمی رض نے کہا "مین نے عرض کی "یا رسول اللہ! ایسا کام ارشاد فرمائیے جو مجھے بہشت مین پہونچا دے" فرمایا "راہ پر سے تکلیف دینے والی چیزین - (ٹھوکر کوڑا کرکٹ کانٹا غلیظ وغیرہ) ہٹا دیا کر" +

(۲۲۶) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص نے راہ پر کانٹا پڑا ہوا دیکھا کہنے لگا مین اسکو ہٹا دون ایسا نہو کہ کسی مسلمان کو تکلیف پہونچا دے بس اسی پر اوسکے گناہون کی بخشایش ہوگئی" +

(۲۲۷) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری امت کے اعمال اچھے بھی اور برے بھی میرے سامنے پیش کیے گئے تو راہ پر سے تکلیف کی چیزین دور کردینا اچھے اعمال مین تھا اور مسجد مین کھنکار پھینک کر اوسکو بے دفن کیے چھوڑ دینا برے اعمال مین تھا" +

باب ۱۱۷ اچھی بات بولنا

(۲۲۸) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہر نیک کام مین صدقے کا ثواب ہے"

(۲۲۹) انس رض نے کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ جب آپ کے یہان کوئی چیز (تحفہ ہدیہ نذر کی قسم سے) آتی آپ فرماتے "اسکو فلانی مسماۃ کے پاس لیجاؤ وہ خدیجہ رض کی دوست تھی اسکو فلانی مسماۃ کے پاس لیجاؤ وہ خدیجہ کو چاہتی تھی" +

(۲۳۰) باب کی پہلی حدیث نمبر ۲۲۴ +

باب ۱۱۸ ترکاریون کے کھیت پر جانا اور تھیلے مین چیز بھر کر کاندھے پر گھر لے آنا

(۲۳۱) ابو قرہ کے بیٹے عمرو رض نے کہا "اباجان نے سلمان رض سے اپنی بہن کے ساتھہ

نکاح کرنے کی درخواست کی اونہون نے انکار کیا اور اونکی ایک آزاد کی ہوئی لونڈی سے جسکا نام بقرہ تھا نکاح کر لیا۔ پھر ابو قرہ کو خبر ملی کہ حذیفہ رض اور سلمان رض کے درمیان مین کچھ (رنج) ہو گیا ہے ابو قرہ رض سلمان رض کو تلاش کرتے ہوے آئے معلوم ہوا کہ وہ اپنی ترکاریون کے کھیت پر گئے ہین وہ اوسیطرف چلے وہان اون سے ملاقات ہوئی وہ اپنے تھیلے مین ترکاری بھرے ہوے اوسکو اپنی لاٹھی مین لٹکا کر کاندھے پر رکھے ہوے طیار تھے پھر ابو قرہ رض نے پوچھا؟ ابا عبد اللہ! تمھارے اور حذیفہ رض کے درمیان کیا بات ہوگئی ہے۔ سلمان رض بولے "آدمی نہایت جلد باز ہے پھر دونون چلتے چلتے سلمان رض کے مکان پر پہونچے۔ سلمان رض نے مکان کے اندر جاکر کہا "السلام علیکم" پھر ابو قرہ رض کو اندر بلایا وہ بھی گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک اونی قالین دروازے پر بچھا ہوا ہے اور اوسکے سرہانے چند اینٹین رکھی ہوئی ہین اور اونٹ کی جھول پڑی ہوئی ہے۔ سلمان رض نے کہا "اپنی آزاد لونڈی کے بچھاون پر بیٹھو پھر بات کرنے لگے تو کہا کہ "حذیفہ لوگون مین وہ وہ باتین بیان کیا کرتے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے کی حالت مین بعض قوم کی شان مین فرمایا کرتے تو لوگ آآکر اون باتون کو مجھسے پوچھنے لگے مین یہ کہکر ٹالتا رہا کہ حذیفہ جو کچھ کہتے ہین اوسکا حال اونہین کو خوب معلوم ہے اور مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگون کے دلونمین کینہ پیدا ہو تب لوگون نے حذیفہ رض سے جاکر کہا کہ سلمان رض تمہاری باتون کو نہ سچی ہی بتاتے ہین نہ جھوٹھی ہی کہتے ہین تب تو حذیفہ میرے پاس آکر کہنے لگے کہ "اے اپنی مان کے بیٹے سلمان! اسپر مین نے کہا کہ اے اپنی مان کے بیٹے حذیفہ تم نہین باز آوگے تو ہم حضرت عمر رض کو لکھ بھیجنگے بس جب ہمنے اونکو حضرت عمر رض سے ڈرایا تب اونہون نے میرا پیچھا چھوڑا حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دعا) فرمائی ہے کہ (اے اللہ) مین بھی آدمی ہون مین اپنی امت کے جس آدمی پر لعنت کرون یا کسیکو برا کہون جسکا وہ سزاوار نہو اوسکو اوسکے حق مین رحمت کردے"۔

یعنی ابو قرہ کی ... بقرہ

... سلمان رض ... حذیفہ رض ...

۵

... سلمان رض کا ...

(۲۳۲) ابن عباس رضؓ نے کہا "عمر رضؓ نے فرمایا "چلو اپنے لوگون کی زمین کی طرف چلین پھر ہملوگ چلے تو مین اور اُبی بن کعب رضؓ سبکے پیچھے تھے اتنے مین بدلی گھر آئی ابیؓ نے دعا کی "یا اللہ اسکی تکلیف ہملوگون سے دفع کر" پھر ہملوگ جاکر اگلون سے ملے تو کیا دیکھا کہ اون لوگون کے کجاوے تر ہو رہے ہین اون لوگون نے کہا تم لوگون پر بارش کا اثر نہین معلوم ہوتا مین نے کہا "خدا سے دعا کی گئی کہ اسکی تکلیف ہملوگون سے دور رکھے" اسپر عمر رضؓ نے کہا "اپنے ساتھ ہملوگون کے لیے دعا نکی"

باب ۱۱۹ چاندا اور دیکھتے جانا

(۲۳۳) ابو سلمہ رضؓ نے کہا "میری اور ابو سعید خدری رضؓ کی دوستی تھی مین نے اونکے پاس آکر کہا "کھجور بنی نہین چلتے بس وہ اپنی چادر اوڑھ کر چلے" +

(۲۳۴) علی رضؓ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود رضؓ کو حکم دیا کہ کسی درخت پر چڑھکر آپ کے لیے کچھ لے آوین عبد اللہؓ کے ساتھیون نے اونکی پتلی دیکھی اور اوسکا دبلا پن دیکھکر ہنسنے لگے اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہنستے کیا ہو خدا کے نزدیک (اعمال کے) ترازو مین عبد اللہ کا پانون کوہ احد سے بھی بھاری ہے" +

باب ۱۲۰ مسلمان مسلمان کا آئینہ ہوتا ہے

(۲۳۵) ابوہریرہ رضؓ نے کہا "ایمان دار آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کا آئینہ ہے جب اوس مین کوئی عیب دیکھے گا اوسکی اصلاح کرے گا" +

(۲۳۶) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایماندار آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کا آئینہ ہوتا ہے اور ایماندار آدمی (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہوتا ہے اوس کی جائداد کو سنبھالتا ہے اوسکی غیبت مین اوسکی گردآوری کرتا ہے" +

(۲۳۷) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی مسلمان (کی رعایت نکرنے) پر کچھ کھانا پاوے اللہ تعالیٰ اوسکو ویسا ہی کھانا جہنم کا کھلاویگا یا کپڑا پاوے

کھجوروں کا باغ

مسلمان سے غیبت ... [illegible]

اللہ تعالی اوسکو جہنم کا کپڑا پہناویگا اور جو شخص کسی (مالدار) مسلمان کے (دہوکہ دینیکے لیے دکھانے سنانے کی باتین کرے اللہ تعالی (اوسکے دہوکہ کھانے کو) قیامت کے دن دکھانے سنانے کی باتین کریگا" +

باب ۱۲۱ ناجائز کھیل اور دل لگی

(۲۳۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ساتھی کی چیز کھیل سے یا سچ مچ لے لینا نہین چاہیے کوئی اپنے ساتھی کی لاٹھی لے لے تو پھر اوسکو پھیر بھی دے" +

باب ۱۲۲ اچھی بات سمجھانا

(۲۳۹) ابو مسعود انصاری رض نے کہا "ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کی کہ مین تھک جایا کرتا ہون مجھے کوئی سواری دیجیے" آپ نے فرمایا میرے پاس تو ہے نہین مگر تو فلان شخص (کسی کا نام بتایا) کے پاس جا شاید وہ دے بس وہ سائل اوس شخص کے پاس گیا اوس نے اوسے سواری دی پھر سائل نے آکر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا "نیک بات تبانے والے کو بھی نیکی کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے" +

باب ۱۲۳ معاف کرنا اور درگزر کرنا

(۲۴۰) انس رض نے کہا "ایک یہودیہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین بکری کا گوشت زہر ملاکر لے آئی آپ نے اوسمین سے کچھ تناول فرمایا (اوسوقت بطور معجزہ آپ کو زہر ملانے کی خبر ہوگئی آپ نے اوسے بلوایا) وہ حاضر لائی گئی لوگون نے عرض کی اسکو مار نہ ڈالین" آپ نے فرمایا "نہین" (انس رض نے کہا) مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلق کے کوے پر ہمیشہ اوس کا اثر دیکھا" +

(۲۴۱) وہب بن کیسان رض نے کہا "عبد اللہ بن الزبیر رض نے منبر پر یہ آیت پڑہی

معاف کرنا اختیار کرو اور اچھی بات کی ہدایت کرو اور جھگڑالو لوگون سے کنارہ کرو پھر عبد اللہ بولے "قسم خدا کی اللہ نے اچھی باتین لوگون ہی سے اخذ کرنیکو فرمایا

اور مجھسے جب لوگون سے ساتھ پڑلسے تب مین نے اخذ بھی کیا ہے"

(۲۴۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "لوگون کو تعلیم کرو اور لوگون پر آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو اور جب کسیکو غصہ آوے تو اوسکو چپ ہنا چاہیے"

باب ۱۲۴ لوگون سے کشادہ پیشانی ملنا

(۲۴۳) عطار بن یسار رحمہ نے کہا "مجھسے عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے ملاقات ہوئی مین نے پوچھا تورات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کیا مذکور ہے مجھے بتائیے" کہا "اچھا قسم خدا کی آپ کی بعض صفتین تو جو قرآن مین ہین وہی تورات مین بھی ہین یعنی یا نبی ہمنے آپ کو گواہ بناکر اور بشارت دینے کو اور دھمکا دینے کو اور ان پڑھون کے بچاؤ کے لیے بھیجا ہے آپ میرے بندے ہین اور میرے رسول ہین ہمنے آپ کا نام متوکل (خدا پر بھروسا کرنے والے) رکھا بد زبان سخت دل نہین ہین نہ بازارون مین غل شور مچانے والے ہین برائی کے بدلے برائی نہین کرتے بلکہ معاف کرتے اور بخشدیتے ہین جب تک اللہ تعالے آپ کی ذات پاک (کی برکت) سے دین کی کجی مٹاکر دین کو اتنا سیدھا نکرلیگا کہ لوگ خدا ہی کی الوہیت کے قائل ہوجا دین اور اندھی آنکھین اور بہرے کان اور ناسمجھ دل کھل نجائین تب تک آپ کی وفات نہوگی"

(۲۴۴) عبداللہ بن عمر رض نے کہا "قرآن کی اس آیت کا مضمون یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا یعنی اے نبی ہم نے آپ کو گواہ بناکر اور (بہشت کی) بشارت دینے کو اور (دوزخ سے) ڈرا دینے کو بھیجا ہے۔ تورات مین بھی ہے"

(۲۴۵) معاویہ رض نے کہا "مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بات سُنی جسکا نفع بھی خدا کے فضل سے مجھے ہوا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا "اگر تو لوگون کے ساتھ شبہے پر کارروائی کیا کریگا تو ضرور فساد برپا ہوگا سو مین شبہے پر کارروائی نہین کرتا اسلیے فساد بھی نہین ہوتا"

(۲۴۶) ابو ہریرہ رض نے کہا "میرے ان کانون نے سُنا اور ان آنکھون نے

دیکھا امام حسن تھے یا امام حسین (صلوات اللہ علیہما) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکے دونون ہاتھ اپنے ہاتھون سے پکڑے اور اونکے دونون پاؤن آپؐ کے قدم (مبارک) پر تھے آپؐ فرماتے تھے چڑھو وہ چڑھنے لگے یہان تک کہ اپنے دونون پاؤن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سینۂ (مبارک) پر رکھا پھر آپؐ نے (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) فرمایا "مونھ کھول" پھر آپؐ نے منھ چوما پھر فرمایا "اے اللہ! مین اسکو چاہتا ہون تو بھی چاہ" +

باب ۱۲۵
مسکرانا

(۲۴۷) قیس رضؓ نے کہا "جریرؓ کہتے تھے "جبسے مین مسلمان ہوا اوسوقت سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے دیکھا مسکرا دیا کیے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "یمن والون کا ایک بہت اچھا آدمی اس دروازے سے اندر آویگا اوسکے مونھ پر فرشتے نے ہاتھ پھیر دیا ہے" بس جریرؓ آگئے +

(۲۴۸) عائشہ رضؓ نے کہا "کبھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسا ہنستے نہین دیکھا کہ آپؐ کے حلق کا کوا نظر آجاے آپؐ فقط مسکرا دیا کرتے (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور جب کبھی آپؐ بدلی یا طوفان دیکھتے اوس (کے تردد) کا اثر آپؐ کے چہرۂ مبارک پر صاف ظاہر ہوجاتا تھا ایک دفعہ عائشہ رضؓ نے عرض کی "یا رسول اللہ! لوگ جب بدلی دیکھتے ہین تو پانی کی امید پر خوش ہوتے ہین اور آپکو دیکھتی ہون کہ آپ متردد ہوجاتے ہین" آپؐ نے جواب دیا "عائشہ! اسکا مجھے کیونکر اطمینان ہو کہ اسمین عذاب (الٰہی) نہین ہے ایک قوم پر طوفان ہی کا عذاب نازل کیا گیا اور ایک قوم پر بدلی مین عذاب آیا اور سمجھتے رہے کہ اس بدلی سے ہم لوگ سیراب ہون گے" +

باب ۱۲۶
ہنسنا

(۲۴۹) نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "کم ہنسا کر بہت ہنسنے سے دل مردہ ہوجاتا ہے" +

حاشیہ: ۲۴۷ بخاری، ۲۴۸ بخاری، ۲۴۹ [illegible]

(۲۵۰) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بہت مت ہنسا کر بہت ہنسنے سے دل مردہ ہوجاتا ہے" ⁂

(۲۵۱) ابوہریرہ رضہ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے دیکھا کہ چند اصحاب باتین کر رہے ہین اور ہنستے جاتے ہین" آپ صلعم نے فرمایا "قسم اوس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے جو بات مین جانتا ہون اگر تمہین معلوم ہوتی تو تم ہنستے کم اور روتے بہت" یہ کہکر آپ تو اندر چلے گئے اور صحابہ رونے لگے بس اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے محمد آپ میرے بندونکو ناامید کیون کرتے ہین تب تو آپ صلعم پھر لوٹ آئے اور فرمانے لگے کہ "خوش ہو اور سیدھے رہو اور میانہ روی اختیار کرو" ⁂ [لہ]

۱۲۷ جدہر منہ کرے سارے بدن سے اودہر ہوجاوے اور جدہر پیٹھ پھیرے سارے بدن پھر جاوے

(۲۵۲) سلم کے بیٹے موسےٰ رضہ نے کہا "ابوہریرہ رضہ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات بولا کرتے تو یون کہا کرتے "مجھسے لانبی پلک والے سفید تہیگاہ والے (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہے جنکا یہ طور تھا کہ منہ کرتے تو سارے بدن سے اودہر ہوجاتے اور پیٹھ پھیرتے تو سارے بدن سے پھر جاتے اونکا مثل نہ کسی نے دیکھا ہے نہ دیکھے گا" ⁂

۱۲۸ جس سے مشورت لی جاوے اوسکو امانت داری چاہیے

(۲۵۳) ابوہریرہ رضہ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوالہیثم سے پوچھا "تمہارے پاس کوئی خادم ہے" عرض کی "نہین" فرمایا "اچھا جب میرے یہان کچھ لوگ گرفتار ہوکر آوین تو تم بھی آجائیو" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین دو ہی شخص گرفتار ہوکر آئے یہ خبر سنکر ابوالہیثم رضہ بھی پہونچے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایک کو پسند کرلو" عرض کی "یارسول اللہ! میرے لیے حضور ہی پسند فرمادین" نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس سے مشورہ لیا جاوے اوسکو امانت داری لازم ہے

لہ یعنی رات دن عبادت مین مشغول رہنا اور ہر وقت [illegible] اذان ور نماز [illegible] رہنا اور روزے رہنا ضرور نہین ۱۲

تم اس غلام کو لے لو ہمنے اِسے نماز پڑھتے دیکھا ہی اور خبردار اسکے ساتھہ نیکی کرتے رہنا یہ سُنکر ابو الہیثم رضہ کی بی بی نے کہا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمائش کی پوری تعمیل تو یہی ہے کہ اِسکو آزاد کر دو" ابو الہیثم رضہ نے کہا "اچھا آزاد ہے" پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالےٰ نے جو نبی یا خلیفہ بھیجا اوسکے دو قسم کے اندرونی مشیر کار ضرور ہوتے ہین ایک تو اچھی بات بتاتا ہی بُری بات سے روکتا ہے اور دوسرا اوسکے نقصان کی پروا بھی نہین کرتا جو اوسکی بُرائی سے بچا وہ بچ گیا" +

باب ۱۲۹ مشورہ

(۲۵۴) عمرو بن دینار رضہ نے کہا "ابن عباس رضہ نے اس آیت کو یون پڑھا وَشَاوِرْهُمْ فِي بَعْضِ الْاَمْرِ یعنی بعض باتون مین اون سے بھی صلاح لیا کیجیے" +

(۲۵۵) حسن رضہ نے کہا "قسم خدا کی جن لوگون نے کسی کام مین شورا کیا اونکو ضرور ٹھیک بات کا پتہ لگجاتا ہے" یہ کہکر حسن رضہ نے یہ آیت پڑہی وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنے اونکی باتین آپس کی صلاح سے ہوا کرتی ہین" +

باب ۱۳۰ بُری صلاح دینے کی بُرائی

(۲۵۶) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی بات کی نسبت یہ ظاہر کرے کہ وہ بات میری کہی ہوئی ہے اور واقع مین میری کہی نہ ہو سو وہ شخص جہنم مین اپنی جگہ بھی تجویز کر لے اور جب مسلمان سے کوئی مسلمان صلاح لے اور وہ اوسکے خلاف مصلحت صلاح دیدے اوس نے خیانت کی جو شخص بے سمجھے بوجھے کوئی فتویٰ دیدے اوسکا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا" +

باب ۱۳۱ آپس کی محبت

(۲۵۷) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قسم اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے جب تک مسلمان نہ ہو لوگے بہشت مین جانے نپاؤگے اور جب تک آپس مین دوستی نہ پیدا کروگے مسلمان نہوگے سلام پھیلاتے رہو

آپس مین دوست بنجاؤ گے اور بغض سے بچتے رہو بغض مونڈ ڈالتا ہے میری غرض نہین کہ بال مونڈتا ہے بلکہ دین کو مونڈتا ہے" +

(۲۵۸) وہی پہلی حدیث +

باب ۱۳۲ الفت

(۲۵۹) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "دوایماندار آدمی کی روحین ایک دن کی راہ کے فاصلے سے ملاقات کیا کرتی ہین حالانکہ دونون شخصون مین ایک نے دوسرے کو دیکھا تک نہین ہے" +

(۲۶۰) ابن عباس رضہ نے کہا "دلون کے پھر جانیکے برابر کوئی (خراب) بات مینے نہین دیکھی (اسی سے) نعمتون کی ناشکری ہوتی ہے اور برادری چھوٹ جاتی ہے" +

باب ۱۳۳ دل لگی

(۲۶۱) انس بن مالک رضہ نے کہا "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کسی سفر مین) اپنی کسی بیوی کیطرف آئے اونکے ساتھ ام سلیم بھی تھین آپ نے فرمایا "انجشہ شیشون کو (یعنی عورتون کو) آہستہ آہستہ ہانک" (ابو قلابہ راوی نے کہا) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی بات بولے کہ اگر دوسرا کوئی بولتا تو تم لوگ اوسکو ہنستے یعنی آپ نے یہ جو فرمایا شیشون کو آہستہ آہستہ ہانک" +

(۲۶۲) ابو ہریرہ رضہ نے کہا "صحابہ نے عرض کی "یا رسول اللہ! حضور ہم لوگون سے دل لگی کرتے ہین" آپ نے فرمایا "مگر جو بولتا ہون ٹھیک ہی بولتا ہون" +

(۲۶۳) بکر بن عبید اللہ رضہ نے کہا "صحابہ (کھیل سے) آپس مین خربزے لوکایا کرتے پھر جب کام کا وقت آتا تو وہی لوگ مرد بھی نکلتے"

(۲۶۴) ابن ابی ملیکہ رضہ نے کہا "ایک دفعہ عائشہ رضہ نے مزاح کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہین پر تھے۔ عائشہ رضہ کی مان نے عرض کی "یا رسول اللہ! یہ کنانہ کے خاندان کی دل لگی ہے" آپ نے فرمایا "(خاندان کنانہ کیون) بلکہ اسی میرے ہی خاندان کی دل لگی ہے" +

بعض بعض ہونے کے باعث ایک دوسرے کی طرف میلان ہوتا ہے اور ہر ایک طبیعت اور مزاج کا ہے مسلمان کی روحانی قوت اتنے فاصلے کو کفایت کرتی ہے

نفاق صحبت تعارف ۶۰

انجشہ ایک غلام کا نام تھا

صاحب تعارف جن کو کہتے ہین

(۲۶۵) انس رضؓ نے کہا "ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں سواری مانگنے آیا، آپؐ نے فرمایا "مین تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرونگا"، کہنے لگا "یارسول اللہ! مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا" آپؐ نے فرمایا "بڑے بڑے اونٹ بھی تو اونٹنیون ہی کے بچے ہین"۔

باب ۱۳۴ لڑکون کے ساتھ دل لگی

(۲۶۶) انس رضؓ نے کہا "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہی ملنسار تھے آپؐ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے "ابو عمیر نغیر کیا ہوا"۔

(۲۶۷) ابوہریرہ رضؓ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسنؓ یا امام حسینؓ کا ہاتھ پکڑا پھر اونہون نے اپنے دونون پانون آپؐ کے دونون پانون پر رکھے پھر آپؐ نے فرمایا "چڑہو"۔

باب ۱۳۵ اچھی عادت

(۲۶۸) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "عمل تولنے کی ترازو مین اچھی عادت سے زیادہ اور کوئی بات بھاری نہین ہے"۔

(۲۶۹) عبداللہ بن عمرو رضؓ نے کہا "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بدزبان تھے نہ بدچلن اور نہ کبھی یہ بات آپؐ سے بہ تکلف ہوتی اور فرمایا کرتے "تم مین وہی لوگ بہت بہتر ہین جنکی عادت اچھی ہے"۔

(۲۷۰) عمرو بن شعیب رضؓ کے دادا نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ سے فرمانے لگے "بتادون کہ مین تم مین کسکو زیادہ چاہتا ہون اور کسکو قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب جگہ ملیگی بس لوگ چپکے رہے"، آپؐ نے پھر دوبارہ یا سہ بارہ پوچھا تب لوگون نے عرض کی ہان یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا "اچھی عادت والے"۔

(۲۷۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مین فقط عمدہ اخلاق کے کامل کرنیکے لیے بھیجا گیا ہون"۔

(۲۷۲) عائشہ رضؓ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کبھی دو باتین پیش آئین اور آپؐ کو (خدا کی طرف سے) یہ موقع بھی دیا گیا کہ کسی ایک کو اختیار کرلین تو دونون مین جو بات زیادہ آسان ہوتی آپؐ اوسی کو اختیار فرماتے بشرطیکہ گناہ کی بات نہوتی اور اگر کہین گناہ کی بات ہوئی تب تو آپؐ سب لوگون سے بڑھکر اوس سے کنارہ کرتے اور آپؐ نے کبھی اپنے ذاتی معاملے مین کسی سے کسر نہین لی ہان اگر اللہ کی حرمت کی ہتک کی جاتی تو اللہ کے واسطے ضرور بدلا لیتے"۔

(۲۷۳) عبد اللہ رضؓ نے کہا "اللہ تعالی نے تم لوگون مین جیسے روزی تقسیم کردی ہے ایسے ہی اخلاق بھی تقسیم کردیے ہین اور اللہ تعالی مال تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے مگر ایمان فقط دوست ہی کو دیا کرتا ہے تو جو کوئی مال خرچ کرنے مین تامل کرے اور دشمن سے جہاد کرنے مین ڈرے اور اوسے رات کو جاگنا مشکل ہو اوسکو چاہیے کہ لا الہ الا اللہ وسبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر اکثر پڑھا کرے"۔

باب ۱۳۶ دل کی سخاوت

(۲۷۴) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بہت مال ہونے سے آسودگی نہین ہوتی آسودگی دل کی آسودگی سے ہے"۔

(۲۷۵) انس رضؓ نے کہا "مین نے دس برس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی آپؐ نے کبھی مجکو اُف نہین فرمایا اور جو کام مین نے خود نہین کیا آپ نے کبھی نہین فرمایا کہ یہ تو نے کیون نہین کیا یا کوئی کام مین نے کرلیا تو آپؐ نے یہ بھی نہ فرمایا کہ یہ کیون کیا"۔

(۲۷۶) انس رضؓ نے کہا "نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے رحم دل تھے اور آپؐ کے پاس جو کوئی (حاجتمند) آتا تو آپؐ اوسکی حاجت پوری ہی کردیتے اور اگر نہو سکتا تو اوس سے ضرور وعدہ فرماتے ایک دفعہ نماز کی اقامت ہوچکی تھی

اور ایک دیہاتی نے آکر آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور کہنے لگا کہ میری کچھ بات رہگئی ہے شاید (نماز تمام ہونے تک) بھول جاؤں" بس آپ برابر اوسکے ساتھ کھڑے رہے جب اوسکی بات تمام ہوچکی تب ادہر پھرے اور نماز پڑہائی"۔

(۲۷۷) جابر رض نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کے سوال پر نہین نفرمایا"۔

(۲۷۸) عبداللہ بن الزبیر رض نے کہا "مین نے عائشہ رض اور اسماء رض سے زیادہ سخی کوئی عورت نہین دیکھی اور دونون کے دینے کا انداز الگ الگ تھا عائشہ رض کا طور یہ تھا کہ چیز دن کو رکھتی جاتین جب جمع ہولیتی تب بانٹ دیتین اور اسماء رض تو کل کے لیے کچھہ رکھنا جانتی ہی نہ تھین"۔

۱۳۷ کنجوسی

(۲۷۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جسطرح کسی کے پیٹ مین خدا کے راہ کا غبار اور جہنم کا دہوان دونون کبھی اکٹھا نہین ہوسکتے (اسی طرح) کسی کے دل مین کنجوسی اور ایمان دونون کبھی اکٹھا نہین ہوسکتے"۔

(۲۸۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "دو خصلتین ایسی ہین کہ مومن مین اکٹھی نہین ہوسکتین بخل اور بدخلقی"۔

(۲۸۱) ربیعہ کے بیٹے عبداللہ رض نے کہا "ہم لوگ عبداللہ رض کے پاس بیٹھے تھے لوگ ایک شخص کا ذکر کرکے اوسکی عادت کا بھی ذکر کرنے لگے اسپر عبداللہ رض نے پوچھا اگر تم اوسکا سر کاٹ ڈالو تو کیا پھر اوسکو جوڑ سکتے ہو؟ لوگون نے کہا نہین۔ پوچھا فقط اوسکا ہاتھہ؟ کہا "یہ بھی نہین ہوسکتا"۔ پوچھا فقط پاؤن؟ کہا یہ بھی ناممکن ہے کہا "جب کہ تم اوسکی خلقت کو نہین لوٹا سکتے تو اوسکے خلق (عادت) کو بھی نہین لوٹا سکتے"۔ یاد رکھو نطفہ چالیس دن رحم مین ٹھیرتا ہے پھر خون ہوجاتا ہے پھر وہ خون پھٹکی ہوجاتا ہے پھر وہ پھٹکی بوٹی ہوجاتی ہے تب اللہ فرشتہ بھیجتا ہے وہ اوسی وقت اوسکی روزی اور خلق اور بدبختی یا نیکبختی لکھہ جاتا ہے"۔

۱۳۸ اچھی عادت بشر طیکہ سمجھہ دار ہو

(۲۸۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "آدمی اپنی اچھی عادت کی برکت سے تہجد گزار کا درجہ پاتا ہے" +

(۲۸۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اچھا اسلام اوسکا ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں بشرطیکہ سمجھہ دار بھی ہو" +

(۲۸۴) عبید رضہ کے بیٹے ثابت رضہ نے کہا "میں نے لوگوں میں کسی بیٹھنے والے کو ثابت کے بیٹے زید رضہ سے زیادہ باوقار نہیں دیکھا اور نہ کسی کو اپنے گھر میں انسے زیادہ خوش دیکھا"

(۲۸۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کون سا دین خدا کو زیادہ پسند ہے (پھر خود فرمادیا) یہی آسان ایک پلا دین (دین ابراہیمی)" +

(۲۸۶) عبد اللہ بن عمرو رضہ نے کہا "اگر تجھکو چار باتیں حاصل ہیں اور دنیا بھر کی باتیں نہیں ہیں تو کچھہ پروا نہیں اچھی عادت۔ روزی کی اطمینان۔ راستگوئی۔ امانت داری"

(۲۸۷) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جانتے ہو لوگ کثرت سے دوزخ میں کس چیز کی بدولت جائینگے" صحابہ نے عرض کی "خدا اجانے خدا کا رسول جانے" فرمایا "دونوں پھونک چیزوں کی بدولت۔ ایک تو یہی شرمگاہ اور دوسرا یہی منہ اور بہشت میں کسکی بدولت کثرت سے جائینگے ایک تو اللہ سے ڈرتے رہنا دوسرے اچھی عادت"

(۲۸۸) دردا رضہ کی ماں نے کہا "ایک رات دردا کے باپ نماز کو اوٹھے تو رو رو کر برابر صبح تک یہی دعا کرتے رہے "ای اللہ تو نے میری صورت تو اچھی بنائی میری عادت بھی اچھی کر دے" میں نے کہا "ابو دردا! ساری رات عادت ہی کی خوبی کے لیے دعا کرتے رہ گئے" اونہوں نے جواب دیا "ام دردا! مسلمان آدمی کو اچھی عادت کے سبب سے بہشت ملجاتی ہے اور بد اطوار ہوتا ہے تو بس دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔ اور مسلمان آدمی سوتا ہی ہوتا ہے اور اوسکی بخشائش ہوجاتی ہے" میں نے کہا "سوتے آدمی کی بخشائش کیونکر ہوجاتی ہوگی" کہا "کوئی مسلمان شب کو اوٹھا تہجد پڑھکر (اپنے لیے) خدا سے دعا کی اللہ تعالی اوسکی دعا قبول فرمائی پھر اپنے مسلمان بھائی کے واسطے دعا کی اللہ تعالی نے اوسکے حق میں بھی اوسکی دعا

قبول کرلی۔

(۲۸۹) شریکؓ کے بیٹے اُسامہؓ نے کہا "مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر تھا اور ادھر اُدھر کے دیہاتی لوگ بہت آئے ہوئے تھے اور لوگ تو چپکے تھے فقط وہی سب بول رہے تھے تو اُن لوگون نے بعض بعض مباح باتون کے بارے مین پوچھا کہ یارسول اللہ! اِن باتون مین کچھ مضائقہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا خدا کے بندو! اللہ تعالٰے نے سب مضائقہ اُٹھا دیا ہے ہان کوئی شخص کوئی بات ظلم کی قائم کرے تو البتہ اُس مین مضائقہ بھی ہے ہلاکت بھی ہے" عرض کی "ہم لوگ (بیماریون کی) دوا کرین؟" فرمایا "ہان اَی خدا کے بندو! دوا کیا کرو اللہ تعالٰی نے جو جو بیماریان پیدا کی ہین ایک بیماری کے سوا سب کی دوائین بھی پیدا کی ہین" عرض کی "وہ کون بیماری ہے یارسول اللہ!" فرمایا "موت" عرض کی "یارسول اللہ انسان کو (خدا کی طرف سے) سب سے بہتر کون چیز عنایت ہوئی ہے؟" فرمایا "اچھی عادت"

(۲۹۰) ابن عباس رضؓ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہی فیاض تھے اور آپؐ کی فیاضی رمضان مین اور بھی بڑھ جاتی جب کہ جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے ملتے اور جبرئیل تو رمضان مین ہر شب آپؐ سے ملا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو قرآن سُنایا کرتے تو جبرئیل سے ملنے کے وقت آپ کا فیض ہوا کے فیض سے بھی بڑھا ہوا ہوتا"

(۲۹۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اگلی اُمت کے ایک شخص سے (مرنے کے بعد) محاسبہ ہونے لگا تو اُسکے پاس ایک ہی نیکی ٹھہری کہ وہ خوش حال آدمی تھا اور لوگون سے کاروبار رکھتا تھا تو اپنے کارپردازون سے کہدیا تھا کہ تنگدست آدمی کو چھوڑ دیا کرو اللہ تعالٰے نے فرمایا "ہم تو زیادہ اِسکے سزاوار ہین بس اُسکو چھوڑ ہی دیا"

(۲۹۲) ابوہریرہ رضؓ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال

ہوا کہ لوگ بہشت میں کس چیز کی بدولت کثرت سے جائینگے؟ فرمایا "ایک تو اللہ سے ڈرتے رہنا دوسرے عمدہ عادت" اور پوچھا دوزخ میں کس چیز کی بدولت کثرت سے جائینگے؟ فرمایا "دونوں پھوک یعنی منہ اور شرمگاہ" +

(۲۹۳) نواس انصاری رضؓ نے کہا "میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیکی اور بدی کو پوچھا؟ آپؐ نے فرمایا "نیکی تو عادت کی عمدگی ہے اور بدی وہی ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور اس سے لوگوں کا آگاہ ہو جانا تجھے ناپسند ہو +

۱۳۹ بخیلی

(۲۹۴) جابر رضؓ نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا بنی سلمہ تمہارے یہاں سردار کون ہے؟ ہم لوگوں نے عرض کی قیس کا بیٹا جد مگر اتنی بات ہے کہ ہم لوگوں میں وہ بخیل مشہور ہے" آپؐ نے فرمایا "بھلا بخیلی سے بڑھکر کون علت ہوگی تب وہ سردار نہیں ہے بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے" اور یہ عمرو زمانۂ جاہلیت میں اُن کے بتوں کا محافظ تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نکاح کرتے تو آپ کی طرف سے ولیمے کی دعوت کیا کرتا +++

(۲۹۵) مُغیرہ رضؓ کے محرر ورّاد رضؓ نے کہا "امیر معاویہ رضؓ نے مغیرہ بن شعبہ رضؓ کو لکھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ سُنا ہو تو مجھے لکھ بھیجیے مغیرہ رضؓ نے انکو لکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان باتوں سے منع فرمایا کرتے بک بک کرنا مال نقصان کرنا بہت پوچھ پاچھ اپنا رکھ پرایا چکھ ماں کی نافرمانی بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا +

(۲۹۶) جابر رضؓ نے کہا "ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپؐ نے کسی چیز کے سوال میں نہیں فرمایا ہو +

۱۴۰ اچھے آدمی کو اچھا مال

(۲۹۷) عمرو بن العاص رضؓ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلوا کر

حکم دیا کہ مین اپنے کپڑے پہنکر ہتھیار لیکر حضور مین حاضر آؤن" مین حسب الحکم حاضر ہوا
اسوقت آپؐ وضو فرما رہے تھے آپؐ نے نظر اُٹھا کر مجھے دیکھا پھر نظر نیچی کر لی
پھر فرمایا "عمرو! مین تجھے لشکر کا افسر کرکے بھیجنا چاہتا ہون کہ خدا تجھے
غنیمت دلوا دے اور میری خواہش ہے کہ تجھے کچھ مال حاصل ہوجائے" مین نے
عرض کی "مین مال کی رغبت سے تو مسلمان ہوا نہین ہون مین تو اسلام
ہی کی رغبت سے مسلمان ہوا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
ساتھ رہون" فرمایا "اے عمرو! اچھا مال اچھے آدمی کے واسطے بہت عمدہ چیز ہے"

۱۴۱
صبح کو خوش خوش اُٹھنا

(۲۹۸) نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "جو صبح کو خوش خوش اُٹھا اور
بھلا چنگا بھی ہے اور اُسکے پاس ایک دن کا کھانا بھی ہے بس اُسکے لیے گویا
دنیا بھر کا سامان اکٹھا ہے"

۱۴۲
بشاشت

(۲۹۹) عبداللہ بن خبیب رضہ کے چچا نے کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم مکان سے باہر تشریف لائے اور آپؐ پر نہانے کے آثار تھے اور آپؐ
بشاش بھی تھے ہم لوگون نے خیال کیا کہ آپؐ کو اسوقت اپنے اہل کے ساتھ
خلوت کا اتفاق ہوا ہے پھر ہم لوگون نے عرض کی "یا رسول اللہ! حضور اِس
وقت بشاش معلوم ہوتے ہین" آپؐ نے فرمایا "ہان خدا کا شکر ہے" پھر
تونگری کا ذکر آگیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "تونگری
مین پرہیزگار آدمی کے واسطے کوئی پروا نہین ہے اور پرہیزگار آدمی کے لیے
تندرستی تونگری سے بہتر ہے اور خوشدلی بھی بڑی نعمت ہے"

(۳۰۰) جبیر رضہ نے کہا "نواس رضہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے نیکی اور بدی کو پوچھا تو آپؐ نے فرمایا "نکوکاری عمدہ عادت کا نام ہے
اور گناہ وہی ہے جو دل مین کھٹکے اور اُسپر لوگون کا آگاہ ہوجانا ناپسند ہو"

(۳۰۱) انس رض نے کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی خوب اور بڑے سخی اور بڑے بہادر تھے ایک رات مدینے مین کچھہ غل مچا سب لوگ آواز کی طرف چلے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ ہی مین لوگون کے سامنے آگئے آپ سب کے پہلے وہان پہونچ گئے تھے آپ فرما رہے تھے "ڈرو مت ڈرو مت" آپ اسوقت ابو طلحہ رض کے گھوڑے پر بے زین رکھوائے ہوئے ننگی ہی پیٹھ پر سوار تھے اور آپ کی (مبارک) گردن مین تلوار لٹکتی تھی آپ نے فرمایا "اس گھوڑے کو تو ہم نے دریا پایا" یا یون فرمایا "یہہ (گھوڑا کیا ہے) دریا ہے" ✣

(۳۰۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہر نیکی مین صدقے کا ثواب ہے اور مسلمان بھائی سے ہنس مکھہ ملنا نیکی ہے اور اپنے ڈول سے اپنے مسلمان بھائی کے برتن مین پانی دیدینا نیکی ہے" ✣

۱۴۳ مظلوم کی مدد ضرور ہے

(۳۰۳) ابو ذر رض نے کہا "کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون کام بہتر ہے؟ فرمایا "اللہ پر ایمان لانا اور اسکی راہ مین جہاد کرنا" عرض کی "کیسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟" فرمایا "بیش قیمت اور مالک کا پیارا" عرض کی "اگر مجھسے انہین مین سے کچھہ نہو سکے؟" فرمایا "کاریگر کی مدد کر دے یا نکمے آدمی کا کام ہی کر دے" عرض کی "اگر نہو سکے؟" فرمایا "لوگون کے ساتھہ شرارت نکر اس مین بھی تجھے صدقے ہی کا ثواب ہے ✣

(۳۰۴) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہر مسلمانکو صدقہ کرنا لازم ہے" ابو بردہ رح کی باپ نے عرض کی "بھلا فرمائیے تو کسی کے پاس کچھہ نہو (تو کہان سے دے؟)" ارشاد ہوا "کوئی دھندھا کرکے آپ بھی نفع اٹھا دے خیرات بھی کرے" عرض کی "اگر یہ نکر سکا یا نہین کیا؟" فرمایا "حاجتمند مظلوم کی مدد کرے" عرض کی "اگر یہ بھی نکر سکا یا نہین کیا؟" فرمایا "اچھی بات بتا دے" عرض کی "اگر یہ بھی نکر سکا یا نہین کیا؟" فرمایا "شرارت نکرے ایسے شخص کا یہی صدقہ ہے ✣

۱۴۴ خدا سے دعا مانگنا کہ میری عادت اچھی بنادے

(۳۰۵) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے" اللھم انی اسألک الصحۃ والعفۃ والامانۃ وحسن الخلق والرضی بالقدر" یعنی اے اللہ مین تجھسے تندرستی پارسائی امانت داری عادتون کی خوبی تقدیر پر رضامندی چاہتا ہون ۔

(۳۰۶) یزید بن بابنوس رضؓ نے کہا "ہملوگ حضرت عائشہ رضؓ کی ملاقات کو گئے اُن سے عرض کی "اے مسلمانون کی مان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا عادت تھی؟" فرمایا "آپ کی عادت قرآن کے موافق تھی سورۃ المؤمنون تم لوگ پڑھتے ہو قد افلح المؤمنون پڑھو تو" یزید رضؓ کہتے ہین "مین نے قد افلح المؤمنون سے لیکر الیٰ والذین ھم حافظون تک پڑھا حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی عادت تھی ۔"

باب ۱۴۵ ایماندار آدمی (کسی پر) طعن (تشنیع) نہین کیا کرتا

(۳۰۷) عبداللہ (بن عمرؓ) کے بیٹے سالم رضؓ نے کہا "مین نے عبداللہ سے کسی چیز پر لعنت کرتے نہین سُنا" سالم رضؓ کہتے ہین "عبداللہ نے کہا ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایماندار آدمی کو نہین چاہیے کہ (ہر وقت) لعنت کیا کرے ۔"

(۳۰۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بدزبان آدمی جو چھیڑ چھیڑ کر بدزبانی کیا کرے اور بازارون مین غل مچانے والے انکو اللہ تعالی پسند نہین کرتا ۔"

(۳۰۹) عائشہ رضؓ نے کہا "یہود نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوئے تو (بجاے سلام کے انھون نے) کہا "السام علیکم" (یعنی تمھاری موت آوے) اسپر حضرت عائشہ رضؓ نے کہا "وعلیکم ولعنکم اللہ وغضب اللہ علیکم" (یعنی تمھاری ہی موت آوے اور تمپر خدا کی پھٹکار اور خدا کا غضب پڑے) آپ نے فرمایا "(ہین ہین) عائشہ ٹھہرو تمھین نرمی کرنا لازم ہے اور درشتی اور بدزبانی سے بچتی رہا کرو" عائشہ رضؓ نے عرض کی

حضور نے سُنا نہیں یہ (یہود) لوگ کیا کہہ گئے" فرمایا "تمنے نہیں سُنا مین نے (جواب مین) کیا کہا مین نے بھی (ویسا ہی) لوٹا دیا میری (بات تو) اُنکے حق مین قبول ہو جائے گی اور انکی (بات) میرے بارے مین قبول نہ ہوگی ✣

(۳۱۰) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایمان والا آدمی نہ تو (بہت) طعن (وتشنیع) کیا کرتا ہے نہ لعنت لعنت کیا کرتا ہے نہ بیحیا ہوتا ہے نہ بدزبان ہوتا ہے ✣

(۳۱۱) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "دو پھاسیا آدمی امانت دار نہین ہوگا ✣

(۳۱۲) عبد اللہ رضہ نے کہا "مومن کے لیے بدزبان ہونا بہت خراب عادت ہے ✣

(۳۱۳) علی بن ابی طالب رضہ نے کہا "لعنت کرنے والے آپ لعنت مین گرفتار ہوئے مروان راوی کہتے ہین یعنے جو دوسرون پر لعنت کیا کرتے ہین ✣

باب ۱۴۶ بہت لعنت کرنیوالا آدمی

(۳۱۴) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بہت لعنت کرنے والے لوگ نہ تو قیامت کے دن گواہ (ہوکر طلب) ہونگے نہ کسی کی سپارش کر سکینگے ✣

(۳۱۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "صدیق کو (کسی پر) لعنت کیا کرنا مناسب نہین ✣✣

(۳۱۶) حذیفہ رضہ نے کہا "جو لوگ آپس مین (ایک دوسرے پر) لعنت کرنے لگے بس سب کے سب لعنتی ہوئے ✣

باب ۱۴۷ غلام پر لعنت کرنے (کے کفارے) مین اُسے آزاد ہی کر دینا

(۳۱۷) عائشہ رضہ نے کہا "حضرت ابو بکر رضہ نے اپنے کسی غلام پر لعنت کی اسپر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ابو بکر لعنت کرنے والے اور صدیق (بھلا ایسا بھی ہو سکتا ہے) پروردگار کعبہ کی قسم ہرگز نہین (ہو سکتا) آپؐ نے دو بار یا تین بار فرمایا تب تو حضرت ابو بکر رضہ نے اُسی دن غلام کو آزاد ہی کر دیا اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ "مین پھر ایسی حرکت نہ کرونگا"

لعن وطعن (ذی الوجھین) [illegible] ۱۲ منہ

(۳۱۸) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "آپس میں خدا کی لعنت اور خدا کے غضب اور (دوزخ کی) آگ (میں جلنے) کا کوسانہ دیا کرو"

۱۴۹ کافر پر لعنت کرنا

(۳۱۹) ابوہریرہ رض نے کہا "لوگوں نے عرض کی "یا رسول اللہ! مشرکوں کے حق میں بددعا فرمائیے"، ارشاد ہوا "میں لعنت کیا کرنے کو نہیں بھیجا گیا ہوں میں تو مہربانی کرنے کو بھیجا گیا ہوں"

۱۵۰ چغلخور

(۳۲۰) ہمام رض نے کہا "ہم لوگ حذیفہ رض (صحابی) کے ساتھ تھے"، کسی نے اُن سے کہا "(معلوم ہوتا ہے) کہ کوئی آدمی (حضرت) عثمان رض کے یہاں بات پہونچایا کرتا ہے"، اسپر حذیفہ رض نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "چغلخور بہشت میں نہیں جائے گا"

(۳۲۱) اسماء بنت یزید رض نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بتادوں تم میں اچھے کون لوگ ہیں؟ (صحابہ رض نے) عرض کی "ہاں ارشاد ہو" فرمایا "جنکے دیکھنے سے خدا یاد آئے اور یہ بھی بتادوں کہ تم میں بُرے کون لوگ ہیں؟ عرض کی "ہاں ارشاد ہو"، فرمایا "چغلخور دوستوں میں فساد ڈالنے والے بدمعاشی کا موقع تلاش کرنے والے"

۱۵۱ کسی کی بُری بات سُنکر مشہور کرنا

(۳۲۲) علی بن ابی طالب رض نے کہا "بُری بات کہنے والا اور اُسکا مشہور کرنے والا گناہ میں دونوں برابر ہی ہیں"

(۳۲۳) شبیل بن عوف رض نے کہا "(اگلے زمانے میں) یہ بات کہی جاتی تھی کہ بُری بات سُنکر مشہور کرنے والا گناہ کرنے والے کے مثل ہے"

(۳۲۴) عطاء رض کی رائے تھی کہ کسی کی زنا کی خبر پھیلانے والے پر بھی (دنیا

اور آخرت مین) عذاب ہے وہ کہتے تھے کہ "یہ شخص بیحیائی کی بات پھیلانیوالا ہے"*

۱۵۲ بے حیائی کی بات پھیلانے والا

(۳۲۵) علی رضؓ نے کہا "تم جلد باز بے حیائی کی بات ظاہر کرنے والے بھید کھولنے والے مت ہو کیونکہ تمہارے پیچھے بڑی بڑی آفتین اور بے انتہا فتنے آنے والے ہین"*

(۳۲۶) ابن عباس رضؓ نے کہا "جب کسیکا عیب بیان کرنے کا تیرا ارادہ ہو تو اپنا ہی عیب یاد کر لیا کر"*

(۳۲۷) ابن عباس رضؓ نے کہا کہ "آیت وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کے معنی یہ ہین کہ کوئی کسی پر طعن نکرے"*

(۳۲۸) ابو جبیرہ بن ضحاکؓ نے کہا کہ "یہ آیت وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ہمین لوگون کے بارے مین بنی سلمہ کی نسبت اُتری ہے" کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگون کے یہان تشریف لائے اور ہم لوگون کے ہر ہر شخصون کے دو دو نام ہوتے تھے حضرتؐ پکارتے اے فلان! تو لوگ عرض کرتے "یا رسول اللہ! وہ اِس نام سے خفا ہوتا ہے"*

(۳۲۹) عکرمہ رضؓ نے کہا "ابن عباس رضؓ نے یا اُنکے چچا زاد بھائی نے غرض ایک نے دوسرے کے لیے کچھ کھانا طیار کر رکھا تھا اُسی درمیان مین ایک لونڈی اُن لوگون کے کام کاج مین تھی کہ ایک شخص نے اُسکو کہدیا "اے چھنال!" اسپر ابن عباسؓ بولے "ٹھہر (یہ لونڈی) اگر دنیا مین تجھپر حد جاری نکر سکیگی تو آخرت مین تجھے حد لگا دیگی" اُس (گالی دینے والے) نے کہا "بتائیے تو اگر (بات) ایسی ہی ہے تب" کہا "اللہ تعالےٰ بدزبان آدمی کو یا جو تکلف بدزبانی کرے اُس کو نہین دوست رکھتا"

(۳۳۰) حدیث نمبر (۳۱۰)

۱۵۳ ایک دوسرے کی تعریف کرے

(۳۳۱) ابو بکرہ رضؓ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین ایک

شخص کا مذکور ہوا تو ایک آدمی نے اُسکی خوب تعریف کی اسپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا "تیرا برا ہو تو نے تو اپنے یار کی گردن ہی کاٹ ڈالی" آپ بار بار یہی فرماتے
رہے (اور پھر یہ بھی فرمایا) "اگر کسی کو تعریف کرنا ہی ہو تو جسکو جیسا سمجھتا ہے بس اُسیقدر
کہے کہ میں ایسا ایسا سمجھتا ہوں اور اللہ اُسکو ٹھیک جانتا ہے اللہ کے نزدیک کسی
کا پاک ہونا ہرگز بیان نکرے"

(۲۳۳) ابوموسیٰ رض نے کہا "ایک آدمی کسی کی تعریف کررہا تھا اور اُسکو بہت بڑھا رہا تھا
کہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُن لیا تو فرمایا تمنے اُسکو ہلاک کیا" یا فرمایا "تم نے
اُسکی پیٹھ توڑ ڈالی"

(۳۳۳) ابراہیم تیمی رض کے باپ نے کہا "ہم لوگ عمر رض کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص
نے مُنہ پر کسی کی تعریف کی عمر رض بولے تو نے اُسکی کونچ کاٹ دی خدا تیری کونچ کاٹ ڈالے

(۳۳۴) عمر رض نے کہا "تعریف کرنا ذبح کرنا ہے" امام بخاری کہتے ہیں یہ جب ہے
کہ جسکی تعریف کی ہے وہ مان لے تب

باب ۱۵۱ جسپر اطمینان ہو اُسکی تعریف کرنا

(۳۳۵) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ابوبکر خوب آدمی ہے عمر خوب آدمی
ہے ابوعبیدہ خوب آدمی ہے اُسید بن حضیر خوب آدمی ہے ثابت بن قیس بن شماس
خوب آدمی ہے معاذ بن عمرو بن الجموح خوب آدمی ہے معاذ بن جبل خوب آدمی ہے
فلان شخص برا ہے آپ نے سات آدمی گن دیے"

(۳۳۶) عائشہ رض نے کہا "ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی حضور میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا "برا آدمی ہے" پھر جب
وہ حاضر ہوا آپ ہشاش بشاش اُس سے ملے جب وہ چلا گیا دوسرے کسی نے
حاضر ہونے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا "اچھا آدمی ہے" پھر جب وہ حاضر
ہوا آپ ویسے ہشاش بشاش اُس سے نہ ملے جب وہ چلا گیا میں نے عرض کی
"یا رسول اللہ! آپ نے پہلے آدمی کے حق میں (کیا) فرمایا اور پھر اُس سے ایسے

خوش خوش ملے اور اُس دوسرے کے حق مین (کیا) فرمایا اور اُس انداز سے نہ ملے آپؐ نے فرمایا "عائشہ! جس شخص سے بدزبانی کے باعث لوگ پرہیز رکھین وہ نہایت برا آدمی ہے"

باب ۱۵۵ تعریف کرنیوالون کے مُنہ پر (مٹی) جھونکنا

(۳۳۷) ابو معمرؓ نے کہا "ایک شخص کھڑا ہو کر ایک حاکم کی تعریف کرنے لگا اسپر مقداد (صحابی) اُسکے مُنہ پر مٹی جھونکنے لگے اور کہا کہ "ہملوگون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ تعریف کرنے والون کے مُنہ پر مٹی جھونک دیا کرین" ***

(۳۳۸) ایک شخص ابن عمرؓ کے سامنے کسی کی تعریف کرنے لگا ابن عمرؓ اُسکے مُنہ کی طرف مٹھی سے خاک پھینکنے لگے اور کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تعریف کرنے والون کو (تعریف کرتے) دیکھو تو اُنکے مُنہ پر خاک جھونک دو"

(۳۳۹) رجاءؓ نے کہا "ایک دن مین محجن (صحابیؓ) کے ساتھ چلا چلتے چلتے ہم بصرے والون کی مسجد تک پہونچا مسجد کے کئی دروازے تھے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک دروازے پر بُریدہ اسلمیؓ بیٹھے ہوے ہین اور سکبہ نام ایک شخص مسجد مین تھا وہ بہت لانبی نماز پڑھا کرتا جب ہم لوگ مسجد کے دروازے پر پہونچے وہ چادر اُوڑھے ہوے تھا اور بریدہؓ دل لگی باز آدمی تھے بولے "محجن! تم بھی سکبہ ہی کی طرح نماز پڑھتے ہو؟ محجنؓ نے اسکا کچھہ جواب نہین دیا اور لوٹ آئے رجاءؓ کہتے ہین "محجنؓ نے کہا کہ "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھہ پکڑ لیا اور چلے چلتے چلتے اُحُد (پہاڑ) پر چڑھ گئے پھر مدینے کی طرف دیکھہ کر فرمایا "خرابی ہے اُسکی مان کی اس بستی کو جہان کے لوگ نہایت آباد چھوڑ کر الگ ہوجاوینگے دجال اِدھر آویگا پھر مدینے کے ہر دروازے پر فرشتہ ننگی (تلوار) لیئے ہوے پاکر اندر نہین آوے گا پھر آپؐ (پہاڑ سے) اُتر چلے جب مسجد مین آچکے تو آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے سجدہ کرتا ہے رکوع کرتا ہے

مجھے فرمایا "یہ کون شخص ہے؟ میں بڑھا بڑھا کر اسکا حال عرض کرنے لگا "یا رسول اللہ یہ فلاں شخص ہے ایسا ہے ایسا ہے" اسپر آپ نے فرمایا "بس بس کہیں اسکو سنا کر ہلاک کر ڈالنا" پھر آپ چلے جب اپنے حجروں کے قریب پہونچے اپنے دونوں ہاتھ جھاڑ کر فرمانے لگے "دین میں آسانی (اختیار کرنا) بہتر ہے دین میں آسانی (اختیار کرنا) بہتر ہے" آپ نے یہ کلمہ تین بار فرمایا*

۱۵۶ نظم میں تعریف کرنا

(۳۴۰) اسود بن سریع رض نے کہا "میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں حاضر ہوکر عرض کی "یا رسول اللہ! میں نے خدا کی حمد میں کچھ کہا ہے اور آپ کی شان میں بھی" اسپر آپ نے فرمایا "ہاں تیرا پروردگار تو حمد کو پسند کرتا ہے" تب تو میں زور زور سے گانے لگا پھر ایک دراز قد چند لے آدمی نے اندر آنیکی اجازت چاہی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مجھے) فرمایا "چپ" پھر وہ آدمی آیا کچھ دیر باتیں کیں پھر چلا گیا پھر میں گانے لگا (اتنے میں) پھر وہی شخص آیا پھر آپ نے مجھے چپ کیا پھر چلا گیا دو یا تین بار یہی اتفاق ہوا تو میں نے عرض کی "یہ کون شخص ہے جسکے لیے حضور مجھے چپ کرتے ہیں؟" فرمایا "یہ شخص لغو (بات) پسند نہیں کرتا"*

(۳۴۱) اسود بن سریع رض نے کہا "میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی "میں نے آپ کی اور اللہ عزوجل کی تعریف کی ہے"*

۱۵۷ شاعر کے شر کے خوف سے اُسے کچھ دینا

(۳۴۲) ابو نجید رض نے کہا "ایک شاعر عمران بن حصین رض کے پاس آیا انھوں نے اُسے کچھ دیا کسی نے اُن سے کہا "آپ شاعر کو دیتے ہیں؟" انھوں نے کہا "میں نے اپنی آبرو بچائی"*

۱۵۸ دوست کی ایسی تعظیم نکرے جو اسپر گران ہو

(۳۴۳) محمد (ابن سیرین) رح نے کہا "اگلے لوگ کہا کرتے تھے کہ دوست کی ایسی

تعظیم نکرو جو اُسپر گران ہو ✤

۱۵۹ ملاقات

(۳۴۴) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اُسکی ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس آنے والے سے فرماتا ہے تو اچھا تیرا چلنا پھرنا اچھا اور بہشت مین تو نے اپنی جگہ ٹھہرالی ✤

(۳۴۵) اُمّ درداء رضہ نے کہا "سلمان رضہ پاپیادہ چادر اوڑھے پائجامہ چڑھائے مدائن سے شام مین ہم لوگون کی ملاقات کو آئے" ابن شوذب رضہ نے سلمان رضہ کو دیکھا چادر اوڑھے ہوے سر مُنڈا ہوا دونون کان گرے ہوے یعنی وہ ارفش تھے کسی نے اُن سے کہا "آپ نے اپنی جان کو بھون ڈالا" کہنے لگے "بھلائی تو بس آخرت کی بھلائی ہے" ✤

۱۶۰ کہین ملاقات کو گئے وہین کھانا بھی کھالیا

(۳۴۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی انصاری کے گھر ملاقات کو گئے وہین کھانا بھی کھایا پھر جب وہان سے چلنے لگے اُس مکان کے کسی مقام کو بتایا وہان آپؐ کے لیے کوئی چیز دھلوا کر بچھوادی گئی آپؐ نے اُسپر نماز پڑھی اور گھر والون کو دعائین دین ✤

(۳۴۷) ابوخلدہ رضہ نے کہا "عبدالکریم (یعنی) ابوامیہ ابوالعالیہ رضہ کے یہان کمل پہنکر آئے اِسپر اُن سے ابوالعالیہ رضہ نے کہا "یہ تو راہبون کا کپڑا ہے مسلمان لوگ ملاقات کے لیے زینت کرلیا کرتے تھے ✤

(۳۴۸) اسماء رضہ کے (آزاد کردہ) غلام عبداللہ نے کہا "اسماء رضہ نے ایک طیلسانی جبہ نکال کر مجھے دکھایا اُس مین ایک بالشت کی ریشمی جیب لگی ہوئی تھی اور اُسکے دونون جانب چاک بھی تھے اور ریشمی ہی گوٹ لگی ہوئی تھی کہنے لگین "یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جبہ ہے جمعے کے دن اور جب کہین باہر کے لوگ آپؐ سے ملنے آتے تو آپؐ اِسی کو پہنا کرتے ✤

ارفش کے معنی چوڑے کان ۱۲ منہ

۷۶

یعنی گریبان ۱۲

طیلسان ایک قسم کی چادر ۱۲

یعنی ریشمی ۱۲

(۳۴۹) عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا " حضرت عمر رضؓ ریشمی حُلّہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی حضور مین لائے اور عرض کی " حضور اسکو خرید لین اور جمعے کے دن یا جب باہر سے لوگ حضور مین آوین تو اسکو پہنا کرین" آپؐ نے فرمایا " اسکو تو وہی پہنے جسکا آخرت مین کچھہ حصہ نہو" پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس کئی حُلّے (ویسے ہی) آئے آپؐ نے ایک حُلّہ حضرت عمر رضؓ کے یہان ایک حُلّہ حضرت اُسامہ رضؓ کے یہان ایک حُلّہ حضرت علی رضؓ کے یہان بھیج بھیج دیا تب تو حضرت عمر رضؓ نے عرض کی " یا رسول اللہ! حضور نے وہ حُلّہ میرے پاس بھیجدیا ہے اور اُسکے بارے مین جو حضور نے فرمایا ہے مجھے یاد ہے" نبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا " اُسکو بیچ ڈالو یا اور کسی کام مین لاؤ" ✤

۱۶۱ ملاقات کی فضیلت

(۳۵۰) نبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا " ایک شخص اپنے کسی بھائی کی ملاقات کو کہین چلا اللہ تعالیٰ نے اُسکے بر سر راہ ایک فرشتہ مقرر کیا فرشتے نے پوچھا کہان؟ اُسنے کہا " میرا ایک بھائی اس بستی مین ہے وہین جاتا ہون" فرشتے نے پوچھا تجھپر اُسکا کچھہ احسان ہے جسکی نگاہداشت کرتا ہے" کہا " نہین مین اُسے فقط خدا کے لیے دوست رکھتا ہون" فرشتہ بولا " تو ہم کو بھی اللہ نے تیرے پاس (پیام دیکر) بھیجا ہے کہ جس طرح تو اُسے دوست رکھتا ہے خدا بھی تجھے دوست رکھتا ہے" ✤

۱۶۲ کسی جماعت سے محبت رکھنا اور اُس تک (عمل مین) نہ پہونچنا

(۳۵۱) ابو ذر رضؓ نے کہا " مین نے عرض کی " یا رسول اللہ! کوئی شخص کسی جماعت سے محبت رکھتا ہے مگر عمل مین اُسکے برابر نہین پہونچ سکتا ہے" آپؐ نے فرمایا " ابو ذر! تم جس سے محبت رکھوگے اُسی کے ساتھہ رہوگے" مین نے عرض کی " مین تو خدا اور اُسکے رسول سے محبت رکھتا ہون" آپؐ نے فرمایا " ابو ذر! تم جس سے محبت رکھوگے اُسی کے ساتھہ رہوگے ✤

(۳۵۲) انس رضؓ نے کہا " ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے پوچھا

یا نبی اللہ! قیامت کب ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا "تو نے قیامت کے لیے کیا طیاری کی ہے؟" اُس نے عرض کی "مین نے کچھ بڑی طیاری تو نہین کی مگر مین خدا اور اُسکے رسولؐ سے محبت رکھتا ہون" آپؐ نے فرمایا "آدمی جس سے محبت رکھیگا اُسیکے ساتھ ہوگا" انس رضؓ کہتے ہین "مسلمانون کو اسلام کے بعد اُس دن سے زیادہ خوش مین نے کبھی نہین دیکھا"

باب ۱۶۳ بڑے کی بزرگی

(۳۵۲) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص چھوٹے پر مہربانی نکرے اور بڑے کا حق نہ پہچانے وہ ہم سے نہین"

(۳۵۴) وہی حدیث نمبر (۳۵۳)

(۳۵۵) وہی حدیث نمبر (۳۵۳)

(۳۵۶) وہی حدیث (نمبر ۳۵۳) بتقدیم وتاخیر الفاظ

(۳۵۷) وہی حدیث نمبر (۳۵۳) بتغییر بعض الفظ

باب ۱۶۴ بڑے کی بزرگداشت

(۳۵۸) اشعری رضؓ نے کہا "بوڑھے مسلمان اور حافظ قرآن جو فقط پڑھنے ہی مین غلو نہ رکھتا ہو نہ عمل مین اُس سے علیحدہ رہے اور عادل حاکم ان لوگون کی بزرگداشت خدا ہی کی بزرگداشت ہے"

(۳۵۹) حدیث باب (۱۶۳)

باب ۱۶۵ بولنے مین اور پوچھ پاچھ مین بڑا آدمی ابتدا کرے

(۳۶۰) رافع بن خدیج رضؓ اور سہل بن ابی حثمہ رضؓ نے کہا "عبداللہ بن سہل رضؓ اور محیصہ بن مسعود رضؓ دونون خیبر آئے اور وہان کھجور کے باغ مین علیحدہ علیحدہ ہوگئے پس عبداللہ بن سہل رضؓ کو کسی نے مار ڈالا پھر تو عبدالرحمن رضؓ سہل رضؓ کا بیٹا اور حویصہ اور محیصہ مسعود رضؓ کے دونون بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوکر اپنے (مقتول) آدمی کے بارے مین عرض

یعنی حامل حدیث ... (حاشیہ)

معروض کرنے لگے عبدالرحمن نے پہلے بولنا شروع کیا اور وہی سب سے چھوٹا تھا
حضرتؐ نے اُس سے فرمایا " بڑون کی بڑائی کا خیال رکھا کر پہلے بڑے کو بولنا
چاہیئے" پھر اُن لوگون نے دربارۂ اپنے (مقتول) آدمی کے کلام کیا حضرتؐ نے
فرمایا " پچاس آدمی تمھارے خاندان کے قسم کھائین" اور قاتل کی نشاندہی کرین
تو البتہ تم لوگ (یہودیون سے) خون کا عوض پانے کے مستحق ہوگے" اُنھون نے
عرض کی " یارسول اللہ! ہم لوگون نے تو دیکھا نہین ہے" آپؐ نے فرمایا " تب
یہودیون کے پچاس آدمی قسم کھا کر بری ہو جا سکتے ہین" اُنھون نے عرض
کی " یارسول اللہ! وہ لوگ تو کافر ہین" تب حضرتؐ نے اپنی طرف سے اُن لوگونکو
فدیہ (دیت) دلوادیا سہل کہتا تھا کہ " مجکو بھی ایک اونٹ (دیت کے) اونٹونمین سے
ملا تھا مین اُن اونٹون کے شترخانے مین گیا بس اُسنے مجھے ایک لات لگائی *

۱۶۶
بڑا نہ بولے تب چھوٹا بولے کہ نہین ؟

(۱۶۱۳) ابن عمرؓ نے کہا " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " بتاؤ تو کون
درخت ہے جسکی مثال (ٹھیک) مسلمان آدمی کی مثال ہے خدا کے حکم سے ہر وقت
میوہ لاتا ہی رہتا ہے پتا اُسکا (کبھی) نہین گرتا" میرے دل مین گزرا کہ کھجور کا
درخت ہے مگر ابوبکرؓ اور عمرؓ کے موجود ہوتے ہوئے مجھے اپنا بولنا بُرا معلوم ہوا
پھر جب یہ دونون صاحب (بھی) نہ بولے تب حضرتؐ نے فرمایا " وہ کھجور
کا درخت ہے" جب مین اپنے باپ کے ساتھ وہان سے اُٹھا کہا کہ اباجان
میرے دل مین کھجور کا درخت گزرا تھا" اُنھون نے کہا " تب تمھین کہنے سے کسنے
روکا؟ تمھارا بتادینا ایسی ایسی (بڑی بڑی فائدون کی) باتون سے بھی زیادہ
مجھے مرغوب تھا" مین نے کہا مجھے تو یہی تامل ہوا کہ جب آپ اور حضرت
ابوبکر نہین بولے تو مین کیونکر بولون" *

۱۶۷
بڑون کی سرداری

(۱۶۱۴) قیس کے بیٹے حکیمؓ نے کہا کہ اباجان نے مرنے کے وقت اپنے

بیٹون کو وصیت کی "اللہ سے ڈرتے رہو بڑون کو سرداری دو لوگ جب
بڑون کو سردار بنائینگے تو اپنے باپ کی (طرح اُنکی) نگاہداشت کرینگے اور
(کم سن) چھوٹون کو سردار بنائینگے تو اپنے برابر والون مین وہ بیٹھے رہینگے
مال اور مال کے حاصل کرنے کی صورتین ہرگز مت چھوڑ لو مال ہی سے
سخی آدمی کی بابت ہوتی ہے اور مال ہی سے آدمی بخیل سے بیغرض رہ سکتا ہے
اور لوگون سے مانگ جاہ ہرگز نکرنا مانگنا آخر درجے کی کمائی ہے اور جب مین
مرجاؤن مجھپر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نوحہ نہین
ہوا تھا اور مجھے ایسی جگہ دفن کرنا کہ میرے دفن کی بکر بن وائل کو خبر نہ ہو
کیونکہ مین جاہلیت مین اُن لوگون کو غفلت[1] دیا کرتا تھا" +

۱۶۸ پہلا پھل اُسکو دینا جو موجود لڑکون مین چھوٹا ہو

(۳۶۳) ابوہریرہ رض نے کہا "جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پاس
نیم پختہ خرما آتا آپ یہ دعا فرماتے "یا اللہ! میرے شہر مین میرے مُد مین میرے
صاع مین برکت دے برکت پر برکت پھر وہ خرما جو لڑکے اُسوقت آپ
کے پاس ہوتے اُن مین سب سے چھوٹے کو عطا فرماتے" +

۱۶۹ چھوٹے پر مہربانی

(۳۶۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص چھوٹے
پر مہربانی نکرے اور بڑے کا حق نہ پہچانے وہ ہم سے نہین" +

۱۷۰ لڑکون کو گلے لگانا

(۳۶۵) یعلے بن مُرّہ رض نے کہا "کہین کھانے کی بُلاہٹ تھی ہم لوگ
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُدھر چلے راہ مین (امام) حسین
(علیہ السلام) کھیل رہے تھے پس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لپک کر سبکے
آگے بڑھگئے اور اپنے دونون (مبارک) ہاتھ پھیلا دیئے تو وہ (امام حسین رض
یا خود آپ) کبھی اِدھر جاتے کبھی اُدھر جاتے اُنکو ہنساتے تھے اسی مین

[1] یعنی دھوکہ بازی کیا کرتا تھا ۱۲ منہ

انکو پکڑ بھی لیا پھر اپنا ایک ہاتھ اُنکی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دوسرا ہاتھ سر مین
لگایا پھر اُنکو گلے سے لپٹا لیا اور چوما پھر فرمایا "حسین میرا ہے مین حسین کا ہون
جسے حسن اور حسین سے محبت ہو گی اُس سے خدا کو محبت ہو گی یہ دونون بھی
منجملہ اسباط کے دو سبط ہین" ✤

باب ۱۷۱ چھوٹے لڑکے کو چومنا

(۳۶۶) محمد بن بکیر رض نے کہا کہ "بکیر رض نے عبد اللہ بن جعفر رض کو عمر بن ابی سلمہ رض
کی بیٹی زینب کو چومتے دیکھا اُس وقت وہ دو برس کی یا قریب اسکے تھی" ✤

(۳۶۷) حسن رض نے کہا "ہو سکے تو اپنی بی بی یا کسی چھوکری کے سوا گھر کی
کسی عورت کے بال پر نظر مت کر" ✤

باب ۱۷۲ لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرنا

(۳۶۸) حضرت عبد اللہ بن سلام رض کے بیٹے یوسف رض نے کہا "رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود مین بٹھایا اور
میرے سر پر ہاتھ پھیرا" ✤

(۳۶۹) عائشہ رض نے کہا "مین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہان گڑیان
کھیلا کرتی اور بھی کئی لڑکیان میرے ساتھ کھیلتی تھین تو جب حضرت اندر
آتے وہ سب (ادھر ادھر) چل دیتین تو آپ اُن سب کو میرے پاس بھیجدیتے
اور وہ سب میرے ساتھ کھیلتی تھین" ✤

باب ۱۷۳ چھوٹے لڑکے کو "اے میرا بچا" کہنا

(۳۷۰) ابو عجلان محاربی رض نے کہا "مین ابن زبیر رض کے لشکر مین تھا کہ میرا
ایک چچازاد بھائی مرگیا اور اپنے ایک اونٹ کو خدا کی راہ مین خیرات کر دینے
کی وصیت کر گیا مین نے اُسکے بیٹے سے کہا کہ "مین ابن زبیر رض کے لشکر مین
ہون (مجھے ضرورت ہے) اونٹ تو مجھی کو دیدے" اُس نے کہا "ابن عمر رض
کے پاس چلو اُن سے پوچھ لین" پھر ہم لوگ ابن عمر رض کے پاس آئے اُس نے میرے

بھتیجے نے اُن سے پوچھا کہ میرا باپ مرگیا اور اپنے اونٹ کو خدا کی راہ مین خیرات کرنے کی وصیت کرگیا ہے اور یہ (ابو عجلانؓ) میرے چچیرے رشتہ دار ہین اور ابن زبیرؓ کے لشکر کے سپاہی ہین انکو مین وہ اونٹ دیدون ؟ ابن عمرؓ نے کہا "میرا بچا! سب اچھے کام خدا ہی کی راہ ہے اگر تمھارے باپ نے اپنا اونٹ خدا کی راہ مین خیرات کرنے کی وصیت کی ہے تو جب تم مسلمانونکو مشرکون سے لڑتے ہوے دیکھو تو اُن مسلمانون کو اونٹ دیدینا اور یہ شخص اور اسکے ساتھی سب تو چھوکرون کی راہ مین ہین یہ دیکھتے ہین کسکا سکہ چل نکلتا ہے" ۞

(۳۷۱) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص لوگون پر مہربانی نہین کریگا خدا بھی اُسپر مہربان نہوگا" ۞

(۳۷۲) حضرت عمرؓ نے کہا "جس شخص مین رحم نہین اُسپر بھی رحم نہین جو بندون کی خطا نہین بخشتا اُسکی بھی بخشائش نہین جس شخص مین (خطا سے) درگذر نا نہین اُس (کی خطا) سے بھی درگذر نہین اور جو خود نہ بچے اُسکا بچاؤ نہین" ۞

باب ۱۷۳ زمین والون پر مہربانی کر

(۳۷۳) حضرت عمرؓ نے کہا "جس شخص مین رحم نہین اُسپر بھی رحم نہین جو بخشتا نہین اُسکی بھی بخشائش نہین جو خدا کی طرف رجوع نہین کرتا خدا بھی اُسکی طرف رجوع نہین ہوتا اور جو خود نہ بچے اُسکا بچاؤ نہین" ۞

(۳۷۴) قرہؓ نے کہا "ایک شخص نے عرض کی "یارسول اللہ! مین بکری ذبح کرتا ہون اُسپر بھی مجھے رحم آتا ہے یا یون عرض کی کہ "مجھے بکری ذبح کرتے ہوے رحم (افسوس) آتا ہے" آپؐ نے فرمایا "بکری پر تجھے رحم آتا ہے تو اللہ تعالی بھی تجھپر دونا رحم فرمائے گا" ۞

(۳۷۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مہربانی اُسکے دل سے نکال لی جاتی ہے جو بدبخت ہوتا ہے" ۞

(۳۷۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص لوگون پر رحم نہین

کرتا اللہ بھی اُسپر رحم نہین فرماتا"۔

باب ۱۷۵ بچون پر مہربانی

(۳۷۷) انس رضہ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بال بچون پر اور لوگون کی بنسبت بہت زیادہ مہربان تھے اور آپؐ کے ایک شیرخوار صاحبزادے (شہر) مدینہ کے کنارے (دودھ پلائی کے یہان رہتے) تھے دودھ پلائی کے شوہر لوہار تھے ہم لوگ اُنکے یہان جاتے اُنکا مکان اذخر کے دھوئین سے بھرا ہوتا آپؐ صاحبزادے صاحب کو چومتے اور سونگھتے"۔

(۳۷۸) ابوہریرہ رضہ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین ایک شخص حاضر ہوا اور اُسکے ساتھ ایک لڑکا تھا وہ اُس لڑکے کو اپنے (بدن) سے لپٹانے لگا اِسپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو اس لڑکے کو پیار کرتا ہے؟ عرض کی۔ "ہان حضرت بہت پیار کرتا ہون"۔ فرمایا "(اچھا) تو جسقدر تو اسپر مہربان ہے اُس سے کہین زیادہ اللہ تجھپر مہربان ہے وہ سب مہربانی کرنے والون سے زیادہ مہربانی کرنے والا ہے"۔

۱۷۶ چوپایون پر رحم کرنا

(۳۷۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص کہین چلا جاتا تھا اُسکو پیاس کی شدت ہوئی ایک کنُوان مل گیا اُس نے اُس مین اُتر کر پانی پیا پھر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کُتا زبان نکالے ہوئی مارے پیاس کے نمناک زمین چاٹ رہا ہے اُس شخص نے کہا "اس کُتے کی بھی پیاس سے وہی نوبت ہے جو میری تھی بس پھر کنُوئین مین اُتر گیا اور اپنے موزون مین پانی بھر کر اُنکو مُنہ سے پکڑ کر نکلا اور کُتے کو (خوب) پلایا بس اللہ نے اُسکی قدر فرمائی اور اُس کو بخشدیا صحابہ رض نے عرض کی "یارسول اللہ! کیا ہم لوگون کو چوپایون (کے ساتھ سلوک کرنے) مین بھی ثواب ہے؟ فرمایا "سارے جاندار (کو سکھ دینے) مین ثواب ہے"۔

(۳۸۰) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایک عورت پر ایک

بلّی کے سبب سے عذاب ہوا اُسنے بلّی کو (باندھ) رکھا تھا بس وہ مارے بھوک کے مرہی گئی اسی قصور پر وہ عورت دوزخ مین ڈالی گئی خدا جانے اُس عورت سے یہ بات کہی گئی کہ تو نے باندھا تھا تو نہ اُسکو کھلایا نہ پلایا نہ اُسکو چھوڑ ہی دیا کہ وہ گرا پڑا زمین کا کھالیتی ؞

(۳۸۱) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "لوگو! رحم کرو تمپر بھی رحم ہوگا اور بخشدیا کرو خدا تمھین بھی بخشدے گا اُن لوگون کی خرابی ہے جنکو بات کا کچھہ اثر نہین ہوتا (اُنکی مثال قیف کی ہے کہ جو چیز اُسمین دیجاتی ہے ٹھہرتی ہی نہین گویا) وہ لوگ باتون کی قیف ہین اڑے رہنے والون کی خرابی ہے جو جان بوجھکر اپنی غلطی پر اڑے رہتے ہین ؞

(۳۸۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص رحم کرے اگرچہ کسی ذبح کیے ہوے جانور ہی پر کیون نہو خدا بھی اُسپر قیامت کے روز رحم فرمائے گا" ؞

۱۷۷
چڑیا (چڑیا) کا بچہ لے لینا

(۳۸۳) عبد اللہ رضہ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک منزل مین اُترے وہان ایک شخص نے حمرہ کے بیضے لے لیے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر آکر کلکلانے لگی آپ نے فرمایا "کسنے تم مین سے اسکے بیضون کو لے کر اسے پریشان کیا ہے" ایک شخص نے عرض کی "ہان یارسول اللہ! اسکے بیضے مین نے لیے ہین" آپ نے فرمایا "اسپر رحم کرکے بیضون کو پھیر دے"

۱۷۸
پنجرے مین چڑیا رکھنا

(۳۸۴) ہشام بن عروہ رضہ نے کہا "مکے مین ابن زبیر رضہ اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضہ چڑیا پنجرون مین رکھا کرتے" ؞

(۳۸۵) انس رضہ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لائے ابو طلحہ رضہ کے بیٹے ابو عمیر رضہ کو دیکھا اور (اسکے پہلے) اُسکے پاس ایک لال تھا وہ اُس سے کھیلتا تھا تو آپ نے فرمایا "ابو عمیر! نغیر کیا ہوا" یا فرمایا "نغیر کہان ہے" ؞

۱۷۹
لوگون مین یہان کی وہان اچھی بات بولنا

(۳۸۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص لوگون مین میل کرانے

لفظا صد یسٹر حشاش الارض ہے یعنی کیڑے مکوڑے جو زمین پر ہون

کے لیے اچھی بات بولے یا اچھی ہی بات اِدھر کی اُدھر کرے (خواہ واقعی ہو یا غیر واقعی) وہ شخص جھوٹا نہیں ہے اُمِّ کلثوم رضؓ (راویہ) کہتی ہیں کہ "میں نے حضرتؐ کو تین موقع کے سوا اور کہیں جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سُنا لوگوں کے میل کرانے میں اور شوہر کا بی بی سے کچھ بولے یا بی بی شوہر سے" ❊

۱۸۰ جھوٹ کا بولنا ٹھیک بات نہیں ہے

(۳۸۷) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "سچ بولنے کا التزام رکھو سچ بولنے سے انسان نکوکار ہوجاتا ہے اور نکوکاری سے بہشت میں پہونچ جاتا ہے اور سچ بولتے بولتے آدمی خدا کے یہاں صدیق (بڑا ہی سچا) لکھدیا جاتا ہے جھوٹ سے بچتے رہنا جھوٹ بولنے سے آدمی بدکار ہوجاتا ہے اور بدکاری دوزخ میں پہونچا دیتی ہے اور جھوٹ بولتے بولتے آدمی خدا کے یہاں کذّاب (بڑا ہی جھوٹا) لکھدیا جاتا ہے" ❊

(۳۸۸) عبداللہ رضؓ نے کہا "جھوٹ بولنا پکّے ارادے سے ہو یا کھیل سے ٹھیک بات نہیں ہے بلکہ اتنا بھی نہیں چاہیے کہ لڑکے سے (بہلانے کے واسطے) کچھ وعدہ کرے پھر اُس وعدے کو پورا نکرے" ❊

۱۸۱ لوگوں کی ایذا سہنے والا

(۳۸۹) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو مسلمان لوگوں میں مل جُل کے رہے اور لوگوں کی ایذا اُٹھاوے اُس سے بہتر ہے جو نہ مل جُل کے رہے نہ ایذا اُٹھاوے"

۱۸۲ گالی سہہ جانا

(۳۹۰) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "گالی سُنکر سہہ جانا خدا سے زیادہ کسی میں نہیں ہے لوگ خدا کا بیٹا ٹھہراتے ہیں اور وہ اُنکو عافیت سے رکھتا ہے اور اُنکو روزی پہونچاتا ہے"

(۳۹۱) عبداللہ رضؓ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے (کبھی کبھی) کچھ تقسیم کیا کرتے اُسی طرح آپؐ نے کوئی چیز تقسیم فرمائی تو ایک انصاری نے کہا "خدا کی قسم اِس تقسیم میں للّٰہیت تو مقصود نہیں ہے میں نے (اپنے دل میں) کہا میں اِسکی خبر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضرور کرونگا بس میں آپؐ کے پاس حاضر ہوا

آپ اپنے یاردن مین تشریف رکھتے تھے مین نے آہستہ سے آپ کو خبر کردی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بات بہت سخت معلوم ہوئی اور چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ کو غصہ آگیا تب مجکو مناسب معلوم ہوا کہ مین آپکو خبر نکرتا پھر آپ نے فرمایا "موسیٰ کو اس سے بھی بڑھکر ایذا دی گئی پھر انھون نے صبر ہی کیا" +

باب ۱۸۳ آپس کی اصلاح

(۳۹۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مین تمھین نماز روزہ خیرات سے بھی زیادہ درجے کی چیز بتا دون؟ صحابہؓ نے عرض کی "ہان یا رسول اللہؐ فرمایا آپس کی اصلاح اور آپس کا بگاڑ تو مونڈ ہی ڈالتا ہے" +

(۳۹۳) ابن عباس رضؓ نے کہا "خدا سے ڈرتے رہو اور آپس کی اصلاح رکھو یعنی دنیا کہ خدا سے ڈرتے رہنا اور آپس کی اصلاح رکھنا مسلمانون پر خدا ہی کی فرمائش ہے"

باب ۱۸۴ سچا سمجھنے والے سے جھوٹ بولنا

(۳۹۴) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بڑی ہی خیانت ہے کہ کوئی مسلمان بھائی تمھین تو سچا سمجھتا ہو اور تم اُس سے کوئی جھوٹ بات کہدو (اور وہ یقین کرلے)" +

باب ۱۸۵ مسلمان بھائی سے وعدہ ہی نکرے کہ خلاف وعدگی ہو

(۳۹۵) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "(مسلمان) بھائی سے مت جھگڑا کرو مت ٹھٹھا کرو نہ اُس سے کوئی وعدہ کرو کہ خلاف وعدگی ہو جائے" +

باب ۱۸۶ ذات پر طعنہ

(۳۹۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری اُمت دو بات نچھوڑیگی نوحہ کرنا اور ذات کا طعنہ دینا" +

باب ۱۸۷ اپنی قوم کی محبت

(۳۹۷) فسیلہ رضؓ کے باپ نے کہا "مین نے پوچھا یا رسول اللہؐ اپنی (ظالم) قوم

کے ظلم کرنے مین مدد کرنا بھی عصبیت ہے؟ فرمایا "ہان یہ بھی عصبیت ہے"۔

باب ۱۸۸ کوئی کسیکو چھوڑ دے

(۳۵۹۸) حضرت عائشہ رض کے مادرزاد بھائی کے بیٹے عوف رض نے کہا "حضرت عائشہ رض نے کچھ خرید و فروخت کی تھی یا کسی کو کچھ دیدیا تھا انکو خبر ہوئی کہ اُس معاملے مین ابن زبیر بولے ہین کہ "قسم خدا کی عائشہ (اس فضول خرچ سے) باز آوین نہین تو ہم اُن کا مدد خرچ بند کر دینگے" حضرت عائشہ رض نے پوچھا کہ "(واقعی) ابن زبیر نے ایسا کہا ہے"؟ لوگون نے عرض کی "ہان کہا ہے" اُنھون نے کہا کہ "اچھا تو خدا کی قسم مین بھی ابن زبیر سے کبھی بات نکرونگی" حضرت عائشہ رض نے جب چھوڑ ہی دیا اور اسکو عرصہ بھی گزر گیا تب تو ابن زبیر رض نے اصحاب مہاجرین سے سفارش کرائی حضرت عائشہ رض نے جواب دیا "قسم خدا کی مین اُسکے بارے مین کسی کی سپارش کبھی منظور نکرونگی اور جو نذر مین کر چکی ہون اُسکو کبھی نہ توڑونگی پھر جب اور مدت گزری ابن زبیر رض نے قبیلہ بنی زہرہ کے دو صحابی مسور بن مخرمہ رض اور عبد الرحمن بن الاسود رض سے کہا "مین آپ دونون صاحبون کو قسم دیتا ہون کہ حضرت عائشہ رض کے یہان چلیے مجھے چھوڑ دینے کی نذر کرنا اُنکو حلال نہین ہے" اسپر مسور رض اور عبد الرحمن رض دونون صاحب عبد اللہ بن زبیر رض کو اپنی چادرون کے اندر لیکر چلے یہان تک کہ حضرت عائشہ رض کے یہان پہونچکر آواز دی اور بولے "السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہم لوگ آوین"؟ حضرت عائشہ رض نے فرمایا "آتے جاؤ" دونون صاحبون نے پوچھا ام المومنین! ہم سب کے سب آجائین؟ فرمایا "ہان سب آؤ" اور حضرت عائشہ کو یہ تو معلوم نہ تھا کہ اُنکے ساتھ عبد اللہ بن زبیر رض بھی ہین بس جب وہ لوگ اندر گئے ابن زبیر رض بھی پردے مین اندر تک چلے گئے اور حضرت عائشہ رض کے گلے سے لپٹ گئے اور رو رو کر اُنکو قسم دینے لگے اور مسور رض اور عبد الرحمن رض بھی حضرت عائشہ رض کو قسم دینے لگے کہ ضرور بولیے اور

خلاف حق کے طرفداری کرنا ہے

ابن زبیر کا عذر قبول کیجیے اور دونوں بولے کہ "آپ کو تو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوڑ دینے سے منع فرمایا ہے اور مسلمان کو حلال نہیں ہے کہ (مسلمان) بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے" بس جب اُن لوگوں نے بہت اصرار کیا تب حضرت عائشہؓ بھی رو رو کر نصیحت کرنے لگیں اور فرمایا "میں نے نذر کی ہے اور نذر سخت ہے" اسپر بھی وہ لوگ وہاں سے نہ ہٹے یہاں تک کہ وہ ابن زبیرؓ سے بولیں پھر اپنی نذر کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کیے بی بی عائشہؓ اس کفارے کے بعد بھی برابر یاد کر کر کے اسقدر رویا کرتیں کہ آپ کی چادر آنسوؤں سے تر ہو جاتی" +

۱۸۹ مسلمان سے کنارہ کشی

(۳۹۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بغض مت رکھا کرو حسد مت کیا کرو کتراست جایا کرو خدا کے بندو اسب کے سب بھائی بن جاؤ اور مسلمان کا مسلمان کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دینا حلال نہیں ہے" +

(۴۰۰) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کسی (مسلمان) کو کسی (مسلمان) بھائی کا تین دن سے زیادہ چھوڑ دینا حلال نہیں ہے کہ دونوں کہیں مل جائیں تو یہ اُس سے علحدہ رہے وہ اس سے علحدہ رہے اور جو پہلے سلام کرے وہی دونوں میں اچھا ہے" +

(۴۰۱) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بغض مت رکھا کرو حسد مت کیا کرو خدا کے بندو! آپس میں بھائی ہو رہو" +

(۴۰۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جن دو شخصوں نے اللہ کے واسطے" یا فرمایا "اسلام کے سبب سے" آپس میں دوستی کی اُن کے آپس میں کسی گناہ ہی سے تفرقہ پڑیگا جو دونوں میں کسی سے ہو پڑے" +

(۴۰۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کو مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع کرنا (چھوڑ دینا) حلال نہیں ہے جب تک وہ دونوں اپنی اپنی قطعیت پر اڑے ہوئے ہیں وہ دونوں حق سے بچل گئے ہیں جو پہلے جھکیگا اُسکا

یہی پہلے جھکنا کفارہ ہو گیا اور جو دونوں اپنی اپنی قطعیت پر مر ہی گئے تو دونوں میں سے
کوئی کبھی جنت میں نہ جائے گا اور جو ایک نے سلام کیا اور دوسرے نے اُس کا جواب
نہ دیا تو فرشتہ اُسکا جواب دیدیتا ہے اور اُس دوسرے کا جواب شیطان دیتا ہے"۔

(۴۰۴) حضرت عائشہ رضؓ نے کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مجھسے)
فرمایا "میں تمہاری خفگی اور خوشی کو خوب ہی پہچان لیتا ہوں" میں نے عرض کی "یا
رسول اللہ! کیونکر؟" فرمایا "جب تم خوش رہتی ہو تو یوں قسم کھاتی ہو محمد کے رب
کی قسم، اور جب خفا ہوتی ہو تو یوں کہتی ہو "ابراہیم کے رب کی قسم" میں نے عرض
کی "ہاں (یہ قرینہ بہت ٹھیک ہے) مگر میں فقط آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں"۔

باب ۱۹۰ (مسلمان بھائی کو سال بھر چھوڑ دینا)

(۴۰۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس کسی نے (مسلمان) بھائی
کو سال بھر تک چھوڑ دیا اُسنے اُسکا خون کیا"۔

باب ۱۹۱ (۴۰۶) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کو سال بھر چھوڑ دینا اسکا خون کرنا ہے" جو دو شخص (آپس کے رنج سے) چھوٹ جاویں

(۴۰۷) باب ۱۸۹ حدیث نمبر ۴۰۴۔
(۴۰۸) باب ۱۸۹ حدیث نمبر ۴۰۳۔

باب ۱۹۲ عداوت

(۴۰۹) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بغض مت رکھا کرو حسد مت کیا
کرو اور خدا کے بندو آپس میں بھائی بن جاؤ"۔

(۴۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن خدا کے نزدیک
دو بھاسیا آدمی نہایت ہی برا ہو گا جو یہاں انکی ایسی باتیں بنائے اور وہاں انکی ایسی"۔

(۴۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "خبردار گمان مت کیا کرو گمان
نہایت ہی جھوٹی (ناقابل اعتماد) بات ہے خود لینا نہ تو مال کی ڈاک مت بڑھاؤ اور نہ
بکنے کے واسطے مال کی (جھوٹی) تعریف کرو اور ڈاہ مت کرو اور بغض مت کرو اور

۱؎ حدیث میں لا تناجشوا ہے کہ دونوں معنی کو شامل ہے ۱۲

رشک مت کرو اور رُخ (اپنے مسلمان بھائی سے) مت پھیر لیا کرو اور خدا کے بندو! بھائی بنو"

(۱۴۱۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "پیر کے دن اور جمعرات کے دن بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین تو جتنے بندے شرک نہین کرتے سب بخش دیے جاتے ہین مگر جن دو مسلمانون مین جھگڑا ہوتا ہے اُنکے بارے مین حکم ہوتا ہے کہ یہ لوگ جب تک صلح نہ کرین تب تک اُن دونون کو مہلت دو" ❖

(۱۴۱۳) ابو درداؓ نے کہا "(یاد رکھو) مین تمھین خیرات سے اور روزہ رکھنے سے بھی زیادہ عمدہ بات بتاتا ہون آپس مین میل کرانا اور بغض تو مونڈ ہی ڈالتا ہے" ❖

(۱۴۱۴) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس شخص مین تین باتین نہون تو اللہ سوا اُسکے اور (برائیان) جسکو چاہیگا بخش دیگا ایک تو جو شخص شرک پر نہ مرے دوسرے جادوگرون کا ساتھ نہ دے جادو گر نہو تیسرے اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھتا ہو"

باب ۱۹۳ سلام کرنا قطعیت کے الزام سے بری ہونے کو کافی ہے

(۱۴۱۵) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مسلمان آدمی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دینا حلال نہین ہے جب تین دن گزر جائین مسلمان بھائی سے ملاقات کرکے اُسکو سلام کر لینا چاہیے اگر اُسنے بھی سلام کا جواب دیدیا تو دونون ثواب مین شریک ہو گئے اور اگر جواب نہین دیا تو سلام کرنے والے سے چھوڑنے کا الزام اُٹھ گیا" ❖

باب ۱۹۴ کم سن لوگون کا الگ الگ رہنا

(۱۴۱۶) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا "عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹون کو فرمایا کرتے صبح کو اُٹھتے جاؤ تو سب کے سب علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ ایک ہی مکان مین اکٹھے مت ہو مجھکو خوف ہوتا ہے کہ (مبادا) تم لوگون مین قطعیت ہو جاے یا آپس مین بگاڑ ہو پڑے" ❖

باب ۱۹۵ بے کسی کے صلاح پوچھے صلاح دیدینا

(۱۴۱۷) وہب بن کیسانؓ نے کہا "عبداللہ بن عمرؓ نے ایک چرواہا اور کچھ بکریان ایک کشادہ سیدان نہین دیکھین اور زمین پر ایک جگہ اُس سے اچھی بھی موجود تھی تو

چروا ہے سے فرمایا "تجھپر افسوس ہے بکریون کو ادھر ہٹا لے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے سر چرواہے سے اسکی عیت کے بارے مین سوال ہوگا" ✱

۱۹۶ بری مثال سے گھن کرنا۔

(۴۱۸) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہم لوگون (مسلمانون) کے لیے بری مثال نہین ہے دی ہوئی چیز کا پھر لینے والا ایسا ہے جیسے کتا کہ قے کر کے کھا لیتا ہے" ✱

۱۹۷ دھوکے اور فریب کا ذکر

(۴۱۹) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایمان دار آدمی دھوکے مین آجاتا ہے صاحب کرم ہوتا ہے اور بدمعاش آدمی چانگلا کنجوس ہوتا ہے" ✱

۱۹۸ گالی گلوج

(۴۲۰) ابن عباس رض نے کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین دو شخص گالی گلوج کرنے لگے ایک تو گالی دے رہا تھا اور دوسرا چپ تھا اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیٹھے ہوئے تھے جب دوسرے نے بھی جواب دیا تب تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ گئے لوگون نے عرض کی "حضور اٹھ آئے؟" فرمایا "فرشتے اٹھ گئے تو مین بھی انکے ساتھ ہی اٹھا یہ دوسرا شخص جب تک چپکا تھا فرشتے گالی کا جواب دے رہے تھے جب اس نے جواب دیا فرشتے اٹھ گئے" ✱

(۴۲۱) ام درداء رض نے کہا "کسی نے آکر ان سے کہا کہ "ایک شخص نے (خلیفہ) عبدالملک کے پاس تمکو برا بھلا کہا ہے" ام درداء رض بولین "جو عیب مجھ مین نہین ہے وہ عیب اگر مجکو لگایا جاتا ہے تو (خیر) بہت سی بھلائیان بھی جو مجھ مین نہین میری نسبت بیان کی جا چکی ہین" ✱

(۴۲۲) عبداللہ رض نے کہا "جب کوئی اپنے ساتھ والے سے کہتا ہے "تو میرا دشمن ہے" تو بس دونون مین ایک اسلام سے نکل جاتا ہے یہ ساتھ والے سے الگ ہو جاتا ہے قیس راوی کہتا ہے کہ مجھسے پھر ابوجحیفہ رض نے بیان

کیا کہ "عبداللہؓ نے یہی کہا تھا اگرچہ کوئی توبہ کرلے (وہ البتہ پھر اپنے حال پر لوٹ آتی ہے)"

۱۹۹ پانی پلانا

(۴۲۲) ابن عباسؓ نے کہا "آدمی کی تین سو ساٹھ جوڑ ہیں یا ہڈی کہا یا جوڑ کہا ہر دن ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے جو اچھی بولی ہے صدقہ ہے مسلمان بھائی کی مدد کرنا صدقہ ہے ایک گھونٹ پانی پلانا صدقہ ہے راستے سے تکلیف دینے والی چیزیں ہٹا دینا صدقہ ہے"

۲۰۰ گالی گلوچ کا گناہ

(۴۲۳) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "دو آدمی گالی گلوچ میں جو کچھ بکیں جب تک مظلوم کی گالی بڑھ نہ جائے سب گناہ شروع کرنے والے پر ہے"

(۴۲۵) وہی حدیث نمبر (۴۲۴)

(۴۲۶) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جانتے ہو عضہ کیا ہے" لوگوں نے عرض کی "خدا جانے خدا کا رسول جانے" فرمایا "لوگوں میں فساد ڈالنے کی نیت سے یہاں کی بات وہاں پہونچانا"

(۴۲۷) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "خدا نے فرمایا ہے کہ "ایک دوسرے کے ساتھ جھکے رہو اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے"۔

۲۰۱ گالی گلوچ کرنے والے شیطان ہیں

(۴۲۸) عیاضؓ بن حمار نے کہا "میں نے عرض کی "یا رسول اللہ! فلانا آدمی مجھے گالی دیتا ہے" فرمایا "جو دو شخص گالی گلوچ کرتے ہیں دونوں شیطان ہیں بیہودہ جھوٹ بک بک کرتے ہیں"۔

(۴۲۹) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "خدا نے فرمایا ہے "ایک دوسرے سے جھکے رہو اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور کوئی کسی پر شیخی نہ کرے" میں نے عرض کی "یا رسول اللہ! بھلا اگر کوئی شخص مجھ سے کم درجے والا اپنے لوگوں میں بیٹھکر مجھے گالی دے پھر میں اسکا جواب دوں تو اس میں بھی مجھ پر گناہ ہوگا؟" آپ نے فرمایا "جو دو شخص گالی گلوچ

کرتے ہین دونون شیطان ہین بیہودہ جھوٹ بک بک کرتے ہین عیاض رضہ راوی ہین جنھون نے
کہا "اسلام لانے کے پہلے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حربی تھا اُس زمانے
مین مین نے آنحضرتؐ کو ایک اونٹ دیا آپؐ نے اُسے قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ مجھے
مشرکون کا ہدیہ پسند نہین" ✤

۲۰۲ مسلمان کو گالی دینا

(۴۳۰) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے" ✤
(۴۳۱) انس رضہ نے کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو فحش بولتے نہ لعنت
کرتے نہ گالی دیتے خفگی مین بس اسی قدر فرماتے اسکو کیا ہو گیا اسکی پیشانی خاک آلودہ ہو" ✤
(۴۳۲) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور
اُس سے قتال کرنا کفر ہے" ✤
(۴۳۳) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کوئی کسی کو کچھ کہہ نہ بیٹھے اگر کسی کو
کافر کہہ بیٹھے گا اور وہ ایسا نہین ہے تو یہ بات کہنے والے ہی پر پڑ جائیگی" ✤
(۴۳۴) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جان بوجھکر اپنا باپ چھوڑکر
دوسرے کا بیٹا ہونا اپنے کو ظاہر کرے اُس نے کفر کیا اور جو آدمی جس قوم کا نہین ہے
اور اپنے کو اُس قوم کا ہونا ظاہر کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم مین ٹھہرالے اور جو شخص کسی کو
کافر یا خدا کا دشمن کہدے اور وہ آدمی ایسا نہ ہو تو وہ بات اُس کہنے والے پر پڑ جائیگی" ✤
(۴۳۵) سلیمان بن صرد صحابی رضہ نے کہا "دو شخص نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے سامنے گالی گفتہ کرنے لگے ایک شخص کا منہ مارے غصے کے پھول گیا اور
اُسکا چہرہ بدل گیا اسپر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مین ایسی ایک بات
جانتا ہون کہ اگر یہ شخص وہ بات کہہ لے تو یہ حالت اسکی جاتی رہے بس ایک
آدمی نے اُسکے پاس جاکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کی خبر
کی اور کہا "اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہو تب وہ کہنے لگا "چلو ہٹو کیا تم
مجھے خبطی جانتے ہو کیا مین باؤلا ہو گیا ہون" ✤

۹۳

(۶۳۳) عبداللہ رضہ نے کہا "ہر دو مسلمانوں کی درمیان خدا کیطرف سے ایک پردہ دیا ہوا ہے جب ایک نے دوسرے کو فحش کلمہ کہدیا بس خدا کے پردے کو پھاڑ ڈالا اور جب ایک نے دوسرے کو کافر کہا بس ایک ضرور کافر ہوا" +

۲۰۳ خاص لوگون کو خطاب نکرنا

(۷۳۳) عائشہ رضہ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی کام خود کیا اور لوگون کو بھی اُسکی اجازت دی تبعض لوگون کو اُس مین کچھہ تامل ہوا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسکی خبر پہونچی بس آپ نے خطبہ فرمایا اور خدا کی تعریف کرکے فرمایا "لوگون کا کیا حال ہے کہ جو کام مین کرتا ہون اُسکے کرنے مین اُن کو تامل ہوتا ہے قسم خدا کی مین خدا کو اُن کی بہ نسبت زیادہ تر جانتا ہون اور اُن کی بہ نسبت مین خدا سے بہت زیادہ ڈرتا ہون" +

(۸۳۳) انس رضہ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ناگوار بات کسی کے مُنہ پر بہت کم فرماتے تو ایک روز کوئی شخص آپ کے یہان حاضر ہوا اُس (کے بدن یا کپڑے) پر زرد زرد دھبہ تھا جب وہ اُٹھ گیا آپ نے اُس کے ہمراہیون سے فرمادیا "اگر وہ شخص مِٹا دیتا" یا فرمایا "زردی نکال ڈالتا (تو بہتر تھا)" +

۲۰۴ تاویل کرکے کسیکو "او منافق" کہنا

(۹۳۳) علی رضہ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور زبیر بن العوام رضہ کو گھوڑے پر بھیجا اور فرمایا "تم لوگ برابر فلانے باغ تک چلے جاؤ وہان ایک عورت مشرکون کے نام حاطب کا ایک خط لیے ہوے ملیگی اُسکو میرے پاس پکڑ لاؤ" بس جہان پر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نشان دیا تھا وہین پر وہ عورت اپنے اونٹ پر ہم لوگون کو ملی ہم لوگون نے کہا "خط کہان ہے؟" وہ کہنے لگی "میرے پاس کوئی خط نہین ہے" تب ہمنے اُسکی اور اُسکے اونٹ کی تلاشی لی میرا ساتھی بولا "خط تو کہین نظر نہین آتا" مین نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلط نہین فرمایا ہے اُسی کی قسم جسکے ہاتھہ مین میری

جان ہے نکالتی ہے تو نکال نہین تو مین تیری ننگا جھاڑی لونگا" اور وہ کمل کا تہمت باندھے تھی بس اُس نے اپنے جوڑے کی طرف ہاتھ بڑھا کر خط نکالا پھر ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوے تب عمر رض کہنے لگے اس حاطب نے خدا کی اور رسول کی اور سب مسلمانون کی خیانت کی چھوڑیے مین اسکی گردن ہی مارتا ہون حضرت نے فرمایا "(حاطب!) ایسا کام کیون کیا؟" انھون نے عرض کی "ایسا نہین ہے کہ مجھے خدا کا یقین نہو بلکہ مین نے چاہا کہ مشرکون پر میرا کچھ احسان رہے" آپ نے فرمایا "اے عمر! سچ کہتا ہے کیا یہ شخص (جنگ بدر مین حاضر نہ تھا اللہ نے بدر والون پر متوجہ ہوکر فرما دیا ہے "تم لوگ جو چاہو کرو جنت تمھارے لیے واجب ہو چکی" بس عمر رض آب دیدہ ہوکر کہنے لگے خدا اور اُسکا رسول بڑا جاننے والا ہے" +

باب ۲۰۵ مسلمان کو "او کافر" کہکر پکارنا

(۴۴۰) رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے مسلمان بھائی کو کافر کہہ دیا تو دونون مین ایک کافر ہو ہی گیا" +

(۴۴۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "جب کسی نے دوسرے شخص کو کافر کہدیا تو دونون مین ایک کافر ہوگیا جسکو کہا ہے اگر وہ واقع مین کافر ہے تب تو سچ ہی کہا اور اگر کافر نہین ہے تو کہنے والے صاحب کا ٹھکانا کفر ہوا" +

باب ۲۰۶ ناکامیابی پر دشمن کا خوش ہونا

(۴۴۲) نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تقدیر کی بُرائی سے اور دشمنون کے خوش ہونے سے پناہ مانگتے تھے +

باب ۲۰۷ فضول خرچی

(۴۴۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "تم لوگون مین تین بات ہونا خدا کو بہت پسند ہے اور تین بات ناپسند تو یہ ہے کہ خدا ہی کی عبادت کرو شرک نہ کرو اور سب مل کے خدا کی ڈوری تھام لو اور خدا جسکو تمھارا سردار

بناوے اُسکی خیر خواہی کرتے رہو بک بک اور بہت پوچھ پاچھ اور مال کا نقصان کرنا ناپسند ہے ❊

(۴۴۴) ابن عباس رضؓ نے اس آیہ "اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اللہ اُسکا بدلہ پہونچا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ روزی پہونچانے والون مین بہت بہتر ہے" کی تفسیر مین بیان کیا یعنی خرچ کرنے مین فضول خرچی اور کنجوسی نہو ❊

۲۰۸ مبذرین

(۴۴۵) ابو عبیدینؒ نے کہا مین نے عبد اللہ رضؓ سے مبذرین کا مطلب پوچھا اُنھون نے بتایا کہ جو لوگ بیجا خرچ کرتے ہین ❊

(۴۴۶) ابن عباس رضؓ نے مبذرین کی تفسیر مین بیان کیا یعنی بیجا خرچ کرنیوالے

۲۰۹ گھرون کی اصلاح

(۴۴۷) اسلم رضؓ نے کہا "عمر رضؓ منبر پر فرما رہے تھے لوگو! اپنی اپنی جگہون کی اصلاح کیا کرو اور اپنے اپنے گھرون سے جنات کو دھمکا دو قبل اس کے کہ وہ تمھین دھمکانے پاوین اسلیے کہ اُن جنات مین جو مسلمان ہین وہ ہرگز دیکھ ظاہر نہونگے اور قسم خدا کی بات یہ ہے کہ جب سے ہم لوگون سے اور اُن سے عداوت ہوئی پھر کبھی صلح ہوئی ہی نہین" ❊

۲۱۰ مکان کا خرچ

(۴۴۸) خبابؓ رضؓ نے کہا "آدمی کو مکان بنانے کے سوا سب خرچ مین ثواب ہے"

۲۱۱ اپنے مزدورون کے ساتھ ملکے کام کرنا

(۴۴۹) نافع بن عاصم رضؓ نے کہا "عبد اللہ بن عمرو رضؓ کا ایک بھتیجا وہط سے نکلا عبد اللہ نے اُس سے پوچھا تمھارے مزدور کام کر رہے ہین اُس نے کہا "مجھے خبر نہین" عبد اللہ رضؓ نے کہا "اگر تو خاندان ثقیف سے ہوتا تو اپنے مزدورون کے ساتھ تو بھی کما تا (نافع رضؓ کہتے ہین) پھر عبد اللہ رضؓ ہم لوگون کی طرف پھر کر کہنے لگے "آدمی جب مزدورون کے ساتھ مل کے اپنے گھر مین یا کہا کہ اپنے مال مین کام کرتا ہے

تو وہ خدا کے نزدیک دوزخیوں میں ہو جاتا ہے"۔

۲۱۲ طول فضول مکان

(۴۵۰) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب تک لوگ طول فضول مکان نہ بنانے لگیں گے تب تک قیامت نہیں ہوگی"۔

(۴۵۱) حسن رضی نے کہا "میں عثمان رض کے عہد خلافت میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات کے مکانوں میں جایا کرتا تو اُن کے مکانات کی چھتیں اسقدر نیچی تھیں کہ میں اُنکو ہاتھ سے چھو لیتا تھا"۔

(۴۵۲) داؤد بن قیس رض نے کہا "میں نے ازواج مطہرات کے حُجرے دیکھے کھجور کی شاخوں سے بنے ہوئے باہر سے کمل کے پردوں سے منڈھے ہوئے تھے میں سمجھتا ہوں حُجرے کے دروازے سے پھاٹک تک چھہ یا سات ہاتھ چوڑی جگہ ہوگی اور اندر کا مکان اندازاً دس ہاتھ ہوگا اور اونچائی مکان کی یہی سات آٹھ ہاتھ خیال آتی ہے حضرت عائشہ رض کے دروازے کے پاس میں کھڑا ہو گیا تو دیکھا کہ پچھم رخ کا دروازہ ہے"۔

(۴۵۳) عبد اللہ رومی رض نے کہا "میں اُم طلق رض کے یہاں گیا تو اُن سے کہا "تمھارے اس مکان کی چھت کتنی نیچی ہے"، اسپر وہ کہنے لگیں "بیٹا! امیر المومنین عمر بن خطاب رض نے اپنے عاملوں کو لکھہ بھیجا کہ اپنے مکانات (بہت) لانبے (چوڑے) مت بناؤ ایسا زمانہ (جسمیں لانبے چوڑے مکانات بننے لگیں) نہایت خراب زمانہ ہوگا"۔

۲۱۳ مکان بنانا

(۴۵۴) حبہ رض اور سواء رض خالد رض کے دونوں بیٹوں نے کہا "ہم دونوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں حاضر ہوئے آپ اُسوقت اپنے باغ کی یا مکان کی مرمت خود اپنے سے فرما رہے تھے یہ دونوں بھی آپ کے ساتھہ کام میں لگ گئے"۔

(۴۵۵) قیس بن ابی حازم رض نے کہا "ہم لوگ خباب رض کی عیادت کو گئے دیکھا تو اُنھوں نے سات جگہ بدن داغ کرایا تھا کہنے لگے "میرے اگلے ساتھی لوگ ایسے

چلتے ہوئے کہ دنیا اُنکو کچھ نقصان نہ پہونچا سکی اور ہم لوگون کو اتنا کچھ اٹھہ سکا جسکے رکھنے کی جگہ بستی کے سوا کہین نہین ملتی اگر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موت مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو مین اپنے لیے موت مانگتا" پھر ہم لوگ دوسری دفعہ خباب رض کے یہان گئے اُس وقت وہ اپنے ایک باغ مین کام کر رہے تھے کہنے لگے "مسلمان کو ہر قسم کے خرچ کرنے کا ثواب ہوتا ہی مگر جو مٹی مین لگاتا ہی (اُسکا ثواب کچھ نہین ملتا ہے)" +

(۴۵۶) عبداللہ بن عمرو رض نے کہا "مین اپنا ایک جھوپڑا بنا رہا تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آگئے آپ نے فرمایا "یہ کیا؟" مین نے عرض کی "یا رسول اللہ! اپنے جھوپڑے کی مرمت کرتا ہون اس پر آپ نے فرمایا "اتنی مہلت کہان ہے" +

۲۱۴ کشادہ مکان

(۴۵۷) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کشادہ مکان نیکبخت ہمسایہ شایستہ سواری آدمی کی خوش قسمتی کی بات ہے" +

۲۱۵ بالاخانہ

(۴۵۸) ثابت رض نے کہا "مین زاویہ مین انس رض کے ساتھ اُنکے بالاخانے پر تھا کہ اذان ہوئی انس رض اُترے مین بھی اُترا انس رض چلنے مین چھوٹا چھوٹا ڈگ رکھتے تھے پھر کہنے لگے کہ مین (انس) ایک دفعہ زید بن ثابت رض کے پاس تھا وہ بھی اسی طرح چال چلنے لگے اور مجھسے پوچھا تجھے معلوم ہے مین اس طرح کیون چلا؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ میرے ساتھ اسی طور سے چلے اور فرمایا "تو نے سمجھا مین اسطرح کیون چلا؟" مین نے عرض کی "خدا جانے خدا کا رسول جانے" فرمایا "جس مین نماز کے لیے قدم کی گنتی بڑھ جاے" +

۲۱۶ مکان مین نقش ونگار بنانا

(۴۵۹) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب لوگ مراجل کے ایسے مکانات بناوینگے اُسکے بعد قیامت آویگی" ابراہیم راوی نے (مراجل کی تفسیر مین) کہا "یعنی نقشدار کپڑے" +

(۴۶۰) ورّاد رضہ حضرت مغیرہ رضہ کے منشی نے کہا "معاویہ رضہ نے مغیرہ رضہ کو لکھا "تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کچھ سُنا ہو مجھے لکھ بھیجو" مغیرہ رضہ نے اُنکو لکھا کہ "نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ" اور لکھا کہ "آنحضرتؐ قیل وقال سے اور بہت پوچھہ پاچھہ سے اور مال کے نقصان کرنے سے منع کرتے تھے اور ماؤن کی نافرمانی کرنا اور بیٹیون کو زندہ دفن کر دینا اور اپنا بچانا اور دوسرے کا چٹ کرنا ان باتون سے منع فرماتے تھے" + + +

(۴۶۱) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کسی کا عمل اُسکو نہین بچا سکتا ہے" لوگون نے عرض کی "یا رسول اللہ! آپؐ کو بھی نہین" فرمایا "مجھے بھی نہین یہ دوسری بات ہے کہ اللہ اپنی رحمت مین مجھے لے لے آسانی کرو اور مِلے چلو صبح کو شام کو پچھلے پہر رات کو اور درمیانی چال چلے جاؤ (امید ہے کہ منزلِ مقصود کو) پہونچ جاؤ گے"

نرمی
۲۱ بے

(۴۶۲) حضرت عائشہ رضہ نے کہا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہان کچھ یہودی آئے تو کہتے کیا ہین کہ "السّام علیکم (تمپر موت)" عائشہ رضہ کا بیان ہے کہ مین تو اُسکو سمجھ گئی بس مین نے کہا "علیکم السّام واللعنۃ (تمپر موت اور پھٹکار) تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "عائشہ! دم لے اللہ تعالی کو ساری باتون مین نرمی کرنا بہت پسند ہے" تب مین نے عرض کی "یا رسول اللہ! آپؐ نے سُنا نہین ان لوگون نے کیا کہا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مین نے بھی تو کہدیا "وعلیکم (تمہین پر)" + + +

(۴۶۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جسمین نرمی نہین اُسمین بھلائی ہی نہین" +

(۴۶۴) وہی حدیث نمبر (۴۶۳) +

(۴۶۵) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جسکو نرمی نصیب ہوئی اُسکو نیکی کا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبادت اور ریاضت کی قطع منزل کے ساتھ تشبیہ دیکر سمجھایا کہ مسافر بے تحاشا اور ایکدم چلیگا تو ضرور تھک جائے گا اور ہلکی چال اور تھوڑے وقتون مین تھوڑی تھوڑی راہ چلے تو پہونچ جائیگا یہی حال عبادت کا بھی ہے اور یہی اوقات ہین ۱۲ منہ سلمہ

بڑا حصہ ملا اور جو نرمی سے محروم رہا وہ نیکی کے بڑے حصے سے محروم ہوا قیامت کے دن مومن کی ترازو میں سب سے بھاری چیز اچھی عادت ہوگی اور زبان دراز بے حیا آدمی سے خدا ناراض ہے" +

(۴۶۶) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اچھے باوضع رہو سو کمی نفس سے گزر کیا کرو" +

(۴۶۷) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس کام میں پھوٹ ہوگی اُس کام کو خراب کریگی اور اللہ تعالیٰ خود بھی نرم ہے نرمی ہی پسند بھی کرتا ہے" +

(۴۶۸) ابو سعید خدری رض نے کہا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پردے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ تر شرمناک تھے اور جب آپ کو کوئی بات ناگوار ہوتی ہم لوگ آپ کے چہرے سے پہچان لیتے تھے" +

(۴۶۹) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "نبوت کے ستر حصوں سے ایک حصہ نیک چلنی اور خوش وضعی اور میانہ روی بھی ہے" +

(۴۷۰) عائشہ رض نے کہا "میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھی بس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "نرمی کا التزام رکھو نرمی سے بات سنور جاتی ہے اور جس بات میں نرمی نہیں وہ بات بگڑی" +

(۴۷۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کنجوسی سے بہت بچو اسی نے اگلوں کو ہلاک کیا اسکے باعث سے اُنھوں نے آپس میں خونریزی کی اور ناتے کاٹ دیے اور ظلم کرنے سے قیامت میں اندھیری ہوگی" +

۲۱۸

اچھی گزران

(۴۷۲) کثیر بن عبید رض نے کہا "میں حضرت عائشہ رض کے یہاں گیا اُنھوں نے فرمایا "ذرا پکڑو تو میں اپنا نقبہ ٹانک لوں بس میں نے پکڑا پھر عرض کی یا ام المومنین اگر یہاں سے نکل کر میں اوروں کو اسکی خبر کروں تو لوگ آپ کو بخیل کہینگے عائشہ رض نے فرمایا "تم اپنے حال کو دیکھا کرو جو پرانا نہیں پہنے گا (آخر) اسکو نیا نہیں ملے گا" +

۲۱۹

نرمی کرنے کا فائدہ

(۳۷۳) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ خود بھی نرم ہے اور نرمی ہی کو دوست رکھتا ہے اور خدا نرمی پر جتنا دیتا ہے سختی پر اُتنا نہین دیتا" ٭

۲۲۰ تسکین

(۳۷۴) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو اور تسکین دو اور بھڑکاؤ مت" ٭ ٭ ٭

(۳۷۵) عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا "بنی اسرائیل مین (کسیکے یہان) ایک مہمان اُترا اور گھر مین ایک کُتیا تھی گھر والون نے کُتیا کو خطاب کرکے کہا کہ "میرے مہمان پر بھونک مت" بس کُتیا کے بچے اُسکے پیٹ کے نیچے چلّانے لگے اُن لوگون نے اپنے پیغمبرؑ سے اسکا ذکر کیا اسپر اُنھون نے فرمایا "اسکی مثال اُس جماعت کی مثال ہے جو تمھارے بعد آنے والی ہے اُسکے جاہل لوگ عالمون کو دبایا کرینگے" ٭

۲۲۱ خرق (حماقت)

(۳۷۶) عائشہ رضؓ نے کہا "مین ایک سرکش اونٹ پر سوار تھی بس مین اُسکو مارنے لگی تب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - الی آخر الحدیث (۲۷۳) ٭

(۳۷۷) جابر یا جبیر رضؓ نے کہا "حضرت عمر رضؓ کے زمانہ خلافت مین کسی ضرورت کو اُنکے یہان چلا پھر رات گئے مدینے پہونچا صبح کو اُن سے ملاقات کی اور مجھے خدا نے تیزی اور لقلقہ عطا فرمایا تھا تو مین دنیا کے بارے مین کلام کرنے لگا بس مین نے اُسکو اسقدر گھٹایا کہ گویا کچھ بھی نہین ہے اور حضرت عمرؓ کے پہلو مین ایک شخص سفید بال سفید کپڑے والے بیٹھے تھے جب میری بات تمام ہوئی تب وہ بولے "تمھاری سب بات ٹھکانے کی تھی سوا اسکے جو تمنے دنیا کی برائیان بیان کین تمھین خبر بھی ہے دنیا کیا چیز ہے؟ ہم لوگون کے منزل تک پہونچنے کا سامان دنیا ہی مین ہے" یا یون کہا کہ ہم لوگون کے سفر آخرت کا توشہ (دنیا ہی مین) ہے اور جن اعمال کی جزا آخرت مین ہم لوگون کو ملنے والی ہین وہ اعمال دنیا ہی مین ہین" راوی کہتا ہے "بس دنیا کے بارے مین ایسا ایک شخص کلام کرنے لگا جو مجھسے بھی زیادہ اُسکے حال سے واقف ہے تب

مین نے پوچھا امیر المومنین! یہ آپ کے پہلو مین کون صاحب ہین؟ فرمایا "مسلمانون کے سردار اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ ہین" ✤

(۴۷۸) رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "حرص بُری بات ہے" ✤

۲۲۲ مال پیدا کرنا

(۴۷۹) حارث رضہ نے کہا "ہم لوگون مین کسی کی گھوڑی بچہ دیتی بس بچے پر مال لادنے لگتا کہ میری زندگی اسقدر کہان ہو گی! مین سپہ سوار ہون پھر ہم لوگون کے پاس حضرت عمر رضہ کا پروانہ پہونچا کہ جو کچھہ اللہ دے اُسکی اصلاح کیا کرو کہ ابھی مہلت ہے" ✤

(۴۸۰) نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "اگر قیامت قائم ہو جاے اور تم مین سے کسی کے ہاتھہ مین خرمے کی گاچھی ہو تو ہو سکے تو اُسکو لگا ہی کر اُٹھے" ✤

(۴۸۱) عبد اللہ بن سلام رضہ نے کہا "اگر دجال کے نکلنے کی خبر سُنے اور تو اُسوقت کوئی گاچھی لگاتا ہو تو جلدی نکر اور اُسکو ٹھیک کرلے کیونکہ لوگ اس واقعے کے بعد بھی کچھہ آباد رہینگے" ✤

۲۲۳ مظلوم کی دعا

(۴۸۲) نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "تین دعائین قبول ہی ہو جاتی ہین مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا اور لڑکے کے حق مین باپ کی بد دعا" ✤

۲۲۴ خدا سے روزی کی دعا جیسا کہ فرمایا ہے "ارزقنا وانت خیر الرازقین"

(۴۸۳) جابر رضہ نے کہا "نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم منبر پر تھے آپ نے یمن کیطرف دیکھکر دعا فرمائی "اے خدا! انکے دلونکو متوجہ کر دے" اور آپ نے عراق کی طرف دیکھکر یہی دعا فرمائی اور سرجا دیکھہ دیکھکر آپ نے یہی دعا فرمائی اور یہ بھی فرمایا "اے خدا! زمین کی پیداوار سے ہمکو روزی دے اور ہمارے مد اور صاع مین برکت عطا فرما" ✤

۲۲۵ ظلم تاریکیون کا باعث ہے

(۴۸۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "ظلم مت کرو ظلم قیامت کے دن تاریکیونکا باعث ہوگا اور کنجوسی سے بچو کنجوسی نے تمہارے اگلونکو ہلاک کر دیا اسی کے باعث اُنھون نے خونریزی کی اور حرام باتون کو حلال کی طرح برتنے لگے" ✤

(۴۸۵) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری امت کے پچھلے لوگون مین مسخ کا اور قذف کا اور خسف کا عذاب ہونیوالا ہے اور اس قسم کے عذاب شروع شروع اُن لوگون پر ہونگے جنکے ذمے حقوق رہگئے ہین" انتہی ٭

(۴۸۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ظلم سے قیامت مین اندھیری ہوگی" ٭

(۴۸۷) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب ایماندار لوگ دوزخ سے نکالے جاوینگے تب دوزخ اور بہشت کے درمیان ایک پل پر روک لیے جاوینگے پھر وہان دنیا کے ایک دوسرے کے حقوق کا آپس مین بدلے لینگے پھر جب اس سے بھی پاک و صاف ہوجاوینگے تب اُن لوگونکو بہشت مین جانیکی اجازت دیجاویگی اُسی ذات پاک کی قسم جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے وہ لوگ اپنا اپنا بہشت کا مکان دنیا کی مکانسے بھی زیادہ اچھی طرح پہچان لینگے

(۴۸۸) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ظلم سے بچو ظلم قیامت کے دن تاریکیونکا باعث ہوگا بیحیائی سے بچو اللہ تعالیٰ بیحیا بدزبان آدمی کو دوست نہین رکھتا ہے کنجوسی سے بچو تمھارے اگلون نے اسکے باعث سے ناتے کاٹ دیے اور حرام کاموںکو حلال کے طور پر برتنے لگے ٭

(۴۸۹) وہی حدیث نمبر (۴۸۸) ٭

(۴۹۰) ابو الضحیٰ رضہ نے کہا "مسروق رضہ اور شُتیر بن شکل رضہ مسجد مین ساتھ بیٹھے بس مسجد والے لوگ سب اُنھین کی طرف چلے تب مسروق رضہ نے شُتیر رضہ سے کہا "مین سمجھتا ہون یہ لوگ ہماری طرف اسیواسطے آتے ہین کہ اچھی اچھی بات سنین تو یا تمھین عبد اللہ رضہ کی باتین بیان کرو اور مین تمھاری تصدیق کرون اور یا مین بیان کرون اور تم میری تصدیق کرو" شُتیر رضہ نے کہا "اے ابو عائشہ تمھین بولو" تب مسروق رضہ نے کہا "تمنے عبد اللہ رضہ سے سُنا ہے "دونون آنکھین زنا کرتی ہین دونون ہاتھ زنا کرتے ہین دونون پاؤن زنا کرتے ہین اور شرمگاہ اُسکو سچا کردیتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے" شُتیر رضہ نے کہا "ہان مین نے بھی سُنا ہے" مسروق رضہ نے کہا "تمنے عبد اللہ رضہ سے سُنا ہے "قرآن مین اس آیت (اِنَّ اللّٰہَ یَأمُرُ بِالعَدلِ وَالاِحسَانِ وَاِیتَاۤءِ ذِی القُربٰی) سے زیادہ کسی آیت نے حلال اور حرام اور امر و نہی کو نہین سمیٹا ہے" شُتیر رضہ نے کہا "ہان مین نے بھی سُنا ہے" مسروق رضہ نے پوچھا "تمنے

عبد اللہ رض سے سُنا ہے "قرآن مین اس آیت (وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَل لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ) سے زیادہ جلد کسی آیۃ سے (مشکلون کی) کشائش نہین ہوتی" شتیر رض نے کہا "ہان مین نے بھی سُنا ہے" مسروق رض نے کہا "تم نے عبد اللہ رض سے سُنا ہے قرآن مین اس آیۃ (یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ) سے زیادہ متوجہ کرنیوالی (خدا کی طرف کھینچنے والی) کوئی آیۃ نہین ہے" شتیر نے کہا "ہان مین نے بھی سُنا ہے"

(۱۹۱) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالی نے فرمایا ہے" میرے بندو! مین نے ظلم کرنا اپنے اوپر بھی حرام کیا ہی او تملوگون کے درمیان بھی حرام کیا ہی آپسمین ایکدوسرے پر ظلم مت کیا کرو میرے بندو! تملوگ رات دن گناہ کیا کرتے ہو اور مین گناہ بخشدیا کرتا ہون اور مجھے پروا بھی نہین ہوتی سو تم لوگ مجھسے بخشش چاہو کہ مین تمھین بخشدیا کرون میرے بندو! تم سبکے سب بھوکے ہو مگر جسے مین کھلادون سو تم سب مجھی سے کھانا مانگو مین تمھین کھانا دونگا میرے بندو! تم سبکے سب ننگے ہو مگر جسے مین کپڑے پہناؤن سو تم سب مجھسے کپڑا مانگو کہ مین تمھین پہناؤن میرے بندو! تم سب اگلے پچھلے اور آدمی اور جن بڑے پرہیزگار آدمی کا دل پیدا کرو تو بھی میری بادشاہت کچھ نہین بڑھیگی اور اگر سبکے سب بڑے نافرمان آدمی کا دل پیدا کرو تو بھی میری بادشاہت کچھ نہین گھٹیگی اور اگر سب کے سب ایک میدان مین اکٹھے ہوکر مجھسے اپنی اپنی حاجتین طلب کرین اور مین سبکا سوال پورا کردون تو بھی میری بادشاہت مین کچھ نقصان نہوگا مگر اتنا جیسے دریا مین ایک دفعہ سوئی ڈبودین اور اُس سے دریا مین کمی ہوجاے میرے بندو! تمھارے ہی اعمال ہین جنکا بدلہ تمکو دیا کرتا ہے تو جسکا بھلا ہووے تو خدا کا شکر کرے اور جسکا بھلا نہووے اپنے ہی کو ملامت کرے (کہ میری شامت اعمال ہے) راوی کہتا ہے ابوادریس رض اس حدیث کو بیان کرنے کے وقت گھٹنون کے بل بیٹھ جایا کرتے" ✦ ✦ ✦

پہلا حصہ سلیقہ کا تمام ہوا

قیمت پہلے حصہ کی ۲ محصول آدھ آنہ